

النعمة الكبرى على العالم في مولد سيد ولد آدم ﷺ

کاسلیس اُردو ترجمہ مع اعتراضات کے تحقیقی جوابات اور
تفصیلی حالاتِ مصنف کے ساتھ بنا

نعمتِ کبریٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تالیف:

شیخ الاسلام مفتی اعظم مکہ مکرمہ

امام ابن حجر مکی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۹۷۲ھ

ترجمہ و تحقیق:

فضیلة الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

زاویہ

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ لاہور



وما

ارسلناک
الارکمة
للعلمین



شرفِ انتساب

سرزمین پنجاب میں علوم اسلامیہ کی شمع روشن کرنے والی
شخصیت کے نام

جن کا فیضان آج بھی خورشیدِ دبستانِ علمی ہے یعنی
شاگردِ رشید حضرت سیدنا خضر علیہ السلام
شیخ الشیوخ، امام المعقولات، استادِ الجمن والانس

محمد عبدالعزیز پرہاروی قریشی رحمۃ اللہ علیہ

صاحبِ کتاب ”نبراسن“

مفتی اعجاز احمد

کراچی، پاکستان

Contact: 0321.2166548
aijazalqadri@hotmail.com

النعمة الكبرى على العالم في مولد سيد ولد آدم ﷺ
کالیس اُردو ترجمہ مع اعتراضات کے تحقیقی جوابات اور
تفصیلی حالاتِ مصنف کے ساتھ بنا

نعمتِ کبریٰ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۳۶۶

تالیف:

شیخ الاسلام مفتی اعظم مکہ مکرمہ

امام ابن حجر شریکی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۹۷۲ھ

ترجمہ و تحقیق:

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

زاویہ پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ - لاہور

voice: 042-37248657 - 042-37112954 - 042-37300642

Email: zavlapublishers@gmail.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2015ء

باراول.....1100

ہدیہ.....230

ناشر.....نجات علی تارڑ

اشاعت اول : مارچ 2008ء، بمطابق ربیع الاول 1429ھ

اشاعت ثانی (تحقیقی ایڈیشن) : دسمبر 2014ء، بمطابق ربیع الاول 1436ھ

◀ ملنے کے پتے ▶

<p>ظہور ہوٹل، دکان نمبر 2 داتا درمار مارکیٹ، لاہور</p> <p>Email: zaviapublishers@gmail.com 042-37300642</p>	<p>شورم</p> <p>زاویہ پبلشرز</p>
---	---------------------------------

- | | |
|--------------|--|
| 021-34219324 | مکتبہ برکات المدینہ، کراچی |
| 021-32216464 | مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی |
| 051-5558320 | احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی |
| 051-5536111 | اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی |
| 022-2780547 | مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد |
| 0301-7728754 | مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بھاول پور |
| 0321-7387299 | نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان |
| 0301-7241723 | مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف |
| 0321-7083119 | مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ |
| 041-2626250 | اقرا بک سیلرز، فیصل آباد |
| 041-2631204 | مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد |
| 0333-7413467 | مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد |
| 0321-3025510 | مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد |
| 0331-2476512 | مکتبہ حسان اینڈ پرنٹیومرز، پرانی سبزی منڈی کراچی |
| 0300-6203667 | رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات |
| 040-4226812 | مکتبہ فریدیہ، ہائی سٹریٹ ساہیوال |

فہرست

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
6	عرض ناشر	۱
7	”ترجمہ سے ترجمانی تک“ مترجم کے قلم سے	۲
19	”تعارف“ امام ابن حجر مکی شافعی	۳
62	تقدیم از مصنف	۴
69	فضائل میلاد انبی ﷺ	۵
76	صحابہ اور حسن و جمال نبوی ﷺ	۶
80	معجزات و خصائص رسول ﷺ	۷
84	تذکرہ والدین کریمین اور نور محمدی کی تابشیں	۸
87	کمالات و عجائبات میلاد انبی ﷺ	۹
101	فضائل درود شریف	۱۰
104	حالات و مکاشفات آمنہ	۱۱
109	شان میلاد انبی ﷺ	۱۲
110	میلاد انبی ﷺ اور سعادت و ایمان کی ہوائیں	۱۳
111	فیضان میلاد انبی ﷺ برعاشق صادق عامر یمنی	۱۴
119	ذکر آیات ولادت کیجیے	۱۵
125	دعائے میلاد انبی ﷺ	۱۶

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا بہت شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائی جس کی بدولت آج تک لاتعداد دینی کتابوں کی شاندار طباعت کا فریضہ سرانجام دیا جا چکا ہے اور آئندہ بھی پُر عزم ہیں کہ اس کارِ خیر کو جاری رکھیں گے اور امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے بہتر سے بہتر شہ پاروں کو منتخب کر کے منصفہ شہود پر لائیں گے۔

کتاب ہذا دراصل امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک معروف کاوش ہے جسے پہلے بھی ہمارے ادارے سے سالک فضلی صاحب کے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جا چکا ہے لیکن اس کتاب کے مندرجات پر کچھ اہل علم حضرات کے اعتراضات تھے جن کا جواب دیا جانا بھی بہت ضروری تھا لہذا ہمیں محقق عصر مفتی ابو محمد اعجاز احمد کے ترجمہ شدہ نسخہ کا علم ہوا جس میں انہوں نے نا صرف ترجمہ کیا ہے بلکہ مصنف کے تفصیلی حالات کے ساتھ ساتھ اعتراضات کے علمی جوابات بھی دیئے ہیں، جس سے اس کتاب کی اہمیت و افادیت مزید بڑھ گئی ہے اس لیے ضرورت تھی کہ اس کام کو عوام الناس کے سامنے لایا جاتا لہذا ہم اسے اپنے ادارے سے شائع کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مصنف و مترجم اور ناشر و معاونین کو دین و دنیا میں اس کی برکتوں سے

مالا مال فرمائے۔ آمین

نجابت علی تارڑ

”ترجمہ سے ترجمانی تک“

مترجم کے قلم سے

میرے رب کریم و رحیم جل جلالہ کا بہت احسان و فضل ہے کہ اس نے مجھے قلم کی نعمت اور اس سے وابستگی نصیب فرمائی ہے جس کی وجہ سے کچھ نہ کچھ علمی امور منصفہ شہود پر آتے رہتے ہیں جو کہ میرے لیے دارین میں رضائے الہی اور رضائے رسول کا باعث ہیں، میلاد حبیب ﷺ کے موضوع سے مجھے دلی تعلق ہے اسی لیے میں دیگر علمی و تحقیقی کتابوں سے وقت نکال کر سیرت النبی ﷺ کے اس باب پر کسی نہ کسی بزرگ کی کتاب کا ترجمہ کر دیتا ہوں تاکہ عوام الناس بھی اس کتاب سے فیض یاب ہو سکیں۔

امام اجل سیدنا ابن حجر مکی شافعی قادری علیہ الرحمہ کی شخصیت عالم اسلام میں اب کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کے دینی شہ پارے اور علمی تبرکات اس قدرے وسیع و نفع مند ہیں کہ ایک عالم اس سے اپنی تشنگی کو بجھا رہا ہے، حرین شریفین سے ابھرنے والا آپ کا فیضان ہمیں اب شرق و غرب کے صحراؤں میں بھی دیکھائی دیتا ہے، لہذا ایسے امام جلیل کی کسی بھی کتاب سے تعلق یقیناً علمی و اخروی شادمانی کا سبب ہوگا۔

لہذا بہت عرصہ قبل میں نے میلاد النبی ﷺ پر تالیف کردہ آپ کی کتاب ذیشان بنام ”النعمة الكبرى على العالم في مولد سيد ولد آدم ﷺ“ کا اردو ترجمہ کیا تھا جو کہ میری ابتدائی کاوشوں میں سے ایک تھا، اسے مکتبہ علمیہ کراچی نے آج سے کئی سال قبل اپنے یہاں سے شائع کیا تھا۔

بعد ازاں اس کتاب کے بالخصوص اولین مندرجات پر اہل علم حضرات کی جانب سے اعتراضات معلوم ہوئے جن میں ممتاز اہل قلم، شیخ الحدیث محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ

نعمت کبریٰ ﷺ

الرحمہ کا مضمون ”محفل میلاد اور غیر مستند روایات“ سرفہرست ہے، اس مضمون میں فاضل شیخ گرامی نے کتاب ہذا کے انتساب اور بالخصوص اس کے مندرجات پر کچھ اعتراضات اٹھائے ہیں جو کہ یقیناً آپ کے منصب تقاضہ تھا کہ اہل علم و قلم اگر خالص سنجیدہ انداز میں ایسی علمی گرفت کریں تو یہ ان کا حق ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ فاضل شیخ کے ان اعتراضات کو چند عامیانہ قسم کے افراد نے رٹ کر ایسی ایسی موٹا موٹا گافیاں کی۔ اللہ کی پناہ!

لہذا ایسے میں ضرورت تھی کہ کتاب ہذا کے مندرجات اور اس کے مجموعی موضوع سے متعلق کچھ کلام کیا جاتا جس میں صرف فاضل شیخ علیہ الرحمہ کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے کیونکہ باقی معترضین کی اصل بھی یہی مضمون تھا ورنہ ان عامیانہ لوگوں کے پاس اپنا کچھ نہیں۔

ہم نے اس کے پہلے ایڈیشن کے بعد یہ کتاب ایک بہت بڑے روحانی بزرگ کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے فرمایا: اگر اس میں امام ابن حجر کے تفصیلی حالات بھی شامل کر دیئے جائیں تو ہم اسے اپنے یہاں سے شائع کریں گے مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی لہذا محنت و تلاش کے بعد ۲۸ صفحات پر امام موصوف کا تذکرہ تحریر کیا جس میں اعتراضات کے ترکی بہ ترکی جواب دینے کے بجائے ادب سے کام لیتے ہوئے صرف چند اہم اعتراضات کے جوابات بصورت گزارشات تحریر کیے اور مسودہ کمپوز کروا کر ان جلیل القدر روحانی شخصیت کے سامنے پیش کیا لیکن آج تک اس کی طباعت نہ ہو سکی شاید اس بات کو بھی آج ۶ سال تو ہو چکے ہیں۔ ویسے بھی اعتراضات کا سامنا کرنا اور خود کو کسی اور مصنف کے حوالے سے پیش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے، امام ابن حجر کی سے میرا کوئی نسبتی تعلق نہیں کہ جس کا قرض میں ادا کر رہا ہوں اورں کی طرح میرے لیے بھی اس کتاب سے جان چھڑانا نہایت آسان تھا کہ بھائی اس کتاب پر بہت اعتراضات ہیں لہذا میں نہ تو اس

نعت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا ترجمہ کروں اور اگر کر دیا ہے تو یہ کہہ دوں کہ آئندہ نہیں ہوگا چہ جائیکہ میں ترجمہ کے بعد اس پر کئے گئے اعتراضات کو جانچوں، مخطوطات کی تلاش کروں اور پھر طباعت کے لیے پریشان رہوں لیکن میں نے یہ سب اس لیے بھی کیا کہ امام ابن حجر مکی کا امت مسلمہ پر ایک مجموعی قرض بہر حال باقی تھا۔۔۔ ہے اور رہے گا۔۔۔ وہ ہے علم کی ترویج و اشاعت اور محدثین و فقہاء کی تربیت۔۔۔ کہ آپ ہی کے شاگردوں نے بعد ازاں ہند جیسے ملک میں بالخصوص حدیث و تفسیر کی شمعیں روشن کیں جن کی وجہ سے بعد میں یہ علم ہم ایسے لوگوں تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ امام موصوف کی تربت کو اپنے انوار سے معمور فرمائے۔

بہر کیف ہم نے یہ کام تیار کر رکھا تھا کہ حال ہی میں مکتبہ زوایہ کے مہتمم محترم جناب نجابت علی تارڑ سے ملاقات ہوئی جو اس سے قبل میری کتاب ”سیدنا امام علی رضا“ شائع کر کے لائے تھے انہوں نے اس کتاب کی بابت بھی میرے کام کا پڑھ رکھا تھا لہذا انہوں نے اشاعت کی بات کی تو میں نے اسے بخوشی قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ انہیں مزید ہمت و توفیق بخشے تاکہ وہ اسی طرح دین اسلام کی ترویج و اشاعت پر کمر بستہ رہ کر مخالفین اسلام کا مقابلہ کرتے رہیں کہ اس پُر فتن دور میں نہایت ضرورت ہے کہ مکتبوں کے مالکان ایسے ہوں جن کے دل میں تجارت سے بڑھ کر خدمت اسلام کرنے کا جذبہ موجزن ہوتا کہ بہت سا وہ علمی سرمایہ جو اہل قلم کے یہاں پڑے پڑے برباد ہو رہا ہے وہ ضائع ہونے سے بچ رہے۔ الحمد للہ! زوایہ پبلیشرز بھی اسی جذبے کے تحت سرگرم نظر آ رہا ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں شاد و آباد رکھے اور دارین میں سرخروئی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

مفتی اعجاز احمد

Contact: 0321.2166548
aijazalqadri@hotmail.com

نعمت كبرى على الدنيا
عبد الوهاب

النَّعْمَةُ الْكُبْرَى عَلَى الْعَالَمِ

فِي مَوْلِدِ سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ

لِلْإِمَامِ الْعَالِمِ الْعَلَّامَةِ شِهَابِ الدِّينِ

أَحْمَدُ بْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيِّ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

١٨٩٩ هـ .. [١٤٩٤ م.] - ٩٧٤ هـ .. [١٥٦٦ م.]

وبليه

كِتَابُ جَوَاهِرِ الْبَحَارِ لِلنَّبْهَانِيِّ

وبليهما

الْحَقَائِقُ

فِي قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قد اعنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

مكتبة الحقيقة



يطلب من مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفتح ٥٧ استانبول-تركيا

ميلادي

هجري شمسي

هجري قمرى

٢٠٠٣

١٣٨١

١٤٢٤

من اراد ان يطبع هذه الرسالة وحدها او يترجمها الى لغة اخرى فله من الله الاجر الجزيل ومنا
الشكر الجميل وكذلك جميع كتبنا كل مسلم مأفون بطبعها بشرط جودة الورق والتصحيح

والله الرحمن الرحيم وبه تعفني
 الحمد لله الذي هدانا لهذا الايمان والتصديق بحمد صلى الله
 عليه وسلم صاحب البيان والتحقق وخصنا بمولد
 الحز الوثيق والصلاة والسلام عليه وعلى اله بخوم الهدى
 الى احسن الطريق اما بعد فاعلموا يا اخواني ان هذا
 السامعون رحم الله وانا ان شهركم هذا شهر عظيم
 شهر شرفه رب رحيم شهر واد فيه النبي الكريم شهر
 تدافيه الرحمة العيم وهذا الشرنلنا السرور والهناء
 وبه ذهب عنا الحزن والاعناء وبه دفع البلاء ودام النقا
 وفي حقه قيل من جليل المنال اولادك لما خلقت الافلاك
 قال النبي صلى الله عليه وسلم من عظم مولدي وهو ليلة
 اثنى عشر من ربيع الاول يا تجاذه فيها طعاما كنت له
 شفيعا يوم القيامة ومن انفق درهما في مولد النبي
 اكراما فكا عما انفق جبلا من ذهب احمر في اليتامى
 في سبيل الله قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه من انفق
 درهما في مولد الرسول الشفيع كان معي في الجنة والكواثر
 والرحيق وقال امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله
 عنه من انفق درهما على قراءة مولد النبي صلى الله عليه
 وسلم فقد احببني للاسلام وقال عثمان بن عفان رضي الله

عنه

نعمت كبرى على الدنيا

ما على الدنيا اهلها الا الذين لا يعرفون والذين لا يعرفون ولا سواهم اهل الجنة من المؤمنين الذين آمنوا بالله ورسوله
 وتنفقوا مما رزقوا وهم يفتقرون ذلك هو الذي وعد الله المؤمنين الذين آمنوا بالله ورسوله ان لهم من الله اجرًا عظيمًا
 فيه انوار والمجد يوم القيامة يدي وان اوتوا لخلق من اولادهم يومئذ الوتاه



العلماء
 الذين
 اوتوا
 من
 الله
 العلم
 العظيم

العلماء
 الذين
 اوتوا
 من
 الله
 العلم
 العظيم

نعمت كبرى صلى الله عليه وسلم

لبيك يا الله الرحمن الرحيم يقول العبد الفقير إلى رحمة رب الغلق
 محمد قس النبي العربي الحمد لله الذي خلق قبل الدنيا نور محمد صلى الله عليه وسلم
 وجعله أصلاً للأمر وجود ثم جعله في ظرادهم ولم يزل ينقله من أصلاً بظاهرة إلى
 أرحام زكية فاعرفه إلى أن ظهر في الوجود أجرة أن جعلنا من أمته وأمهاله المريد
 من فضله ونعمته وهداه أن لا اله الا الله وحده لا شريك له المنفرد في وحدانيته
 وهداه أن يردنا هوذا صلى الله عليه وسلم المنعم علينا بعثته صلى الله عليه وسلم وعلى أمته
 وبعد هذه حوتها لطيفة والفاطمة منيرة على العفة المروفة المحمالة بولد
 ابن حجر اليميني المبدوء بقوله تعالى لقد جاءك رسول من انفسك الآية واعلم
 انه يتبين علي كل ملك ان يعتقد ان كمالنا نبينا محمد صلى الله عليه وسلم لا يخص وان
 صفاته واهواله وسمايله لا تستعجب وان خصاياه ومعجزاته لم تجتمع قط في مخلوق
 فهو افضل المخلوقين وأشرفهم عند الله صلى الله عليه وسلم وهذا أو ان الشروع في الحق
 لقد جاء رسول من انفسك قبل هو خطاب للرب يعني لقد جاء يا أيها العرب
 رسول من انفسكم ترعون نسبة وحسبه وانه من ولد سليمان ابن ابراهيم عليهم
 الصلاة والسلام قالوا ابن عباس ليس قبيلة من العرب الا ولدن النبي
 صلى الله عليه وسلم وله فيهم نسب ابي من جهة الاباء والامهات فهو من العرب ابا واما
 وعلي هذا فالمراد ترعيتا العرب في نعمه والايمان به فان شرفهم بشرفه وعزهم بعز
 وعزهم بمجده فانه من عشرتهم في قلوبهم بالصدق والامانة والصفانة والصفاف
 ولهالة النسب والاخلاق الحميدة وقيل لخطاها في الآية عام وعمله على الدعوى اولي
 فالعني لقد جاءكم يا ايها الناس رسول من انفسكم يعني من جنسكم بشر امثلكم ليس من
 الملائكة اذ لو كان من الملائكة لنعف قوما البشر عن سماع كلامه والاختصاص وقيل
 شادا من انفسكم بمعنى القاصين من شرفهم وحين قرأها ذلك قال انا انفسكم
 فسادها النبي في اباي من لدن ادم بخلاف كلها فلاح
 عز من عليه ما عنتم
 اي شريف علم وشاقا عليه عنكم اي كسفتكم اي وقوعكم فيها في المشقة وما مصدرية في الثقة
 وعنتم بتشديد التاء في تأمده في مثلها ليس قبل التاء دال مدغم فيها فهو
 من العنت لاد من العناد عن رسما بالادال قبل التام قد اخطا وكذلك من نطق بها
 كذلك فليتنبه لذلك فالعني اي يتق على الرسول صلى الله عليه وسلم وقوعكم في

لعله اي به

العنت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ومابى الله على سيدنا محمد وعبي الله وصعبه وسلم هذا فاخته كل كتاب
 كما ورد في الحديث في الجامع الصغير ان جميع الكتب السماوية التي نزلت
 من السماء نزلت بسببه بها وهي مائة واربعه كتب وقيل مائة واربعه عشره
 كتابا وكان عليه الصلاة والسلام يقرأ ولا يكتب باسمه اللهم فلما نزل
 قوله تعالى بسم الله مجراها امر بكتابة بسم الله فلما نزل قل ادعوا الله وادعوا
 الرحمن امر بكتابة بسم الله الرحمن الرحيم ولا يكتبه ولا يغير الخط فلما نزل قوله تعالى
 انه من سليمان وانه بسم الله الرحمن الرحيم امر بكتابة السجدة بقاسمها لان السجدة
 متعلقة بالنبي كما ان الولد متعلق به ايضاً الحمد لله اي الثنا الجميل واجب
 لله وكل من صنعه فقال جميل وكان عليه السلام اذا سراه ما يعبه قال الحمد
 لله الذي بنعمته تتم العالمان واذا راى ما يكره قال الحمد لله علي كل حال لانه الحمد
 يكون علي السراء والقحط لانه لا يكون علي السرفقط تونه الذي بعث اياه
 اظهر اذنبونه صلى الله عليه وسلم سابقه بالنسبة لهما الا وراعي ومن العلوم
 ان تعلق الحكم جشتم يوزن بعلية الاستعارة فكانه قال الحمد لله الباعث
 قوله رسول قدم الرسالة كما هي متعلقة بالحق متعلق بالحق عليه اشارة
 الي ان الرسالة افضل من النبوة وهو من ذهب الجهور وهو الحق خلافا للفقهاء
 بان النبوة افضل لتعلقها بالحق فقط والرسالة متعلقة بالحق ووجهه بان الرسالة
 كما هي متعلقة بالحق متعلقة بالحق ايضاً فيها متعلقان ونبوه عطف علي رسول
 من عطف العام علي الخاص لانه كل ايذانا وصفا تارة الاحتمال الاعظم فقد
 كتبت في التعبير حتى عبر بالاعظم والافخر والمكرم واحده هي الله عليه وسلم
 علم خيرية لفظا اشارة معناه اسم للقدرا مشترك وهو الاعتناء بالصالح عليه
 ثم انما ان اصبحت لله تعالى فمعناها زيادة الشرف والتعظيم لنبوه والحمد
 لغير نبوه وان اصبحت للجن والملائكة فمعناها التضعف والاعانة بالصالح
 قوله وشرق الخ هذه الالفاظ متقاربة ومتشابهة اي يلزم من تشريف
 تعظيم معناه واحد كتاب الله المعروف وهو الحق فاذن انما هو الحق فلا منافاة

ناجي

ولد ولدنا المبارك محمود بن محمد بن أبي حمزة
في يوم الثلاثاء في شهر رجب الفريد سنة ١٢٤٤
تعالى صلوات على محمود السيرة
هذا مولدني حجر الهيتمي رضي الله عنه
هذا مولدني حجر الهيتمي

ولد ولدنا المبارك علي بن عبد القادر
ابن كمال في شهر رجب في يوم الثلاثاء
يوم كرمه في شهر رجب سنة ١٢٤٤
الحمد لله الذي أنشأه الله تعالى

ولد ولدنا المبارك محمد بن محمد بن أبي حمزة
في يوم الأربعاء في شهر رجب سنة ١٢٤٤
قعد عبد القادر بن حسن بالمكانه في يومه
١٢٤٤

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَّفَ هَذَا الْعَالَمَ
 بِمَوْلِدِ سَيِّدِ وِلْدَانِ أَدَمَ وَكَطْبَرِهِ سَعُودِ
 الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَجَمِيعِ الْمَدْرِكَةِ
 لِأَسْمَاءِ الْأَرْوَاحِ وَالْمَقْرَبِينَ
 وَجَمَعَهُ فِيهِ سَائِرَ الْكَمَالَاتِ
 الْبَاطِنِيَّةِ وَالظَّاهِرَةِ وَجَعَلَهُ إِمَامَ

الْعَالَمِ

نعمت كبرى عليه وعلى آله

مَوْلَانَا

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تأليف

أحمد بن حجر الهيتمي

(٩٠٩ - ٩٧٣ هـ)

قرأه وعلق عليه أبو الفضل نخويني الأثرسي

دار الكتب والبحوث
العلمية والتوثيق والتوزيع

نعمت کبریٰ ﷺ

تعارف

شیخ الاسلام مفتی اعظم مکہ مکرمہ
امام ابن حجر مکی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب

شیخ الاسلام، ابوالعباس، شہاب الدین، احمد بن محمد بدرالدین بن محمد شمس الدین بن علی نورالدین بن حجر پٹمی، مکی، سلمنتی، سعدی، انصاری، واکلی، ازہری، قادری، چشتی، شاذلی، مدینی، شافعی۔

”سلمنت“ مضافات مصر میں حرم مکہ کی جانب شرق میں ایک گاؤں کا نام ہے شیخ ابن حجر مکہ علیہ الرحمہ کے آباؤ اجداد ابتداءً اسی مقام پر آباد تھے، اسی مناسبت سے آپ کی نسبت میں ”سلمنتی“ ذکر کیا جاتا ہے، شیخ موصوف کی ولادت کے سال ہی آپ کے گھر والوں نے ”محلہ ابی الہیتم“ میں رہائش اختیار کر لی تھی اور یہ واقعہ 909ھ کا ہے، اسی سال ”محلہ ابی الہیتم“ میں رجب کے مہینے میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

آپ کے نام کے ساتھ ”پٹمی“ کی نسبت مذکورہ علاقہ کی وجہ سے ہے، یہ ”محلہ ابی الہیتم“ غربی مصر کے مضافات میں سے ہے، انتہائی مردم خیز خطہ ارض ہے کئی افراد اس محلہ کی نسبت سے معروف ہیں (مثلاً امام نورالدین پٹمی صاحب مجمع الزوائد وغیرہ)۔

آپ کے نام کے ساتھ ازہری کی نسبت ”جامعہ ازہر“ کی وجہ سے ہے کیونکہ شیخ موصوف نے اسی قدیم مادر علمی سے اکتساب علم کیا تھا۔

آپ کے نام کے ساتھ ”سعدی“ کی نسبت ”بنی سعد“ کی وجہ سے ہے جو کہ ”انصار“ سے تعلق رکھتا ہے، فتوحات کے قدیم زمانے میں اس قبیلہ کے افراد نے مصر کی جانب ہجرت

نعت کبریٰ ﷺ

کے شاگرد امام ابو بکر سیفی نے اپنی کتاب ”نفائس الدرر“ مخطوط میں لکھا ہے:
میں نے شیخ ابن حجر کے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر دیکھی ہے جس میں آپ نے خود
اپنا سن پیدائش 909ھ لکھا ہے۔

ولادت کا مہینہ رجب المرجب ہے، البتہ دن کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا۔

پرورش و ابتدائی تعلیم و تربیت

آپ کی کم عمری میں ہی والد گرامی کا انتقال ہو گیا تھا، اس کے بعد آپ کے پروادا
نے آپ کی پرورش کی، ان کی عمر مبارک 120 سال کے قریب ہوئی پھر ان کے وصال کے
بعد آپ کے والد گرامی کے شیوخ میں شیخ امام شمس الدین محمد السروی معروف ابن ابی
الحمال متوفی 932ھ اور شیخ امام احمد الشناوی شاگرد خاص شیخ الاسلام الشرف المناوی علیہ
الرحمہ نے آپ کی پرورش کی۔

اس زمانہ میں ”محلہ ابن ابی تیم“ کے حالات میں فساد رونما ہونے لگا تو آپ کے
شیخ شمس الدین احمد الشناوی آپ کو ہمراہ لے کر عارف باللہ سید احمد البدوی علیہ الرحمہ کے
علاقے ’طنطا‘ میں ان کے قائم کردہ مدرسے میں حاضر ہوئے اور آپ کو وہاں داخل کروادیا۔
یہاں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر کچھ عرصہ بعد 924ھ میں شیخ مذکور نے آپ کو کعبہ
علوم و عرفان جامعہ ازہر میں داخلہ کروادیا۔ آپ نے مسلسل کئی سالوں تک اعلاظم و اکابر
علمائے کرام سے علوم و فنون میں اکتساب کیا اور ان میں مہارت تامہ حاصل کی اور اپنے
شیوخ و اساتذہ سے درس و تدریس، تالیف و تصنیف اور فتاویٰ کی اجازت حاصل کی۔

”نفائس الدرر“ میں آپ کے شاگرد ابو بکر بن محمد سیفی شافعی نے لکھا ہے:

929ھ میں شیخ ابن حجر علیہ الرحمہ کے شیوخ نے انہیں اجازت افتاء و تدریس

عطا فرمائی اور اس وقت شیخ ابن حجر کی عمر مبارک 20 سال تھی۔

شیخ ابن حجر مکی کے شیوخ و اساتذہ کرام

شیخ الاسلام امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے کثیرا عاظم و اکابر ائمہ کرام سے اکتساب علم و فیض کیا ہے جن کی تفصیل کتب مطولات میں درج ہے بلکہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اپنے اساتذہ و شیوخ کے تذکرہ پر مشتمل دو کتابیں بھی لکھیں ہیں:

(1) معجم وسط (2) معجم صغیر

اول کا مخطوطہ دارالکتب المعرفہ میں ”مجامع“ کے ضمن میں تحت الرقم 25 پر موجود

ہے۔ ہم یہاں چند شیوخ و اساتذہ کرام کے نام اور اجمالی تعارف پیش کر رہے ہیں۔

- (1) شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری مصری شافعی، المتوفی 926ھ
- (2) شیخ امام زین الدین عبدالحق بن محمد السباطی، المتوفی 931ھ
- (3) شیخ شمس الدین محمد السروی المعروف ابن ابی الجمائل، المتوفی 932ھ
- (4) شیخ شہاب الصائغ الحنفی، المتوفی 934ھ
- (5) شیخ شمس الدین الدبلی الشافعی العثماني، المتوفی 947ھ
- (6) شیخ احمد بن عبدالحق السباطی الشافعی المصری، المتوفی 950ھ
- (7) شیخ ابوالحسن البکری الشافعی، المتوفی 952ھ
- (8) شیخ الاسلام شہاب الرطبی الشافعی، المتوفی 957ھ

﴿ نعت کبریٰ علیہ السلام ﴾

① شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری مصری شافعی، متوفی 926ھ

آپ کا پورا نام زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا ہے، اپنے زمانہ میں مصر کے عظیم محدث و فقیہ اور علماء و فقہاء کے امام و استاد تھے، آپ کی ولادت صحیح قول کے مطابق 826ھ میں ”سنکیہ“ نامی علاقے میں ہوئی جو مضافات مصر میں شرقی جانب ”بلیس“ اور ”عباسیہ“ کے مابین ایک جگہ کا نام ہے، کثیر اعظم و اکابر ائمہ کرام سے علم حاصل کیا، آپ کے شیوخ میں شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی متوفی 868ھ اور امام ابن حجر عسقلانی شافعی 852ھ وغیرہ اکابر اہل علم و فضل شامل ہیں، شیخ موصوف نے جامعہ ازہر میں آپ سے دو سال تک برابر استفادہ کیا اور تمام علوم و فنون کی اجازت حاصل کی، شیخ الاسلام زکریا انصاری نے آپ کو اور آپ کے شیخ و استاد عبدالحق السباطی کو بیک وقت اجازت عطا فرمائی۔

شیخ الاسلام زکریا انصاری علیہ الرحمہ نے 926ھ جمعرات کے دن وصال فرمایا اور آپ کو امام شافعی علیہ الرحمہ کے مقبرہ مبارکہ کے قریب دفن کیا گیا، ہزاروں شاگردوں کے علاوہ علمی ذخیرہ بھی یادگار چھوڑا، جن کی تعداد محققین نے 89 بیان کی ہے، ان میں سب سے معروف بخاری شریف کی شرح ”منحہ الباری“ کے نام سے مطبوعہ ہے، اسے مکتبہ الرشید ریاض نے 10 جلدوں میں شائع کیا ہے۔

② شیخ امام زین الدین عبدالحق بن محمد السباطی، متوفی 931ھ

آپ کا پورا نام عبدالحق بن محمد بن عبدالحق ہے 842ھ ”سباط“ میں پیدا ہوئے، مصر کے جلیل القدر علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے، امام بدر الدین عینی، امام جلال الدین بلقینی، امام ابن الہمام اور ولی الدین السباطی جیسے مشاہیر سے اکتساب علم کیا، نیز امام ابن حجر عسقلانی سے بھی آپ کو اجازت حاصل ہے، شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ نے آپ سے صحاح ستہ کا درس لیا اور علوم و فنون کی اجازت حاصل کی، 931ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

③ شیخ شمس الدین محمد السروی المعروف ابن ابی الحماکل، متوفی 932ھ

ان کا نام محمد السروی ہے، شیخ الاسلام الشرف المناوی کے شاگردِ خاص ہیں۔ اپنے وقت کے اکابر علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے، بی شمار افراد نے آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے ان کے زیر سایہ ابتدائی تعلیم حاصل کی، آپ کے والد گرامی کی وفات کے بعد انہوں نے ہی آپ کی پرورش کی تھی، شیخ کے والد گرامی اور شیخ شمس السناوی ان کے معروف شاگردوں میں سے ہیں۔

④ شیخ شہاب الصائغ، متوفی 934ھ

ان کا نام شیخ احمد بن الصائغ الحنفی ہے، منقولات و معقولات کے بے مثل علماء میں شمار کئے جاتے ہیں، انہوں نے شیخ امین الدین، شیخ تقی الدین الشمسی، امام شیخ الاسلام کافجی سے علم حاصل کیا، علم طب میں آپ کی بہت شہرت تھی، شیخ ابن حجر مکی نے مصر میں آپ سے علم طب میں استفادہ کیا۔

⑤ شیخ شمس الدین الدلجی الشافعی العثماني، متوفی 947ھ

آپ کا پورا نام محمد بن محمد بن محمد بن احمد الدلجی عثمانی شافعی ہے، ”ولجہ“ کے علاقے میں 860ھ میں پیدا ہوئے جو ”نیل“ کے غربی جانب مضافات مصر کا ایک علاقہ ہے، مصر و شام کے اکابر ائمہ کرام سے اکتسابِ علم کیا، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اٹھارہ سال کی عمر میں ان سے علم معانی و بیان، اصول فقہ، علم کلام اور منطق میں استفادہ کیا۔

⑥ شیخ احمد بن عبدالحق السباطی الشافعی المصری، متوفی 950ھ

انہوں نے اپنے والد گرامی سے تحصیلِ علم کر کے علوم و فنون میں مہارت حاصل کی عرصہ دراز تک مسجد حرام میں پڑھاتے رہے، غالباً شیخ ابن حجر مکی نے ان سے مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران استفادہ کیا، آپ نے ان سے اصول فقہ اور علم کلام کی چند کتابیں پڑھیں۔

7 شیخ ابوالحسن البکری الشافعی، متوفی 952ھ

ان کا نام محمد بن محمد بن عبدالرحمن البکری صدیقی شافعی ہے، جامعہ ازہر کے اکابر علمائے کرام میں شمار ہوتے ہیں، شیخ الاسلام زکریا انصاری کے قابل فخر تلامذہ میں سے ایک ہیں، شیخ ابن حجر مکی نے جامعہ ازہر میں آپ سے کئی علوم و فنون میں استفادہ کیا اور شیخ ابن حجر مکی کے لئے انتہائی شرف کی بات ہے کہ ان کے ساتھ شیخ الاسلام زکریا انصاری کے سامنے صحیح مسلم پڑھنے کی سعادت حاصل کی نیز شیخ ابن حجر مکی نے 934ھ میں اپنا پہلا حج بھی ان کے ساتھ ادا کیا۔

8 شیخ الاسلام شہاب الرطبی الشافعی، متوفی 957ھ

ان کا نام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن حمزہ رطبی مصری شافعی ہے، یہ شیخ الاسلام زکریا انصاری کے اکابر شاگردوں میں سے ایک ہیں، اپنے شیخ زکریا انصاری کے بعد مصر و علمائے مصر کے امام و مرجع تھے، شیخ ابن حجر مکی نے جامعہ ازہر میں ان سے کئی علوم و فنون میں استفادہ کیا۔

مکہ مکرمہ کی جانب سفر اور مستقل سکونت

شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے پہلی مرتبہ 934ھ میں مکہ مکرمہ کی جانب حج بیت اللہ کے لئے سفر اختیار کیا، اس سفر میں آپ کے استاد شیخ ابوالحسن البکری بھی ہمراہ تھے فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد آپ واپس لوٹ آئے۔

پھر دوسری مرتبہ 938ھ میں مکہ مکرمہ کا سفر اختیار فرمایا، یہ سفر بھی حج بیت اللہ کے لئے تھا اور پھر تیسری مرتبہ 940ھ میں حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور پھر یہی مستقل سکونت اختیار کر لی۔

نعت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بعض علمائے کرام نے لکھا ہے:

مکہ مکرمہ کی جانب ہجرت کا سبب یہ تھا کہ مصر کے قیام کے دوران آپ نے ”کتاب العباب فی الفقہ الشافعی“ کی انتہائی نفیس و ضخیم شرح بنام ”بشری الکریم“ لکھی تھی، بعض شریک حاسدین نے اس کا مسودہ چوری کر لیا جس کی وجہ سے آپ علیہ الرحمہ بہت غمگین رہتے تھے لیکن صبر و رضا کے مقام عظیم پر فائز ہونے کی وجہ سے آپ اکثر چوری کرنے والوں کے لئے معافی کی دعائیں مانگا کرتے تھے پھر اسی واقعہ کے سبب آپ نے مکہ مکرمہ کی جانب ہجرت فرمائی۔

کچھ سیرت نگاروں نے لکھا ہے:

جامع ازہر میں قیام کے دوران متواتر مصائب و فاقہ کشی کے سبب آپ نے مکہ مکرمہ کی جانب ہجرت اختیار کی۔

اس وقت جامع ازہر کی حالت آپ خود بیان فرماتے ہیں:

اگر اللہ تعالیٰ کی امداد شامل حال نہ ہوتی تو بشری تقاضوں کے مطابق ان مصائب و آلام کو برداشت کرنا ناممکن تھا، ان فاقوں کا حال یہ تھا کہ جامع ازہر میں چار سال ایسے گذرے جس میں سوائے ایک رات کے ہم نے گوشت کا ذائقہ تک نہیں چکھا تھا اور اس ایک رات کا حال بھی یہ تھا کہ ہمیں کہا گیا، بھنا ہوا گوشت آرہا ہے آپ تمام طلباء بیٹھ جائیں پس ہم تمام لوگ ساری رات انتظار کرتے رہے، پھر رات کے اخیر میں گوشت ہمارے سامنے رکھا گیا تو وہ خشک و باسی گوشت تھا جس میں سے ہم ایک لقمہ بھی نہیں کھا سکے۔

بہر حال کئی ایسے مصائب و آلام تھے جنہوں نے شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کو مصر چھوڑنے پر مجبور کر دیا، لہذا آپ نے 940ھ میں حج بیت اللہ کا سفر اختیار کیا اور پھر یہی قیام پذیر ہو گئے، حرم مکہ میں آپ کی رہائش بازار مکہ کے قریب ”حریرۃ“ نامی جگہ پر تھی جو کہ مسجد حرام سے قریب تر جگہ تھی۔

نعمت کبریٰ ﷺ

مکہ مکرمہ کے مفتی اعظم

اللہ تعالیٰ نے شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ کو یہ سعادت بخشی کہ انہیں اپنے گھر کے قرب و جوار میں سکونت عطا فرمائی، آپ ”34 سال“ تک مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے اور پھر وہیں آپ کا وصال ہوا، اس عرصے میں مکہ مکرمہ میں مذہب شافعی کے امام اور مفتی اعظم تھے، علمائے کرام دور دراز سے استفتاء و سوالات ان کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے، آپ کا جواب ان کے لئے حرفِ آخر کا درجہ رکھتا تھا کیونکہ آپ کی ذات والا صفات مرجع علم و فن بلکہ مرجع علماء و فقہاء تھی۔

شیخ عبدالقادر عیدروس متوفی 1038ھ اپنی کتاب ”النور السافر عن اخبار القرن العاشر“ کے صفحہ 39 پر لکھتے ہیں:

ابن حجر کے نام سے دو ائمہ معروف ہیں ایک امام احمد بن علی حجر عسقلانی شافعی اور دوسرے شیخ ابن حجر کی بیٹی، اگرچہ دونوں علم و فن کے بلند پایہ امام ہیں لیکن شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ کو حافظ ابن حجر عسقلانی پر فقہ میں برتری حاصل ہے کیونکہ علم فقہ میں شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی کو اس سے کوئی مماثلت حاصل نہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ کو عرصہ دراز تک اپنے حرم پاک کی سکونت و برکات سے نوازا تھا اور یہ بات شیخ ابن حجر عسقلانی کو حاصل نہیں۔ (الخ)

مذہب شافعی کے سلسلے میں بلاشبہ شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ کے ذات والا صفات حجت ہے، امام اجل شیخ الاسلام یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمہ اپنی کتاب لا جواب ”شواہد الحق“ کے صفحہ 470 پر لکھتے ہیں:

شیخ ابن حجر کی مذہب شافعی میں ایسے امام جلیل ہیں کہ سوائے علامہ شمس ربلی کے دوسرا کوئی امام و علامہ ان کا ہم پلہ اور ہمسر نظر نہیں آتا البتہ ان دونوں کے درمیان ترجیح میں

نعمت کبریٰ علیہ السلام

علمائے شافعیہ کا باہم اختلاف ہے (کہ ان میں کون افضل ہے) مگر جس (مسئلے) پر دونوں کا اتفاق ہو جائے تو تمام شافعیہ کے نزدیک علی اطلاق اس حکم پر عمل و اعتقاد واجب و لازم ہو جاتا ہے تو یہ ہے مقام و مرتبہ شیخ ابن حجر مکی کا مذہب شافعی میں۔۔۔ اور یہ اتنا واضح ہے کہ کوئی شخص اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ (ایضاً)

الغرض شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے قریباً 34 سال تک مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں مذہب شافعی کی مسند افتاء و تدریس کو رونق بخشی، متاخرین شافعی ائمہ میں آپ کا درجہ انتہائی بلند و بالا ہے، اسی لئے آج بھی مکہ مکرمہ میں شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کے اقوال اہل انصاف علمائے کرام کے لئے ایک دلیل کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ بہت سے مختلف فیہ مسائل میں آپ کے اقوال کی بنیاد پر ہی احکامات مرتب ہوتے ہیں جیسا کہ ماقبل علامہ نبہانی علیہ الرحمہ کی عمارت سے بھی اشارہ ملتا ہے۔

شیخ ابن حجر مکی کا سلسلہ طریقت و تصوف

حضرت شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ جس طرح سے شریعت و فقہ، علوم دینیہ میں امام تھے، اسی طرح آپ کی ذات بابرکات طریقت و تصوف میں بھی امامت جلیلہ کے منصب پر فائز تھے، شیخ ابن حجر مکی کی نسبت تصوف و طریقت کے بارے میں بھی موجودہ عرب سوانح و سیرت نگاروں نے چشم پوشی کی ہے، اس کی ظاہری وجہ تو یہ عیاں ہوتی ہے کہ اگر وہ آپ کی نسبت طریقت کو بیان کرتے تو خود ان کے بہت سے منصوبے خاک میں مل جاتے، اسی لئے شاید انہوں نے اس واضح و تابندہ حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی لیکن حق ہمیشہ ظاہر ہو کر رہتا ہے۔

شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ دراصل قادری، چشتی، مدنی، شاذلی، نسبت طریقت و تصوف کے حامل تھے۔ آپ غالباً عالم اسلام کی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اپنے ہی شاگرد

﴿ نعت کبریٰ علیہ السلام ﴾

کے ہاتھوں بیعت کی اور خود کو اپنے شاگردِ رشید کا شاگرد کہنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ اس اجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ اپنے شاگردِ جلیل شیخ الاسلام علی بن حسام الدین متقی قادری چشتی شاذلی متوفی ۹۷۵ھ سے مرید تھے اور انہی سے آپ نے خرقہ خلافت حاصل کیا، یہاں مزید گفتگو سے قبل ہم شیخ علی متقی کے مشائخ تصوف کا اجمالاً تذکرہ پیش کر رہے ہیں۔

شیخ علی بن حسام الدین متقی "صاحب کنز العمال" نے سب سے پہلے کسی میں اپنے والد گرامی عبدالملک بن قاضی خاں کے کہنے پر شیخ بہاء الدین گجراتی المعروف شیخ باجن شاہ چشتی کے دست اقدس پر بیعت کی اور "سلسلہ چشتیہ" میں داخل ہوئے، اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی اور اس وقت شیخ بہاء الدین گجراتی برہان پور میں قیام فرماتے، پھر کچھ عرصے بعد شیخ بہاء الدین گجراتی کے بیٹے شیخ عبدالحکیم ابن بے جن شاہ سے "سلسلہ چشتیہ" کا خرقہ حاصل کیا، اس کے بعد ملتان جا کر شیخ حسام الدین متقی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غالباً ان سے "سلسلہ قادریہ" میں خرقہ حاصل کیا۔

اس کے بعد مکہ مکرمہ میں شیخ الاسلام زکریا انصاری کے شاگردِ جلیل شیخ الازہر شیخ ابوالحسن بکری سے "سلسلہ عالیہ قادریہ شاذلیہ مدینیہ" کا خرقہ حاصل کیا نیز اسی زمانے میں شیخ محمد بن محمد بن محمد سخاوی سے بھی "سلسلہ عالیہ قادریہ شاذلیہ" میں خلافت و اجازت حاصل کی اور "سلسلہ عالیہ مدینیہ" کا خرقہ شیخ ابودین شعیب المغربی سے حاصل کیا۔

اس طرح شیخ علی متقی کا سلسلہ طریقت قادریہ چشتیہ شاذلیہ مدینیہ ہوا اور انہی سلاسل کی آپ نے شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ کو اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ شیخ علی متقی اپنے مرید کامل شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ سے عمر میں ۲۴ سال بڑے تھے، شیخ علی متقی نے شیخ ابن حجر مکی سے مکہ مکرمہ کے ابتدائی زمانہ قیام میں علم حدیث میں استفادہ کیا لیکن بعد میں تمام عمر شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ نے آپ کی ذات سے استفادہ فرمایا، اس بارے میں شیخ الاسلام عبدالحق

﴿ نعت کبریٰ علیہ السلام ﴾

محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

شیخ ابن حجر کہ در زمان خود اعظم فقہاء و اعلم علمائے مکہ معظمہ بود در ابتدای حال اوستاد شیخ بود اگر در معانی بعضی احادیث متوقف و متردد شدی بشیخ گفته می فرستاده کہ این حدیث را بہ تبویب جمع الجوامع در کدام باب نہادہ اند بقرینہ و قیاس آن بمعنی آن پی می برد و بارہا خود را نسبت بخدمت شیخ تلمیذ حقیقی می خواند و در آخر مرید شد و خرقہ خلافت پوشید .

ترجمہ: شیخ ابن حجر کی جو اپنے زمانے میں مکہ مکرمہ کے بہت بڑے فقیہ و عالم تھے، وہ پہلے شیخ علی متقی کے استاد تھے لیکن انہیں بھی اگر کسی حدیث کے معنی میں مشکل درپیش آتی تو شیخ علی متقی سے کسی شخص کو بھیج کر پوچھ لیتے کہ آپ نے اس حدیث کو جمع الجوامع کے کس باب میں تبویب کیا ہے، ان کے بتانے پر مزید قیاس کر کے حدیث کے معانی تک رسائی حاصل کر لیتے تھے، (شیخ علی متقی نے ”کنز العمال“ کے نام سے جمع الجوامع للسیوطی کی احادیث کو ابواب کے تحت جمع کیا ہے، یہاں اسی کی جانب اشارہ ہے) شیخ ابن حجر کی نے بہت مرتبہ بطور فخر خود کو شیخ علی متقی کا شاگرد حقیقی شمار کیا ہے، حتیٰ کہ عمر کے اخیر میں آپ ان کے باقاعدہ مرید ہو گئے تھے اور ان سے ”سلاسل عالیہ“ (قادریہ، چشتیہ، شاذلیہ، مدینیہ) کا خرقہ خلافت بھی حاصل کر لیا تھا۔

(اخبار الاخیار فارسی، صفحہ ۲۵۸، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)

قارئین کرام! ان عبارات و حوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ نسبت قادریہ، چشتیہ، شاذلیہ، مدینیہ رکھتے تھے اور انہی نسبتوں کو چھپانے کے لئے شیخ ابن حجر کی کے سیرت نگاروں نے کہیں آپ کو ”جنیدی“ لکھا ہے اور کہیں فقط ”شاذلی“ اور یہ اس وجہ سے کیا تا کہ لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ دیکھو ایک وہ زمانہ تھا جب مفتی اعظم مکہ مکرمہ قادری، چشتی ہوا کرتے تھے یعنی سلاسل تصوف کے حامل اور صوفیائے کرام کے ماننے والے اور

نعمت کبریٰ ﷺ

ایک اب کا زمانہ ہے کہ اب مکہ مکرمہ میں تصوف کے خلاف علم بلند کئے جاتے ہیں۔ لیکن الحمد للہ ہم نے اپنے قارئین کے لئے اللہ کے فضل و کرم سے انتہائی تلاش و بسیار کے بعد یہ انمول تحقیق پیش کر دی ہے، لہذا اس کی جس قدر ممکن ہو باحوالہ تشہیر کی جائے تاکہ مخالفین کو ان کی عیاریوں کا سبق حاصل ہو نیز اس کے لئے لازمی ہے کہ آئندہ اپنی تحریروں میں امام ابن حجر مکی کے نام کے ساتھ ان نسبتوں کا استعمال بھی کیا جائے۔

شیخ ابن حجر مکی کے شاگردین

شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اپنی باقیات صالحات میں کثیرا کثیرا کا بروا جملہ شاگردین کا جم غفیر یادگار چھوڑا ہے، ویسے تو شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے جامعہ ازہر میں ہی تدریس کی ابتداء کر دی تھی لیکن آپ کی تدریسی زندگی کی حقیقی معراج مکہ مکرمہ میں ہوئی اور یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت فضل و کرم ہے کہ تدریسی زندگی کی معراج کا سفر اس مقدس شہر سے کرایا جہاں سے اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنے قرب خاص کے لئے معراج کا سفر کرایا بلکہ اسی مقام سے متصل جگہ سے جہاں سے سید الانبیاء ﷺ قاب و قوسین اودانی کے جانب تشریف لے گئے تھے کیونکہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ حرم مکہ میں مقام ابراہیم کے سامنے تدریس فرماتے تھے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

یہ ایک لطیف نکتہ تھا جو راقم نے کتب میں لکھا نہیں پایا، میرے رب کریم کی جانب سے دوران تحریر دل میں ڈال دیا گیا اگرچہ یہ بھی بدیہی بات ہے مگر اپنے اسلاف کی پیروی میں اسے لکھ دیا ہے کہ وہ بھی ایسے نکات زیب قرطاس کر دیا کرتے تھے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ سے کثیر خلق خدا نے اکتسابِ علم کیا یہاں چند مشاہیر تلامذہ کے اسمائے گرامی مع مختصر تعارف پیش خدمت ہے:

- (1) شیخ عبدالقادر بن احمد بن علی فاکہی مکی، (ولادت 920ھ وفات 982ھ)
- (2) شیخ عبدالرؤف بن یحییٰ مکی شافعی الواعظ، (ولادت 930ھ وفات 984ھ)
- (3) شیخ جمال الدین محمد طاہر پٹنی ہندی مکی، (ولادت 913ھ وفات 986ھ)
- (4) شیخ محمد بن احمد بن علی فاکہی مکی حنبلی، (ولادت 923ھ وفات 992ھ)
- (5) شیخ احمد بن قاسم العبادی قاہری شافعی، (ولادت۔۔۔۔۔ وفات 994ھ)
- (6) شیخ عبدالکریم بن محبت الدین حنفی مکی قطبی، (ولادت 961ھ وفات 1014ھ)
- (7) شیخ علی بن سلطان محمد ملا علی القاری مکی حنفی، (ولادت۔۔۔۔۔ وفات 1014ھ)
- (8) شیخ ابوبکر بن اسماعیل شنوانی مصری شافعی، (ولادت 959ھ وفات 1019ھ)
- (9) شیخ حسام الدین علی متقی حنفی ہندی، (ولادت 885ھ وفات 975ھ)
- (10) شیخ ابوبکر بن محمد لسینی الشافعی، (ولادت۔۔۔ وفات قریباً 975ھ)

(1) شیخ عبدالقادر الفاکھی، متوفی 982ھ

آپ کا پورا نام عبدالقادر بن احمد بن علی الفاکھی المکی ہے، ۹۲۰ھ میں پیدا ہوئے، کثیر علمائے کرام سے اکتسابِ علم کیا، مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران شیخ ابن حجر مکی کی صحبت بابرکت اختیار کی اور شیخ ابن حجر مکی سے دیگر علوم و فنون کے ساتھ ساتھ بالخصوص علم فقہ میں کثیر استفادہ کیا، اپنے استاد سے حد درجہ عقیدت و محبت رکھتے تھے، اسی لیے ان کی شان مبارک کی تشہیر کیلئے ”فضائل ابن حجر عتیمی“ نامی کتاب لکھی، اس کتاب کے متعدد اقتباسات ”الکواکب السائرة“ وغیرہ کتب میں ملتے ہیں، فی الحال یہ کتاب مفقود ہو چکی ہے، شیخ عبدالقادر فاکہی بذاتِ خود بھی کثیر التصانیف مصنف تھے، حتیٰ کہ اس کثرت سے کتابیں

﴿ نعمت کبریٰ ﷺ ﴾

لکھیں کہ بعض لوگ انہیں امام جلال الدین سیوطی شافعی سے تشبیہ دیتے نظر آتے ہیں، ان تصانیف میں منہاج الاخلاق السنیہ فی مباحج الاخلاق السنیہ، شرح البدایہ للغزالی اور شرح المنہاج زیادہ معروف ہیں۔

(2) شیخ عبدالرؤف الواعظ، متونی 984ھ

آپ کا پورا نام عبدالرؤف بن یحییٰ بن عبدالرؤف المکی الشافعی ہے، ان کے دادا عبدالرؤف ”الواعظ“ کے لقب سے معروف تھے اسی نسبت سے آپ کو بھی ”واعظ“ کہا جانے لگا، 930ھ میں پیدا ہوئے، معروف ائمہ کرام سے اکتساب علم کیا اور پھر مکہ مکرمہ میں شیخ ابن حجر مکی کی صحبت اختیار کر لی اور شیخ سے تفسیر، اصول اور علوم عربیہ ادبیہ میں اکتساب علم کیا، شیخ ابن حجر نے انہیں اپنی مرویات کی اجازت عطا فرمائی، 989ھ میں وصال فرمایا۔

(3) شیخ جمال الدین محمد طاہر الہندی، متونی 986ھ

آپ کا پورا نام جمال الدین محمد طاہر الہندی اور لقب ”ملک المحدثین“ ہے، 913ھ میں پیدا ہوئے، قرآن کریم حفظ کیا اور کم عمری میں ہی علوم و فنون میں مہارت حاصل کر لی حتیٰ کہ علم حدیث کا گجرات میں آپ سے زیادہ کوئی عالم ماہر بلکہ پورے ہندوستان میں علم حدیث کے ماہرین میں آپ کا نام ممتاز نظر آتا ہے، آپ کے والد نے کثیر مال و دولت بطور میراث چھوڑی تھی جس میں سے آپ طلباء دین کی کفالت کیا کرتے تھے، مکہ مکرمہ میں حج بیت اللہ کے لیے حاضر ہوئے اور اسی دوران شیخ ابوالحسن البکری، شیخ ابن حجر مکی اور شیخ علی متقی سے اکتساب علم کیا، غالباً یہ 933ھ کا واقعہ ہے کیونکہ اسی سال شیخ ابن حجر نے شیخ ابوالحسن البکری کے ساتھ حج کیا تھا ان کی شہرہ آفاق تصانیف میں ”مجمع بحار الانوار“ ایک عظیم علمی کارنامہ ہے، اس کے علاوہ دیگر تصانیف بھی ہیں آپ کو 6 شوال 986ھ کو فرقہ رافضہ مہدویہ کے چند افراد کے ہاتھوں جام شہادت نصیب ہوا۔

(4) شیخ محمد بن احمد الفاہمی الحسبلی، متونی 992ھ

آپ کا پورا نام محمد بن احمد بن علی الفاہمی الحسبلی ہے، 923ھ میں پیدا ہوئے، مذہب حنبلی کے معروف و مقتدر علماء میں شمار کیے جاتے ہیں، شیخ ابن حجر مکی سے مکہ مکرمہ میں سب سے اخیر میں اکتساب علم کرنے والوں میں شامل ہیں، کئی قابل قدر کتابیں تصنیف فرمائیں ان میں نور الابصار شرح مختصر الانوار، رسالہ فی اللغة شامل ہیں، نہایت سخی تھے، اسی لیے اکثر حالت قرض میں رہتے تھے لیکن لوگوں کی ضروریات پوری کرتے تھے، آپ پر حرارت کا غلبہ رہتا تھا، ہند میں کئی بار تشریف لائے، جمادی الاخری جمعہ کی رات 992ھ میں انتقال فرمایا۔

(5) شیخ احمد بن قاسم العبادی الشافعی، متونی 994ھ

آپ کا پورا نام احمد بن قاسم العبادی القاہری الشافعی ہے، علوم عربیہ اور فقہ شافعیہ کے ماہر تھے، شیخ ابن حجر مکی سے آپ نے دیگر علوم و فنون کے علاوہ بالخصوص عوارف المعارف، الورقات للجوینی کا درس لیا، آپ بھی کثیر التصانیف شخصیات میں شامل ہیں۔ الآیات البینات علی جمع الجوامع، حاشیہ علی شرح الورقات اور حاشیہ علی تحفۃ المحتاج لابن حجر مکی تصانیف ہیں، حج سے لوٹتے ہوئے انتقال ہوا اور مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

(6) شیخ عبدالکریم نہروانی قطبی حنفی، متونی 1014ھ

آپ کا پورا نام عبدالکریم بن محبت الدین ابو عیسیٰ علاؤ الدین احمد بن محمد نہروانی الحنفی الحسبلی ہے اور "قطبی" کے لقب سے معروف ہیں، 961ھ میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں اکابر ائمہ کرام سے استفادہ کیا، بہت چھوٹی عمر میں شیخ ابن حجر سے تعلیم حاصل کی، 982ھ میں مصلی حنفی کی ذمہ داری بھی آپ کو تفویض کر دی گئی، آپ نے تاریخ المدینہ قطب الدین نہروانی کا اختصار بھی کیا نیز بخاری شریف کی شرح بھی لکھی جو نامکمل رہی۔

(7) شیخ ملا علی القاری المکی الحنفی، متونی 1014ھ

آپ کا پورا نام علی بن سلطان محمد الہروی القاری المکی الحنفی ہے، آپ کے سال ولادت کا علم نہیں ہو سکا، جلیل القدر ائمہ کرام سے اکتساب علم کیا اور متاخرین میں آپ کی ذات خود ایک مستند حوالہ ہے، علوم حدیث و ادب میں ان کی آراء کو قابل قدر گردانا جاتا ہے، شیخ ابن حجر مکی سے مکہ مکرمہ میں کثرت سے استفادہ کیا اسی لیے اپنی کتابوں میں جا بجا ان کے حوالے سے عبارت و اقوال نقل کرتے ہیں البتہ بعض جگہ پر اپنے استاد شیخ ابن حجر مکی سے دلائل علمی کے ساتھ اختلاف کرتے بھی نظر آتے ہیں، آپ کی تصانیف بی شمار ہیں، جن میں مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، شرح الشفاء للقاضی عیاض وغیرہ قابل فخر کتابیں ہیں، ایمان والدین کریمین کے بارے میں انتہائی سخت موقف رکھتے تھے اور نعوذ باللہ انہیں کافر کہتے تھے جیسا کہ ”مرقاۃ المفاتیح“ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعد میں اس موقف سے رجوع کر کے ایمان کے ثبوت کے قائل ہو گئے تھے جیسا کہ شرح الشفاء میں خود اس امر کی جانب کلام فرمایا ہے۔ واللہ الصمد و التناء

(8) شیخ ابوبکر الشوانی الشافعی، متونی 1019ھ

آپ کا پورا نام ابوبکر بن اسماعیل بن شہاب الدین عمر بن علی الشوانی التونسی المصری الشافعی ہے، ۹۵۹ھ میں پیدا ہوئے، شیخ ابن حجر مکی سے چھوٹی عمر میں اکتساب علم کیا اور بالخصوص تفسیر و حدیث میں مہارت حاصل کی، ان کی تصانیف میں حاشیہ المقدمۃ الازہریۃ فی علوم العربیہ، حاشیہ علی شرح قطر الندی وغیرہ معروف ہیں۔

(9) شیخ حسام الدین علی متقی حنفی ہندی، متونی 975ھ

آپ کا نام علی بن حسام الدین بن عبد الملک بن قاضی خان متقی شاذلی برہانپوری ہے، شیخ عبدالقادر عیدروس نے ”النور السافر“ میں آپ کو ”قرشی“ بھی لکھا ہے، ہندوستان

نعمت کبریٰ ﷺ

کے شہر برہانپور میں ۸۸۵ھ میں پیدا ہوئے، پھر ہجرت کر کے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہیں آپ کا وصال ہوا، اور جنت المعلىٰ میں پہاڑی (جواب نہیں ہے) کے پاس حضرت فضیل بن عیاض کے قرب میں مدفون ہوئے، شیخ ابن حجر مکی سے مکہ مکرمہ میں ابتدائی ایام میں استفادہ کیا، ان کے بارے میں مزید تفصیلات اسی کتاب کے عنوان ”شیخ ابن حجر مکی کا سلسلہ طریقت و تصوف“ میں مذکور ہو چکی، وہاں مراجعت فرمائیں۔

(۱۰) شیخ ابوبکر بن محمد السنی الشافعی، متوفی ۹۷۵ھ

آپ کا پورا نام ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن علی بن باعمر سیفی یزنی شافعی ہے، نفائس الدرر ”مخطوط“ کے سرورق پر آپ کو ”جنیدی“ بھی لکھا ہے، شیخ ابوبکر سیفی کے نام سے معروف ہیں، امام ابن حجر مکی کے ممتاز تلامذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، معجم المؤلفین میں عمر رضا کمال نے آپ کو ”مورخ“ لکھا ہے۔ ”نفائس الدرر فی ترجمۃ ابن حجر“ کے نام سے شیخ ابن حجر مکی شافعی کے بارے میں ایک نفیس کتاب لکھی ہے جس میں آپ کی تصانیف کے اسمائے گرامی کو نہایت جامعیت کے ساتھ تحریر کیا ہے، آپ کے بارے میں اس سے زیادہ تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

شیخ ابن حجر مکی کا علمی خزانہ

شیخ الاسلام امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے تقریر و تدریس کے ساتھ ساتھ تحریر کی بے مثال قوت بھی عطا فرمائی تھی، اسی لئے شیخ موصوف نے جہاں اپنی تقریر و تدریس کی برکت سے خلق خدا کو فیضیاب کرتے ہوئے ائمہ علم و فن تیار فرما کر امت مسلمہ کے لئے یادگار چھوڑے، وہیں تحریری خدمات کی صورت میں بھی لا جواب و بے مثال علمی خزانہ امت مرحومہ کے لئے وراثت علمی کی صورت میں پیش کیا، جن میں سے کچھ تصانیف کے اب صرف نام ہی ملتے ہیں جبکہ بقیہ تصانیف چھپ چکی ہیں، انتہائی تلاش اور بیسیوں کتب و مخطوطات

﴿ نعمت کبریٰ علیٰ رسولہ ﷺ ﴾

کی ورق گردانی کے بعد جن تصانیف کے نام ہمیں مل سکے انہیں پیش نظر کر رہے ہیں، شاید اتنے اسمائے کتب کسی ایک کتاب میں یکجا نہ ملیں۔

- (۱) الاعلام بقواطع الاسلام
- (۲) اتحاف أهل الاسلام بخصوصيات الصيام
- (۳) الاتحاف ببيان أحكام اجارة الأوقاف
- (۴) أسنى المطالب فى صلة الأقارب
- (۵) اسعاف الابرار فى شرح مشکاة الأنوار
- (۶) أشرف الوسائل الى فهم الشمائل
- (۷) الافادة فيما جاء فى المرض والعيادة
- (۸) الانافة [أو الانابة] فيما جاء فى الصدقة والضيافة
- (۹) الايضاح شرح أحاديث النكاح (نفائس الدرر میں اس کا نام "الانصاح" مذکور ہے)
- (۱۰) الايعاب شرح العباب (تاکمل)
- (۱۱) تحرير المقال فى آداب وأحكام وفوائد يحتاج اليها مؤدبوا الاطفال مع ذيله
- (۱۲) تحفة المحتاج لشرح المنهاج
- (۱۳) تطهير الحنان واللسان عن ثلب معاوية بن أبى سفيان ؓ
- (۱۴) الجوهر المنظم فى زيارة القبر الشريف النبوى المكرم ﷺ
- (۱۵) الخيرات الحسان فى مناقب أبى حنيفة النعمان ؓ
- (۱۶) الدر المنضود فى الصلوة والسلام على صاحب المقام المحمود ﷺ
- (۱۷) الزواجر عن اقتراف الكبائر
- (۱۸) كنز الناظر فى مختصر الزواجر
- (۱۹) شرح ألفية ابن مالك
- (۲۰) الصواعق المحرقة فى الرد على اهل البدع والزندقة ، مع ذيله

نعمت کبریٰ ﷺ

- (۲۱) اصابة الأغراض فى سقوط الخيار بالاعراض
- (۲۲) فتح الاله بشرح مشكاة المصابيح للتبریزی
- (۲۳) الفتح المبين شرح الاربعین للنووی
- (۲۴) كفّ الرعاع عن محرّمات اللّهُ والسّماع
- (۲۵) مبلغ الارب فى فضل العرب
- (۲۶) معدن اليواقیت الملتمة فى مناقب الائمة الأربعة (نفّاس میں نہیں)
- (۲۷) المنح المکیة شرح الهمزية فى مدح خیر البریة للبوصیری (نفّاس میں نہیں)
- (۲۸) منهاج الطالبین فى مختصر المحرّر فى فروع الشافعی (نفّاس میں نہیں)
- (۲۹) مختصر الايضاح للنووی (نفّاس میں نہیں)
- (۳۰) معجم وسط (تذکرہ شیوخ)
- (۳۱) الامداد فى شرح الارشاد للمقری (شرح کبیر)
- (۳۲) فتح الحواد فى شرح الارشاد للمقری (شرح صغیر)
- (۳۳) الأربعون فى الجهاد
- (۳۴) الأربعون العدلیة المسمی الفضائل الكاملة لذوی الولاية العادلة
- (۳۵) رسالة فى القدر (نفّاس میں نہیں)
- (۳۶) الانتباه لتحقیق غویص مسائل الاکراه (نفّاس میں نہیں)
- (۳۷) ايضاح الاحکام لما تأخذه العمال والحکام
- (۳۸) تاریخ اخوان الصفا بنید من أخبار الخلفاء (نفّاس میں نہیں)
- (۳۹) تحذیر الثقات عن أكل الكفتة والقات
- (۴۰) تحفة الزوار الى قبر النبی المختار ﷺ (نفّاس میں نہیں)
- (۴۱) التحقیق لما یشمله لفظ العتیق
- (۴۲) تطهیر العیبة عن دنس الغیبة

نعمت کبریٰ علیہ السلام

- (۴۳) النخب الجلیلة فی الخطب الجزیلة (نفاًس میں نہیں)
- (۴۴) تکفیر الكبائر (نفاًس میں نہیں)
- (۴۵) تلخیص المحرر من الأراء حکم الطلاق المعلق بالابراء
- (۴۶) تنبیہ الأخیار علی معضلات وقعت فی کتابی الوظائف واذکار الأذکار
- (۴۷) تنویر البصائر والعیون بایضاح حکم بیع ساعة من قرار العیون (نفاًس میں نہیں)
- (۴۸) جزء فی العمامة النبویة (نفاًس میں نہیں)
- (۴۹) الحق الواضح المقدر فی حکم الوصیة بالنصیب المقدر (نفاًس میں نہیں)
- (۵۰) قرۃ العین ببیان أن التبرع لا یبطله الدین
- (۵۱) کشف الغین عن ضلّ عن محاسن قرۃ العین (مذکورہ بالا قرۃ العین کا ذیل)
- (۵۲) رفع الشبه والریب عن حکم الاقرار باخوة الزوجة المعروفة بالنسب
- (۵۳) الدرر الزاهرة فی کشف بیان الآخرة (نفاًس میں نہیں)
- (۵۴) سوابغ المدد فی العمل بمفہوم قول الواقف من مات من غیر ولد
- (۵۵) مختصر الروض فی الفقه المسمی النعیم (یہی کتاب اور اسکی شرح چوری ہوئی تھی)
- (۵۶) شرح مختصر الروض فی الفقه (مسمی بشری الکریم شرح النعیم)
- (۵۷) شرح مختصر أبی الحسن البکری فی الفقه
- (۵۸) شرح مقدمة بأفضل فی الفقه (نفاًس میں نہیں)
- (۵۹) سنّ الغارة علی من أبدی تقوله فی الحنا وعواره
- (۶۰) الفتاوی الحدیثیة (نفاًس میں نہیں)
- (۶۱) الفتاوی الفقهیة الکبریٰ
- (۶۲) قواطع الاسلام فی الالفاظ المکفرة
- (۶۳) فضائل الصدقة وأحكامها وأنواعها (نفاًس میں نہیں)
- (۶۴) القول المختصر فی علامات المهدي المنتظر (نفاًس میں نہیں)

نعمت کبریٰ ﷺ

- (۶۵) معجم صغیر / ثبت ابن حجر الہتیمی (تذکرہ شیوخ)
- (۶۶) المناہل العذبة فی اصلاح ما وھی من الکعبة
- (۶۷) القول الجلی فی خفض المعتلی (نفاًس میں نہیں)
- (۶۸) نصیحة الملوك
- (۶۹) شرح صلاة النبی ﷺ للغزالی (نفاًس میں نہیں)
- (۷۰) النعمة الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم
- (۷۱) تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد خیر الانام ﷺ (نفاًس میں نہیں)
- (۷۲) مولد النبی ﷺ أو اختصار النعمة الکبریٰ
- (۷۳) حاشیة الايضاح المسمی منح الفتاح بکشف حقائق الايضاح للنووی
- (۷۴) کنه أمراد فی شرح بانة سعاد (نفاًس میں نہیں)
- (۷۵) المنهاج القویم شرح علی المقدمة الحضرمیة فی الفقه الشافعی
- (۷۶) الايضاح لما جاء فی الراشدين (نفاًس میں نہیں)
- (۷۷) ثلاث مسائل فی صفات الباری (نفاًس میں نہیں)
- (۷۸) أجوبة ابن حجر علی اشکالات للعز بن عبد السلام (نفاًس میں نہیں)
- ﴿ نفاًس الدرر للشیخ ابی بکر السیفی "مخطوط" میں مذکورہ کتب ﴾
- (۷۹) سعادة الدارين فی صلح الاخوين
- (۸۰) جمر القضاء لمن تولى القضاء
- (۸۱) الصاق عوار الهوس بمن لم يفهم الاضطراب فی حدیث البسمة عن انس
- (۸۲) المنهج القویم الی شرح مسائل التعلیم
- (۸۳) حاشیة شرح الصغیر علی الارشاد
- (۸۴) حاشیة الايضاح المسمی منح الفتاح بکشف حقائق الايضاح
- (۸۵) حاشیة شرح علی المنهاج المسمی طرفة الفقیر بتحفة القدير (تاکمل)

نعمت كبرى عليها السلام

- (٨٦) حاشية العباب المسمى كشف النقاب عن مخبات العباب (تأكل)
- (٨٧) مختصر الارشاد (تأكل)
- (٨٨) المستعذب في حكم بيع الماء أو ساعة من قراره وتحقيق الحكم بالموجب
- (٨٩) مسائل الاكراه الحسى والشرعى فى الطلاق
- (٩٠) كشف الغين عن أحكام الطاعون وأنه لا يدخل البلدين
- (٩١) أحكام الحمام
- (٩٢) در الغمامة فى الطيلسان والعذبة والعمامة
- (٩٣) كف ابن العفيف عن الخطاء والخطل والتحرير المسمى الانتصار
- (٩٤) مختصر شرح الهمزية كيف ترقى رقبك الانبياء
- (٩٥) حسن التوسل فى آداب زيارة أفضل الرسل عليهم السلام
- (٩٦) طرق الفوائد و طرف الفرايد
- (٩٧) التذكرة والتعرف فى الاصلين والتصوف
- (٩٨) منظومة الجرومية (تأكل)
- (٩٩) منظومة فى أصول الدين
- (١٠٠) شرح منظومة فى أصول الدين (تأكل)
- (١٠١) مختصر تاريخ الخلفاء للسيوطى
- (١٠٢) ختم البخارى (تأكل)
- (١٠٣) ختم المنهاج
- (١٠٤) شرح مختصر الاحياء المسمى عين العلم (تأكل)
- (١٠٥) شرح عقيدة لابن العراقى (تأكل)
- (١٠٦) شرح العوارف المعارف (تأكل)

نعمت کبریٰ علیہ السلام

(۱۰۷) أحكام الامامة

(۱۰۸) شروط الوضوء

(۱۰۹) رسالة في الاسراء

(۱۱۰) رسالة في النخل

(مخطوط میں ایسے ہی مذکور ہے)

(۱۱۱) العتقا في الوقف

(مخطوط میں ایسے ہی مذکور ہے)

(۱۱۲) العمل بالمفهوم في الوقف

(مخطوط میں ایسے ہی مذکور ہے)

(۱۱۳) بطلان الدور في مسألة السريجية

(۱۱۴) رسالة في (أحكام) الحيض

(۱۱۵) الايضاح والبيان لما جاء في ليلتي الرغائب والنصف من شعبان

(۱۱۶) الذيل على حاشيته (لابن حجر مكي) على شمائل الترمذی

(۱۱۷) النفعات المكية (في علم الكلام والرد على الرافضة والشيعة)

(۱۱۸) شرح الحزب لابی الحسن البکری (تاکمل)

(۱۱۹) ردّ علی من أنکر قول شیخ أبی الحسن البکری فی حزبه أستغفر الله

مما سوى الله

(۱۲۰) مختصر الهنية السنية في الهيئة السنية

(۱۲۱) مختصر كتاب خادام الزركشي المسمى تحرير الخادام

نوٹ: ”نفائس الدرر“ کے حوالے سے جتنے کتب کے اسماء مذکور ہوئے ہیں یہ وہ ہیں جو

اس کے علاوہ کہیں اور ذکر نہیں ہوئے، لیکن ۸ تا ۷ تک جو اسمائے کتب اوپر ذکر کیے گئے

ہیں یہ اسماء دیگر کتب، مثلاً شذرات الذهب، الاعلام، اللکواکب السائرة، النور السافر، ہدیۃ

العارفین، کشف الظنون، نزہۃ الخواطر، معجم المؤلفین، وغیرہ میں بھی متفرق طور پر مذکور ہیں،

البتہ ہم نے نفائس الدرر میں ان کے ہونے یا نہ ہونے کی وضاحت تحریر کر دی ہے۔

❖ نعمت کبریٰ ﷺ ❖

شیخ الاسلام ابن حجر مکی ہمتی علیہ الرحمہ کی تصانیف میں سے درج ذیل نمبروں کے مخطوطات کے عکس راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔

۲۱-۲۲-۲۷-۳۵-۳۶-۶۳-۷۰-۷۲-۷۷-۷۸-۹۳-۱۱۵

شیخ ابن حجر مکی کے تمام عقائد و معمولات وہی تھے جو آج بھی سواد اعظم اہل سنت و جماعت کا امتیازی و طیرہ ہے، لہذا صفحات کی تنگ دامنی کے پیش نظر مفصل کلام کرنے کے بجائے موضوع کی مناسبت سے فقط میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے آپ کی چند تصانیف کا تفصیلی تعارف پیش کر رہے ہیں جس سے اہل سنت کے معمولات سے امام موصوف کی محبت کا قدرے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

❖ امام ابن حجر مکی اور میلاد النبی ﷺ ❖

امام حرم مکی، مفتی اعظم شافعیہ، شیخ الاسلام ابن حجر مکی ہمتی علیہ الرحمہ نے جہاں دیگر کئی علوم اسلامیہ کے حوالے سے بیش قیمت تصانیف تحریر فرمائیں، وہیں سید الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کے بارے میں بھی جو اہر کو محبت و عقیدت کی لڑی میں سجا کر امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ سے قبل بھی بے شمار اساطین امت و اکابرین ملت اسلامیہ نے اس موضوع پر لا جواب و بے مثال تصانیف تحریر فرمائی ہیں جو بلاشبہ ان کی زندگی کا بہترین ذخیرہ اور آخرت میں سرخروئی کا انمول تحفہ ہیں۔ اس طرح شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے بھی اسلاف کی روش پر چلتے ہوئے اور محبت رسول ﷺ کو عوام الناس میں مزید فروغ دینے کے لئے میلاد النبی ﷺ کے حوالہ سے درج ذیل کتابیں تحریر فرمائیں۔

(1) النعمة الكبرى على العالم في مولد سيد ولد آدم ﷺ

(2) تحرير الكلام في القيام عند ذكر مولد خير الانام ﷺ

(3) مولد النبي ﷺ أو اختصار النعمة الكبرى

النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم

یہ کتاب شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی اپنے موضوع پر ایک بے مثال مختصر و جامع تالیف ہے اس میں شیخ موصوف نے واقعی ایسے نکات بیان فرمائے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ اس کتاب کا سب سے پہلا نسخہ استنبول ترکی کا ہے جسے ”مکتبۃ ایشیق، دار الشفقتہ، استانبول، ترکی“ نے 1397ھ بمطابق 1977ء کو شایان شان طرز پر شائع کیا، جس کے اخیر میں شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کے حیات انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں ایک منظوم کلام کو بھی شامل کیا گیا ہے اور اس کے بعد ”حسن المقصد فی عمل المولد للسیوطی“ کے قلمی نسخہ کے عکس کو بھی شامل کیا گیا ہے، اس طرح کل صفحات کی تعداد 94 ہے۔

اسی کے عکس کو پاکستان میں مناظر اسلام ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمہ کے زیر اہتمام قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ نے ”سائلک فضلی“ کے ترجمہ کے ساتھ دو مرتبہ شائع کیا ہے پہلی بار 1398ھ بمطابق 1978ء یعنی استانبول میں شائع ہونے کے ایک سال بعد اور دوسری مرتبہ 8 شعبان 1401ھ یعنی آج سے قریباً 31 سال قبل۔

اس کا ایک سلیبس ترجمہ راقم الحروف نے بھی کیا ہے، جسے پہلی مرتبہ مبلغ اسلام، خلیفہ اعلیٰ حضرت، شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کے نام سے منسوب ”مکتبہ علمیہ“ کراچی نے مولانا محمد آصف خان علمی کے زیر اہتمام اعلیٰ طباعت کے ساتھ ربیع الاول، 1429ھ بمطابق مارچ، 2008ء میں شائع کیا تھا اب اسی ترجمہ کا جدید ایڈیشن، مصنف کے تفصیلی حالات کے اضافے اور اعتراضات کے جوابات کے ساتھ زوایہ پبلیشرز لاہور کی جانب سے محترم نجابت علی تارڑ کے زیر اہتمام شائع کیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ عربی متن کو ”مکتبۃ الحقیقۃ“ استانبول، ترکی نے 1424ھ

﴿ نعمت کبریٰ علیہ السلام ﴾

بمطابق 2003ء میں شائع کیا، اس کے کل صفحات کی تعداد 321 ہے، اس میں ”النعمة الکبریٰ“ کے ساتھ ساتھ ”جواہر البحار“ میں مذکورہ کتاب کی جو تلخیص درج ہے اسے بھی شامل کر دیا گیا ہے نیز ”الحقائق فی قرآۃ مولد النبی ﷺ“ نامی مجلہ علمیہ کو بھی من و عن شامل کر دیا گیا ہے۔

”النعمة الکبریٰ علی العالم“ کا ایک مخطوط شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب میں موجود ہے، اس مخطوط کے کل صفحات کی تعداد 35 ہے، بقیہ تفصیل حسب ذیل ہے: المولد النبوی، کتب سنہ، 1276ھ، 32ق 19س، 15x23، تحت، 3506، السیرة النبویہ۔

اس مخطوط کا عکس ہمارے پاس موجود ہے اس کے علاوہ ہمیں کسی دوسرے مخطوط کا سراغ نہیں مل سکا، شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ نے اپنی اسی کتاب کا اختصار بھی کیا تھا جس کا نام ”مولد النبی ﷺ“ ہے، اسی تلخیص کی ایک عربی شرح خاتم الفقہاء علامہ شامی کے بھتیجے علامہ شیخ احمد عابدین شامی نے لکھی جس کا نام ”نشر الدر علی مولد ابن حجر“ ہے اکثر علمائے کرام نے اس شرح کو اصل النعمة الکبریٰ کی شرح سمجھ لیا ہے جو کہ سنگین غلطی ہے، اس شرح کے متعدد اقتباسات علامہ بیہانی نے جواہر البحار اور حجتہ اللہ علی العالمین میں نقل کئے ہیں۔

﴿ کتاب النعمة الکبریٰ علی العالم اور منکرین میلاد کار عمل ﴾

جیسا کہ مذکورہ بالا سطور میں ہم نے تفصیل کے ساتھ ”النعمة الکبریٰ علی العالم“ کے مخطوط و مطبوعہ نسخوں کا ذکر کر دیا ہے، لیکن ایسی شاندار کتاب جو کھل اہل سنت کے مروجہ میلاد النبی کی تائید کر رہی ہے اور اس پر کمال یہ کہ وہ لکھی ہوئی ہے مفتی اعظم مکہ مکرمہ شیخ الاسلام ابن حجر کی علیہ الرحمہ کی۔ اب یہ بات تو منکرین میلاد کو کسی طور پر گوارا نہ ہوئی، اس

﴿ نعمت کبریٰ علیہ السلام ﴾

لئے انہیں عیاری و مکاری سے کام لینا پڑا، جس کے لئے انہوں نے نہایت صفائی سے ایک نئی
 ”النعمة الكبرى“ ایجاد کر ڈالی۔

اس کا مکمل نام انہوں نے رکھا ہے ”اتمام النعمة الكبرى علی بمولد
 سید ولد آدم“ اسے 1422ھ بمطابق 2001ء میں دارالکتب العلمیہ نے بڑے
 سائز پر شائع کیا ہے، کل صفحات کی تعداد 127 ہے جس پر بے لگام تحقیق کی تکلیف اٹھائی
 ہے عبدالعزیز سید ہاشم الغزولی نے۔

قارئین کرام! اس کارستانی کو ملاحظہ فرمائیں اس مطبوعہ کتاب میں باقاعدہ مخطوطہ
 بھی معرض وجود میں لایا گیا ہے جس کا عکس بھی کتاب میں دیا گیا ہے، اس کے محقق نے جگہ
 جگہ اپنی وہابیت کے رنگ بے رنگ سے صفحات ابیض کو سیاہ کرتے ہوئے بدعت و شرک کی
 گردان رٹی ہے، الحمد للہ راقم نے بھی اس کے حواشی پر کئی مقامات پر ردّ بزبان عربی لکھ کر
 جواب دے دیا ہے، بہر حال یہاں ان کی چوری کو ظاہر کرنا مقصود ہے۔

مذکورہ نسخے میں جس مخطوطے کا عکس دیا گیا ہے اس کے اخیر میں نقل کی تاریخ
 1305ھ دی گئی ہے یعنی یہ شاہ سعود یونیورسٹی والے مخطوطے (جس کا ذکر ہم نے ماقبل کیا ہے)
 کے 29 سال بعد کا ہے، شاہ سعود یونیورسٹی والے مخطوط (اسی کتاب کی ابتداء میں اس مخطوط کا عکس شامل
 کر دیا گیا ہے جس میں خلفائے راشدین کے اقوال و آثار بھی موجود ہیں) میں تمام عبارات وہی ہیں جو
 مکتبہ ایشیق یا مکتبہ الحقیقة وغیرہ کے مطبوعہ نسخوں میں موجود ہیں لیکن دارالکتب
 العلمیہ کے اس نسخہ کی ایک سطر بھی نہ تو اس مخطوط کے مطابق ہے اور نہ ہی اس تلخیص کے
 مطابق جسے شیخ ابن حجر مکی نے بذات خود مولد النبی ﷺ کے نام سے تیار کیا تھا۔

اس کے علاوہ اگر صرف نام پر ہی غور کریں تو چوری واضح ہے: ”اتمام النعمة
 الكبرى علی العالم“ لفظ ”اتمام“ ان کی اپنی ایجاد ہے، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے نہ تو

﴿ نعت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

اس نام کی کوئی کتاب لکھی ہے اور نہ ہی انہوں نے اپنی تحریر کردہ لاجواب کتاب بنام ”النعمة الكبرى على العالم“ کا کوئی ”تکملہ“ یا ”اتمام“ وغیرہ لکھا ہے اور لفظ اتمام کے بابت یہ بھی معنوی جہتوں کو فرض کرنے کی بنا پر ہم نے لکھا ہے ورنہ حقائق اس کے مخالف ہیں۔

اس کی دلیل یہ ہے: ”ایضاح المکنون فی ذیل علی کشف الظنون“ جلد 2 صفحہ 335، دار احیاء التراث العربی بیروت میں شیخ اسماعیل باشا بغدادی نے صرف ”النعمة الكبرى على العالم فی مولد سید ولد آدم“ کا نام درج کیا ہے اور خود شیخ ابن حجر مکی نے مولد النبی ﷺ کے مقدمہ میں اپنی کتاب کا نام یہی درج کیا ہے وہاں ”اتمام“ کا لفظ ذکر نہیں ہے لہذا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ خالصتاً بعد کی ایجاد ہے۔

تو اب یہ واضح ہو گیا کہ دارالکتب العلمیہ کے مطبوعہ نسخہ کے مصنف شیخ ابن حجر مکی نہیں ہیں بلکہ کوئی اور ہیں، اب وہ کون اس سے ہمیں اس جگہ کوئی سروکار نہیں، ہم نے اپنا مدعا حقائق کی روشنی میں واضح کر دیا اب قارئین کو ام خود فیصلہ فرمائیں۔

نیز ایک بات یہ بھی کہ شیخ ابن حجر مکی نے یہ کتاب ”النعمة الكبرى“ مکہ مکرمہ میں اپنی عمر مبارک کے اخیر میں لکھی تھی اور چونکہ آپ کے تقریباً تمام علمی اثاثے مکہ مکرمہ میں ہیں اس لئے قرائن کی روشنی میں اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ ”شاہ سعود یونیورسٹی“ کا مخطوط ایک تو ”دارالکتب العلمیہ“ میں دیئے گئے ”دارالکتب المصریہ“ کے مخطوط سے قدیم ہے اور پھر تلخیص و مطبوعہ نسخہ جات کے بھی مطابق ہے لہذا وہی مخطوط قابل ترجیح ہے۔

”دارالکتب المصریہ“ کا مخطوط کسی اور بزرگ کی تصنیف ہے (اور ہو سکتا ہے کہ یہ شیخ ابن حجر مکی کی ہی میلاد النبی کے حوالے سے کوئی دوسری کتاب ہو صرف نام بدل گیا ہو) اگرچہ اعتقادی اعتبار سے اس نسخہ میں بھی کئی امور اہل سنت و جماعت کی تائید کر رہے ہیں، اسی لیے محشی نے جا بجا حواشی کی صورت میں تکلیف اٹھائی اور وہابی ہونے کا حق ادا کیا ہے۔

النعمۃ الکبریٰ اور خلفائے اربعہ کے اقوال

بعض علمی حلقے سے بالخصوص اور منکرین میلاد کی جانب سے بالعموم یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ ”النعمۃ الکبریٰ علی العالم“ میں خلفائے راشدین اور دیگر ائمہ کرام کے ابتداءً چند اقوال فضائل میلاد النبی کے حوالے سے درج ہیں یہ بلا سند مذکور ہیں اور دیگر تصانیف سابقہ میں بھی ان کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، اس لئے یہ کتاب ہی جعلی ہے اگر ایسی کوئی روایات ہوتیں تو امام ابن حجر عسقلانی، امام جلال الدین سیوطی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ جیسے اکابرین کی نظروں سے بھلا کیوں پوشیدہ رہتیں؟

اگرچہ سوال بہت شاندار اور قوی ہے لیکن اس سے کتاب کے جعلی ہونے پر استدلال کرنا کم علمی اور علم و انصاف کے خلاف ہے، کسی کتاب کے تمام مندرجات کا صحیح ہونا ہی اگر مدار بنا لیا جائے تو پھر بڑی بڑی کتب حدیث و علم سے ہاتھ دھونا پڑے گا میری اس بات کی صداقت اہل علم پر بخوبی واضح ہے خیر یہ تو ایک عمومی بات تھی۔

اصل بات یہ ہے کہ بیشمار روایات و مسائل ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کسی فرد خاص کے لئے روشن کرتا ہے مثلاً ایمان والدین کریمین سے متعلقہ کئی روایات ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ پر واضح کیا جس کا اقرار امام سیوطی نے خود اپنے رسائل میں کیا بھی ہے۔

نوٹ کے بارے میں امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاں سے سوال ہوا مکہ مکرمہ کے اکابر محدثین و فقہاء اس کے بارے میں ایک بھی جزیہ پیش کرنے سے عاجز رہے، حالانکہ اُس وقت حافظ کتب حرم مکی سید العلماء سید اسماعیل خلیل حنفی، امام حرم شیخ صالح کمال، مفتی اسلام شیخ عبداللہ صدیق بلکہ خود اعلیٰ حضرت کے دادا اُستاد امام العلماء شیخ الاسلام جمال بن عبداللہ مکی جیسے اکابر فقہاء و محدثین موجود تھے لیکن اعلیٰ حضرت پر اللہ تعالیٰ نے اس علم کی

نعمت کبریٰ ﷺ

حقانیت اور مسئلہ کی تفصیل کو واضح کر دیا اور جب فتح القدر کا وہ جزیہ ”لوباع کاغذہ بالف بجوز“ جو اعلیٰ حضرت نے لکھا تھا اسے شیخ عبداللہ صدیق نے پڑھا تو اپنی رانوں پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: **أَيْنَ جَمَالُ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ هَذَا النَّصِّ الصَّرِيحِ** یعنی جمال بن عبداللہ اس واضح دلیل سے کیوں غافل رہے۔ بہر حال علی العموم خلفائے اربعہ کے اقوال کو بلا سند دیکھ کر پوری کتاب ہی کو موضوع و بناوٹی کہہ دینا ہرگز علمی دیانت نہیں ہے۔

متاخرین علماء میں سے تقریباً تمام ہی نے احادیث و روایات سے اسناد کو حذف کر کے پیش کیا ہے کیونکہ ان کا ذکر طوالت کے باعث اور عمومی افراد کے لئے اس سے کوئی فائدہ وابستہ نہیں تھا، اسی لئے خود امام جلال الدین سیوطی، حافظ زین الدین عراقی، شیخ ابن حجر مکی، شیخ علی متقی وغیرہ نے فقط ایک دوراوی یا پھر فقط صحابہ و تابعین کے ناموں پر اکتفاء کیا ہے جیسا کہ ان ائمہ کرام کی تصانیف بطور ثبوت موجود ہیں تو ایسی صورت میں اگر شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے خلفائے راشدین اور دیگر ائمہ کرام کے چند اقوال اگر بلا سند ذکر کر دیئے ہیں تو اس میں کون سی پریشانی کی بات ہے؟

پریشانی کی بات تو تب ہوتی جب کوئی عام شخص ایسا کرتا لیکن یہاں تو شیخ ابن حجر مکی کی ذات والا صفات ہے جن کی ثقاہت و عدالت پر اہل عرب و عجم کا اتفاق ہے، اس لئے یہ لازمی امر ہے کہ شیخ موصوف نے یقیناً کسی مستند ماخذ سے پڑھ کر ہی اسے لکھا ہوگا، لہذا شیخ موصوف کا اسے نقل کرنا ہی بذات خود ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے مزید کسی ماخذ میں اس کا نہ ملنا ہرگز اس کے موضوع ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔

نیز اسے موضوع کہنا فنی اعتبار سے بھی درست نہیں کیونکہ موضوعیت کی تعریف اس پر صادق ہی نہیں آتی جیسا کہ اہل علم پر واضح ہے۔

نعمت کبریٰ ﷺ

درایت کے اعتبار سے بھی یہ اقوال قرآن و سنت کے منافی نہیں بلکہ دیگر ائمہ کرام کے میلاد النبی کے حوالے سے تحریر کردہ اقوال و کلمات سے بھی ان کی تائید ہوتی ہے تو پھر بھلا کیوں انہیں تسلیم کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے؟

اگر اہل علم نظر انصاف سے کام لیں تو یہ اقوال اپنی جگہ ہر اعتبار سے بالکل صحیح ہیں لیکن اگر بہت زیادہ احتیاط بھی ملحوظ رکھی جائے تو بھی حد درجہ تنزل ”ضعیف“ ہے جو کہ فضائل اعمال میں قرآن و سنت کے متصادم نہ ہونے کی صورت میں بالاتفاق قابل قبول، تو اب ان تفصیلات کے پیش نظر یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ اقوال و آثار ہرگز موضوع و بنا و ٹی نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ ضعیف شمار ہونگے۔

ان اقوال و آثار کی ایک اور بہترین توجیہ و تاویل میرے شیخ و استاد شیخ الاسلام علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ نے ایک ملاقات میں مجھ سے یہ بیان فرمائی ہے اور یہی قول الزواجہ کے اردو ترجمہ میں تقدیم میں ذکر فرمایا: یہ از قبیل ”مکاشفات“ ہوں (آثار کشفیہ، احادیث منامیہ) یعنی شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ نے انہیں خلفائے راشدین سے کشف و منام کے طریق سے لیا ہے، اسی لئے براہ راست ان کا ذکر کر کے انہیں زیب و قرطاس فرمادیا، ایسی صورت میں کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح کے اقوال و آثار اگر کسی مستند شخصیت سے منقول ہوں تو انہیں قرآن و سنت کے متصادم نہ ہونے کی صورت میں تسلیم کر لیا جاتا ہے جیسا کہ محی الدین ابن عربی اور شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصانیف (فصوص الحکم، الدر الثمین وغیرہ) میں کئی اقوال درج ہیں۔

علمائے کرام نے ان کی یہی تاویل بیان کی ہے کہ شیخ ابن عربی اور شاہ ولی اللہ دہلوی نے انہیں براہ راست بطریق کشف و الہام حاصل کر کے تحریر کیا ہے جیسا کہ شیخ ابن عربی فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوں فرمایا، یا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

﴿ نعت کبریٰ علیہ السلام ﴾

یہ ارشاد فرمایا وغیرہ۔ اسی طرح وہ صحابہ کرام کا بھی ذکر فرماتے ہیں تو اب ظاہری سی بات ہے کہ شیخ ابن عربی نے ان کی ظاہری حیات میں تو وہ فرمودات براہ راست نہیں سنے، لیکن نقل میں آپ کسی کا حوالہ بھی نہیں دیتے تو علمائے کرام نے اس کے بارے میں یہی فرمایا ہے کہ انہیں انبیائے کرام و صحابہ عظام سے بطریق کشف شرف ملاقات حاصل تھی تو کچھ ایسا ہی معاملہ اس باب میں شیخ ابن حجر مکی کا ہو سکتا ہے جس میں کوئی مانع بھی نہیں ہے کیونکہ بلاشبہ آپ ایک عظیم فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ صوفی بھی تھے، اسی لئے بعض وہابیوں کو ان کا صوفی ہونا ہضم بھی نہیں ہوتا جس کی بنا پر وہابیوں کی جانب سے آپ کا مفصل رد بھی لکھا گیا ہے۔ لہذا عین ممکن ہے کہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اسے بطریق کشف و الہام حاصل کیا ہو تو اب کوئی شک باقی نہ رہا۔

اہل سنت و جماعت کے ایک ممتاز مصنف و مترجم، ہمارے سردار و مددگار زمانہ علیہ الرحمہ نے مزید یہ اعتراض بھی کیا ہے: ان اقوال میں ”درہم“ کا لفظ استعمال ہوا ہے جو خالصتاً بعد کی ایجاد ہے۔

لیکن یہ اعتراض بھی قابل توجہ نہیں اگر ان اقوال کو کشف کے قبیل سے مانا جائے تو کشف کا معاملہ اس زمانے یعنی شیخ ابن حجر مکی کے زمانہ کے مطابق تھا اور اس زمانے میں میلاد کے لئے درہم خرچ کئے جاتے تھے بلکہ شیخ ابن حجر مکی سے قریباً 6 سو سال قبل بھی اس کا دستور موجود تھا، لہذا اس زمانے کے عمل کے مطابق کشف و الہام میں ارشاد ہوا، بادشاہ مظفر کی محفل میلاد کا تذکرہ امام ابن کثیر اور امام سیوطی وغیرہ نے مفصلاً لکھا ہے اس میں بھی درہم خرچ کرنے کا ذکر موجود ہے۔ فافہم

اب ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ انہیں کشف میں ایسے عمل کے بارے میں ترغیب دی جا رہی ہو جو کہ صدیوں پہلے ختم ہو چکا ہو یا کبھی واقع ہی نہ ہوا ہو نیز کشف و حقیقت میں من

نعت کبریٰ ﷺ

کل الوجوه مطابقت تلاش کرنا ایک لغوی بات ہے، ہاں ادنیٰ سی مطابقت بھی کافی ہے اور یہاں وہ مطابقت ہے ”اصل میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانا“ جو کہ خلفائے راشدین کے زمانِ سعادت نشان بلکہ ولادت کے یوم اول سے ثابت ہے اور اگر بالفرض ان اقوال کو روایت کے اعتبار سے درست مانیں تو پھر یہ الفاظ بطور ترغیب ہوں گے چونکہ میلادِ مصطفیٰ کی خوشی منانا صحابہ کرام کے معمولات سے ثابت ہے بلکہ خود حضور نبی کریم ﷺ سے منقول ہے تو ترغیب میں زیادتی کے لئے ان الفاظوں کا ذکر فرما دیا گیا۔

فاضل شیخ گرامی قدر نے ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے: ان روایات میں لفظ ”قراء“ ہے جس کی وجہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اقوال دسویں صدی کے بعد تیار ہوئے ہیں کیونکہ صحابہ کرام کے زمانِ سعادت نشان میں تو میلاد کی کوئی کتاب ہی نہیں تھی جسے وہ پڑھتے؟

میں کہتا ہوں: یہاں بھی فاضل شیخ سے تسامح ہوا ہے کیونکہ دسویں صدی سے قبل بھی تو کتابیں اس موضوع پر موجود تھیں خاص طور پر اسی صدی کا ذکر فاضل شیخ کا اپنا ذاتی خیال ہے اور بس! باقی رہی پڑھنے کی بات تو ”قراء“ سے کیا کسی کتاب کا پڑھنا ہی مراد ہوتا ہے؟ نہیں! بلکہ ایسا ہرگز نہیں، مطلقاً بیان کے لئے بھی قراء کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے، ہاں اگر ”الکتاب“ کا ذکر متصل ہو تو کتاب پڑھنا مراد ہوتا ہے، والتفصیل فی المطولات۔

تو جب یہ واضح ہے کہ قراء سے پڑھنا اور بیان کرنا وغیرہ معانی مراد ہوتے ہیں تو اب صحابہ کرام کے زمان کے اعتبار سے مطلق بیان کرنے کا معنی ہی ترجیح پائے گا اور مطلب یہ ہوگا کہ جس نے حضور ﷺ کے میلاد سے متعلق فضائل و کمالات وغیرہ کا بیان کیا۔ الخ

باقی یہ اعتراض کے اس کی شرح جو اقتباسات علامہ نبہانی نے اپنی کتاب میں درج کئے ہیں، یا اس کی وہ تلخیص جو شیخ ابن حجر مکی نے خود تیار کی تھی ان دونوں میں مذکورہ بالا

﴿ نعمت کبریٰ علی العالمین ﴾

اقوال کا ذکر نہیں ہے۔

تو اس اعتراض میں بھی کوئی قابل قدر یا حیران کن بات نہیں ہے، شیخ ابن حجر کی نے تلخیص کی ابتداء میں ”النعمة الكبرى على العالم“ کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ میں اسے ایک مختصر مجلس میں پڑھے جانے کے لئے تلخیص کا جامہ پہنارہا ہوں۔ لہذا ممکن ہے کہ اسی مقصد کے پیش نظر صرف اہم اور خاص عنوانات کا انتخاب فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ نئے عنوانات بھی اس میں شامل کر کے ایک مختصر تلخیص تیار کی ہو جو کہ نسب، رضاعت، معجزات، خصائص وغیرہ پر مشتمل تھی۔

اسی طرح علامہ نبہانی نے بھی چند مخصوص اقتباسات ہی درج کئے ہیں من و عن تو وہ اپنی کتاب ”جواہر البحار“ میں درج ہی نہیں کرتے جیسا کہ انہوں نے اس بات کی مقدمہ میں وضاحت کر دی ہے کہ میں صرف نکات مخصوصہ کو ہی بیان کروں گا اگر وہ اسی طرح پوری پوری کتابوں کو درج کرنے لگتے تو پھر اس کی ضخامت کا آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

بہر حال ہم آخر میں اتنی گزارش کرتے ہیں کہ دلائل و قرائن تو ہم نے پیش کر دیئے ہیں جو کہ اہل علم و انصاف کے لئے ان شاء اللہ کافی و شافی ہونگے لیکن کم فہم وہٹ دھرم لوگوں کے لئے ہمارے پاس ہدایت کی دعا کے علاوہ کچھ نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔ پھر بھی جو حضرات علمی تحقیق کے پیش نظر انہیں قبول نہ کریں تو یہ ان کا حق ہے اور ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں لیکن اتنا ضرور عرض کریں گے کہ اپنی تحقیق کی بنیادیں کسی مضبوط دلائل پر استوار کریں، صرف سنی سنائی یا ایک نظر پڑھی ہوئی باتوں پر اتنے بڑے اقدام سے گریز کریں کیونکہ اس سے فائدہ مخالفین میلا د کو ہوگا۔

متنازع اقوال کی تائید میں ایک مستند حوالہ

آج تک کتاب ہذا کے مندرجات پر بالعموم اور خلفائے راشدین کے اقوال پر بالخصوص یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ اقوال موضوع ہیں اس لیے ان کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ایسے اقوال و آثار کا وجود ماقبل کسی بھی کتاب میں نہیں ملتا بلکہ یہ خالص اسی کتاب میں سے ہی پائے جاتے ہیں، اس اعتراض کے خیالی وزن کے تحت اگرچہ بہت سے افراد اپنی رفعت خیال کو بام عروج پر نہیں لے جاسکے لیکن ”جاء الحق وذهب الباطل“ کے مصداق اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں راقم الحروف کو ایک نہایت ہی واضح اور دندان شکن حوالے تک رسائی و معرفت عطا فرمائی۔

حال ہی میں شیخ الاسلام فقیہ امام محمد عابد سندی انصاری مدنی علیہ الرحمہ کی ایک کتاب ”الرسائل الخمس“ چھپی ہے جو کہ دراصل آپ کے تحریر کردہ پانچ عربی رسائل کا مجموعہ ہے، اس پر تحقیق و تخریج کے فرائض شیخ الحدیث محمد جان نعیمی نے ادا فرمائے ہیں اور راقم الحروف نے پہلی بار اس کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جسے مکتبہ غوثیہ کراچی نے شائع کیا ہے۔

اس میں ایک رسالہ بنام ”حکم اطعام الطعام فی مناسبات الفرح أو الترح“ بھی شامل ہے، اس میں امام عابد سندی انصاری علیہ الرحمہ نے اپنے دادا حضرت امام حافظ محمد مراد انصاری المشہور ”القاضی الواعظ“ کے فتاویٰ سے ایک حوالہ نقل کیا ہے (مفتی محمد جان نعیمی کو یہ فتاویٰ نہیں ملا اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی معلومات حاصل ہو سکیں تھیں تو انہوں نے اس حوالے کو ذکر کرنے کے بعد مطلع نہ ہونے کا عذر کر دیا لیکن ہمیں تلاش کے بعد اس کا سراغ مل گیا کہ یہ فتاویٰ مسجد مدینہ منورہ کی مرکزی لائبریری میں محفوظ ہے جس کے ایک صفحہ کا عکس ہم نے انٹرنیٹ پر بھی دیکھا تھا اور اس کے حصول کے لیے مفتی صاحب کو پیغام بھی بھیجا تھا لیکن شاید ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی اور اگر ہوئی

نعمت کبریٰ ﷺ

بھی تو ہمیں علم نہیں، باقی ہمارے بس میں وہاں جانا اور اسے حاصل کرنا نہیں اور جو جاتے رہتے ہیں اور حاصل بھی کر سکتے ہیں ان کی ترجیحات میں کتابیں ہی نہیں، ہمارے یہاں تو یہ حال ہے کہ زیارتیں سال بھر کروالو ہر بار تیار لیکن اگر اسی صاحب مزار شریف سے متعلق کسی کتاب کا کہہ دو جو کہ عام بازار میں وہاں دستیاب بھی تو ان زائرین صاحب ثروت پر بھی قبض کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے لہذا اگر کوئی صاحب حاصل کر سکے اور پھر دوسروں کو دینے کی ہمت بھی ہو تو زہد نصیب، ورنہ اسے وہیں رہنا زیادہ مناسب ہے) بہر کیف ہم ذیل میں من وعن متعلقہ مقام کو نقل کر رہے ہیں:

۱- ”یَوْمَ مَوْلِدِهِ ﷺ ذَبَحَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ مِائَةَ نَاقَةٍ وَتَصَدَّقَ بِهَا“

ترجمہ: میلاد النبی ﷺ کے دن حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ ذبح کر کے صدقہ کیے۔

۲- ”تَصَدَّقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ بِثَلَاثَةِ أَقْرَاصٍ مِنْ شَعِيرٍ“

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (میلاد النبی ﷺ کے دن) تین بڑے برتن گندم سے بھر کر صدقہ کیے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا دونوں عبارات کو بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ ان میں بھی حضرات صحابہ اور بالخصوص سیدنا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا میلاد النبی کے حوالے سے طرز عمل عیاں ہے، اب آپ خود ہی فیصلے کر لیں کہ وہ اقوال جو کتاب مستطاب ”النعمۃ الکبریٰ“ میں درج ہیں کہاں تک موضوع کہلانے کے مستحق ہیں؟

مذکورہ بالا تائیدی حوالہ جات و عبارات کو دیکھتے ہوئے اب تو انصاف پسند معترضین کو اپنے رویے سے باز آ جانا چاہیے کیونکہ ہم نے ”النعمۃ الکبریٰ“ کے علاوہ سے انہی اقوال کی مثل پیش کر دیے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

النعمۃ الکبریٰ کے خلاف سازشوں کا خلاصہ

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اس کتاب کے مندرجات کے ذریعہ سے منکرین میلاد کا ناطقہ بند کر دیا ہے لہذا وہ اب مجبور ہو گئے کہ آخر کیا کریں، اگر اسے مانتے ہیں تو بھی طعن و تشنیع کا شکار ہوں گے اور مطلقاً انکار بھی نہیں کر سکتے اس لئے انہوں نے کچھ عرصہ قبل یہ راہ نکالی اور لوگوں میں اسے عام کرنا شروع کر دیا، ماننے کی صورت میں تو وہ پھنس جاتے کہ آج تم ہر بات میں حریمین کے علماء کو مدد بنا تے ہو لیکن ذرا 450 سال پیچھے تو دیکھو کہ اس وقت کے امام مفتی اعظم مکہ شیخ الاسلام ابن حجر مکی اور اس زمانے کے دیگر لوگ کن عقائد و معمولات پر کار بند تھے نیز اب کے علمائے حریمین اور اس وقت (450 سال پہلے) کے علمائے حریمین کا فرق دیکھ لو۔ لہذا یہ منکرین میلاد کی ایک بہت بڑی سازش ہے، جس سے کچھ اہل علم بھی متاثر ہو گئے ہیں اللہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

ایک بہت بڑے مناظر اسلام سے ایک مرتبہ میری اسی کتاب کے حوالے سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے بھی اپنے تحفظات بیان فرمائے اور فرمایا کہ دیگر مستند کتب میلاد کی جانب توجہ کی جائے، میں نے عرض کی اگر مستند ہی کی بات ہے تو شیخ ابن حجر مکی سے زیادہ بھلا کون اس کا حق دار ہے اور اگر آپ اس کتاب سے اعراض کی بات کر رہے ہیں تو یہی تو منکرین میلاد چاہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ اہل سنت کی ایسی کتابیں و عبارات غائب کرتے چلے جائیں اگر ہم اس کا دفاع نہیں کریں گے تو پھر کون کرے گا۔؟

یہی اقوال ہماری اساس نہیں ہے

اور یہاں یہ بات بھی عرض کر دوں کہ ”النعمۃ الکبریٰ“ کے مندرجات یا اس میں مذکورہ اقوال ہی ہمارے لئے دلیل نہیں ہیں کہ اگر یہ نہ ہوں تو ہمارے پاس کچھ باقی نہ رہے کیونکہ اصل میلاد اور اس پر خوشیاں منانا قرآن و سنت سے ثابت ہے اور ایسے اقوال تو فقط ہمارے ”تائیدی دلائل“ میں سے ایک ہیں اور اس بات کو خوب ذہن نشین کر لیں تاکہ گفتگو کا حاصل واضح ہو کر ذہن نشین ہو جائے۔

نیز اپنوں کے لئے ایک نہایت اہم بات بیان کر دوں کہ مکتبہ قادریہ سیالکوٹ سے 1398ھ میں) سالک فضلی صاحب کا جو ترجمہ شائع ہوا تھا اس پر حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات قادری، شیخ الحدیث مناظر اسلام علامہ ضیاء اللہ قادری اور علامہ غلام رسول سعیدی کے اسمائے گرامی تحریر ہیں۔

اس ترجمہ کے محرک اصلی حکیم صاحب تھے اور ناشر مناظر اسلام ضیاء اللہ قادری صاحب نیز بقیہ اکابرین نے اسے حرف بحرف سنا اور مہر تصدیق ثبت فرمائی تھی (البتہ واضح رہے کہ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اپنے موقف سے رجوع کر چکے ہیں جیسا کہ آج سے کچھ سال پہلے میرے رابطہ کرنے پر انہوں نے اپنے شاگرد رشید مفتی اسماعیل نوارنی کی وساطت سے مجھ فون پر مطلع فرمایا تھا)، اب میرا سوال یہ ہے: کیا ان اکابرین کے سامنے یہ اقوال نہیں تھے، کیا انہیں روایت و درایت کے اصول و قوانین معلوم نہیں تھے، کیا انہوں نے جان بوجھ کر ایسی جعلی کتاب کی تا صرف تصدیق کی بلکہ اسے شائع بھی کیا۔؟

یقیناً یہ تمام اکابرین علم و فضل کے بلند پایہ مینار ہیں اور مسلک حق کی حقانیت ان کی خدمات سے روشن ہیں، ان کا اس کتاب کو درست سمجھتے ہوئے ترجمہ کروا کر شائع کرانا،

نعمت کبریٰ ﷺ

اس کے صحیح اور حق ہونے کی واضح دلیل ہے، اب جو مانتا ہے اسے مبارک اور جو نہیں مانتا اسے اپنے عمل کا حساب خود دینا ہے، ہم نے اپنے علم و تحقیق کو حتی الامکان آپ کے سامنے پیش کر دیا اور حقیقت حال اور نقصان و کمال کو وہی بہتر جانتا ہے، میں اسی کے فضل سے ہدایت کا طالب ہوں۔

تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد خیر الانام

شیخ الاسلام امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی مولد النبی ﷺ کے حوالے سے ایک نفیس کتاب ہے، ایضاً المکنون فی ذیل علی کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۱۲۱، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت میں شیخ اسماعیل پاشا نے اس نام سے شیخ ابن حجر مکی کی کتاب کا ذکر کیا ہے، بہت تلاش و بسیار کے باوجود ہمیں اس کے کسی مطبوعہ یا مخطوط نسخے کا پتہ نہیں مل سکا اس کا فقط تذکرہ ملتا ہے۔

مولد النبی ﷺ أو اختصار النعمة الكبرى

یہ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر مختصر مگر جامع تحریر ہے اور دراصل یہ آپ کی کتاب "النعمة الكبرى علی العالم فی مولد سید ولد آدم" کی تلخیص مع مفید افاضات ہے جسے خود آپ نے تیار کیا تھا، اس کا سب سے پہلا مطبوعہ نسخہ غالباً "دار الصحابة للتراث بطنطا" کا ہے جو کہ ۱۹۹۰ء میں ابوالفضل الحوینی الاثری کی تعلیقات کے ساتھ شائع ہوا، اس کے کل صفحات کی تعداد مع مقدمہ "۶۳" ہے، "طنطا" ہی وہ علاقہ ہے جہاں سے شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے شیخ عارف باللہ بدوی علیہ الرحمہ کے مدرسہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔

اس کتاب کے مختلف مخطوط ملتے ہیں، ہمارے پاس اس کے تین الگ الگ مخطوط موجود ہیں، مولد النبی ﷺ کے عنوان سے "شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب" میں ۶۳۶۹

وفات پر ملال

کے تحت ۱۸ صفحات پر مشتمل مخطوط موجود ہے جس پر ۱۱۸۶ھ کی تاریخ درج ہے۔ اس کے علاوہ ”جامعہ ٹوکیو“ جاپان کا بھی ایک مخطوط موجود ہے اس کے کل صفحات کی تعداد چھوٹے سائز پر ۳۱ ہے نیز تیسرا مخطوط بھی ”شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب“ کا ہی ہے، اس کے ناقل کا نام ”سعید بن حسن“ ہے اس کے کل صفحات کی تعداد چھوٹے سائز پر ۲۹ ہے، یہ رقم ۶۰۰۳ پر موجود ہے ان تمام مذکورہ بالا مخطوطات کے عکس راقم کے پاس محفوظ ہیں۔

اس مولد انبئی ﷺ کی کئی مختصر شروحات بھی لکھی گئیں ہیں، ان میں ایک مختصر حاشیہ و شرح شیخ محمد ابن یوسف بن ابراہیم بن علی المعروف محمد قش الترکی، کی ہے جو غیر مطبوعہ ہے، اس کا مخطوط راقم کے پاس موجود ہے کل صفحات کی تعداد بڑے سائز کے صفحات پر ۶۰ ہے، رسم الخط بہت باریک ہے ”الاعلام“ اور ”معجم المؤلفین“ میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ دوسری شرح ”بہجة الفکر علی مولد ابن حجر“ کے نام سے ملتی ہے، اسے شیخ محمد بن احمد بن علی دمیاطی نے لکھا ہے، یہ بھی غیر مطبوعہ ہے، اس کا عکس مخطوط راقم کے پاس موجود ہے، کل صفحات درمیانے سائز کے ۶۲ ہے، تاریخ نقل ۱۳۰۸، درج ہے، یہ مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔ اس تلخیص کی ایک عربی شرح خاتم الفقہاء علامہ شامی کے بھتیجے علامہ شیخ احمد عابدین شامی نے لکھی جس کا نام ”نثر الدر علی مولد ابن حجر“ ہے اکثر علماء نے اس شرح کو اصل النعمۃ الکبریٰ کی شرح سمجھ لیا ہے جو کہ سنگین غلطی ہے، دراصل یہ النعمۃ الکبریٰ کی تلخیص کی شرح ہے، اس شرح کے متعدد اقتباسات علامہ نبہانی نے جواہر البحار اور حجۃ اللہ علی العالمین میں نقل کئے ہیں۔

نیز اس کے علاوہ بھی اس مختصر کے کئی حواشی لکھے گئے ہیں جن کا ذکر یہاں طوالت کا باعث ہے ہم اسی قدر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

”نفائس الدرر فی ترجمہ شیخ الاسلام ابن حجر“ مخطوط میں شیخ ابن حجر مکی کے شاگرد علامہ ابی بکر بن محمد سیفی لکھتے ہیں:

رجب المرجب، 974ھ کی ابتداء میں آپ علیل ہو گئے اور درس و تدریس ترک فرمادی، 21 رجب المرجب بروز ہفتہ اپنے احباب کو بلا کر وصیت فرمائی، اور 23 رجب المرجب بروز پیر چاشت کے وقت اس دار فانی سے رحلت فرما کر واصل بحق ہوئے۔

آپ کے جنازہ مبارک پر خلق خدا کا ایک ہجوم جمع ہو گیا اور لوگ آپ کے جنازہ کو اٹھا کر برکت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کر رہے تھے، اس روز مکہ مکرمہ کی ہر آنکھ اشکبار تھی، گھروں سے پردہ نشین عورتوں کے رونے کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے جس جگہ لٹکایا گیا تھا اسی جگہ کے قریب آپ کو جنت المعلیٰ (میں طبرین کے احاطہ) میں دفن کیا گیا۔

”آسماں ان کی لحد پر شبہم افشانی کرے“

نوٹ: شذرات الذهب، اللکواکب السائرة، اور البدر الطالع وغیرہ کتب میں سن وصال 973ھ لکھا ہوا ہے، اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ کا وصال مکہ مکرمہ میں 973ھ میں ہوا تھا لیکن دمشق میں اس بات کی خبر بعد میں 974ھ میں پہنچی، لہذا اصل 973ھ ہی ہے، لیکن یہ توجیہ درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس توجیہ کا مدار اللکواکب السائرة پر ہے حالانکہ اس مقام پر خود اللکواکب السائرة کی عبارت میں اختلاف ہے، جب کہ اکثر مؤرخین دائرہ کرام نے 974ھ کو ہی ترجیح دی ہے بلکہ شیخ ابن حجر مکی کے شاگرد شیخ ابوبکر بن محمد المعروف سیفی نے اپنی کتاب ”نفائس الدرر“ مخطوط میں بھی 974ھ ہی کو بیان کیا ہے اور انہوں نے تو مزید دن اور وقت کی بھی تعیین کر دی ہے اور شیخ سیفی غالباً شیخ ابن

نعمت کبریٰ ﷺ

حجرت کی کے وصال کے وقت مکہ مکرمہ میں حاضر بھی تھے اسی لیے جنازہ کا چشم دید حال بھی مفصلاً لکھا ہے جب کہ ایسی تفصیلات ان کے علاوہ کسی اور نے بیان نہیں کی اس لیے 974ھ کا قول قرین صواب معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بظاہر یہ چند سطریں ہیں لیکن اس کی تلاش میں جو محنت ہمیں اٹھانی پڑی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور میں اسی سے جزاء کا طالب ہوں۔

مفتی ابو محمد اعجاز احمد رحمۃ اللہ علیہ

غفرلہ ولوالدیہ

12-05-2011 / جمادی الثانی، 1432ھ

بروز جمعرات، قبل نماز عصر

ماخذ و مراجع

اس مقدمے کی تصنیف میں ہم نے درج ذیل کتب سے استفادہ کیا ہے۔

- ۱ اخبار الاخبار فارسی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی
- ۲ الاعلام، شیخ خیرالدین زرکلی
- ۳ الاعلام (ترجمہ الخواطر)، عبدالحی لکھنوی
- ۴ الضوء اللامع، امام شمس الدین سخاوی
- ۵ الکواکب السائرة، شیخ نجم الدین محمد بن محمد الغزالی
- ۶ البدر الطالع، علامہ شوکانی
- ۷ النور السافر، شیخ عبدالقادر عیدروس
- ۸ سفینۃ الاولیاء، شہزادہ داراشکوہ قادری
- ۹ شذرات الذهب، لابن العماد حنبلی دمشقی
- ۱۰ شواہد الحق، امام یوسف بن اسماعیل مہبانی
- ۱۱ فہرس النہارس، علامہ عبدالحی کتانی
- ۱۲ معجم المؤلفین، عمر رضا کمال
- ۱۳ نفائس الدرر فی ترجمۃ ابن حجر، لابی بکر بن محمد سیفی
- ۱۴ ہدیۃ العارفین، اسماعیل باشا بغدادی
- ۱۵ آراء ابن حجر لکھنوی، محمد بن عبدالعزیز الشالیح
- ۱۶ ابن حجر لکھنوی، استاذ عبدالعزیز الجزار
- نوریہ رضویہ کمپنی، لاہور
- دارالعلم للملایین، بیروت
- دار ابن حزم، بیروت
- دار البجیل، بیروت
- دار الکتب العلمیہ، بیروت
- دار الکتب العلمیہ، بیروت
- دار صادر، بیروت
- نقیس اکیڈمی، کراچی
- دار ابن کثیر، بیروت
- حامد اینڈ کمپنی، لاہور
- دار الغرب الاسلامی، بیروت
- مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
- مخطوطہ، شاہ سعود یونیورسٹی
- دار احیاء التراث العربی، بیروت
- مکتبہ دار المنہاج، ریاض
- وزارۃ الاوقاف، قاہرہ، ۱۴۰۱ھ

نعمت کبریٰ ﷺ

الصدر لله الذي نور و قوی لهذه الامة الضعيفة بوجود محمد
سيد المرسلين ، الذي البسه الله تاج النبوة و جعله نبي الانبياء
و آدم منجدل منسدم في الطين اصطفاه حبيباً طيباً خصوصاً
من بين هذا العموم أجمعين و قال ربنا تبارك و تعالی و هو
أصدق القائلين.

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ : (سوره الانبياء، آیت ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لیے۔

اللہ جل جلالہ نے گذشتہ تمام آسمانی کتابیں، جنہیں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام
پر نازل فرمایا تھا وہ حضور نبی کریم ﷺ کی آمد و بشارت کے بیان سے منور و روشن ہیں اور وہ
صریح و واضح طور سے اس رسول معظم کی بعثت کی خوشخبری سناتی ہیں جن کا نام مبارک ”احمد“
ﷺ ہوگا اور ان کتب الہیہ میں جن انبیاء و مرسلین کے فضائل بیان ہوئے ہیں ان تمام انبیاء
کرام علیہم السلام پر حضور نبی کریم ﷺ کی افضلیت کے بارے میں اشارے بیان کرتی ہیں
لیکن ان اشارات کو کما حقہ اپنانے کا فریضہ سوائے امت محمدیہ ﷺ کے کسی امت نے ادا نہیں
کیا۔ چنانچہ غافلین پر زجر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

أَنِّي لَهُمُ الذَّكُورَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ : (سوره الدخان، آیت ۱۳)

ترجمہ: کہاں سے ہوا انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان

فرمانے والا رسول تشریف لا چکا۔

﴿ نعت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

عرش اعلیٰ کے فرشتے حضور نبی کریم ﷺ کے مبلغ علم کے بارے میں گفتگو کرتے رہے مگر انہیں غایت و منتہائے علم کا پتہ نہ چل سکا اور انبیائے کرام علیہم السلام بھی حضور نبی کریم ﷺ کے مقام و عظمت کو نہ پاسکے کیوں کہ آپ ﷺ ہی جو آدم علیہ السلام کا راز اور دعائے ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا مبارک کو قرآن پاک میں یوں بیان فرماتا ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ .

ترجمہ: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔
(سورۃ البقرہ، آیت ۱۲۹)

اللہ جل جلالہ نے کفار و ظالمین کے الزامات سے حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات کو خود مبرا و منزہ فرمایا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ : (سورۃ تکویر، آیت ۲۲)

ترجمہ: اور تمہارے صاحب مجنون نہیں۔

پھر ایک اور مقام پر قرآن کریم میں حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کی قسم یاد فرمائی۔

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ : (سورۃ الحجر، آیت ۷۲)

ترجمہ: اے محبوب تمہاری جان کی قسم، بے شک وہ اپنے فتنہ میں بھٹک رہے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ اگرچہ ظاہر اُسب سے آخر میں جلوہ فرما ہوئے مگر آپ کی آمد کی یہ شان تھی کہ آپ کے آنے سے سابقہ تمام شریعتیں و ادیان منسوخ ہو گئے اور سب سے آخر میں تشریف لانا آپ ﷺ کی بعثت کے اعتبار سے ہے وگرنہ حقیقت کے اعتبار سے آپ ہی سب سے اول ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

﴿ نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورَ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ.

ترجمہ: اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔

بائیں وجہ میثاق مبارک میں بقیہ تمام نبیوں سے حضور نبی کریم ﷺ کے ذکر کو مقدم

رکھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

(سورۃ الاحزاب، آیت ۷)

وَعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ .

ترجمہ: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور

ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے۔

اور حضور نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات کو تمام موجودات کا منبع اور عارفین کا محور و

مرکز بنایا، نیز شان رسول پر متنبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ .

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں

(سورۃ الاحزاب، آیت ۴۰)

میں پچھلے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ذات ہی کائنات کا راز حقیقی اور اہل سیادت کے لیے فخر کا

تاج ہے، جن کی تعظیم و تکریم کو اللہ جل جلالہ نے اہل ایمان کے لیے سکون قلب و جاں بتایا

ہے یعنی ہر معاملے میں حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم و توقیر سب سے مقدم ہو اسی لیے اللہ جل

جلالہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا: (سورۃ نساء، آیت ۶۵)

ترجمہ: تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے

﴿ نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

یہ حبیب معظم ﷺ گنہگاروں کا وسیلہ ہیں اسی لیے اللہ جل جلالہ نے واضح طور سے قرآن پاک میں اس بات کو بیان فرمادیا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا: (سورہ نساء، آیت ۶۴)

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے خطا کاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اے اللہ جل جلالہ کے حبیب ﷺ! آپ کی ذات مبارک ہی وہ ذات ہے جس نے اللہ جل شانہ سے اس شان کی ملاقات فرمائی کہ قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ کے منصب جلیل پر فائز ہوئے اور جس طرح اللہ جل جلالہ نے ارادہ فرمایا اس کی تجلیات اور انوار سے اسی طرح فیضیاب ہوئے اور اس شان و حال سے کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ اور اس لمحے تو آپ ﷺ کی شان مزید دو بالا ہوگی جب کہ وعدہ الہی پورا ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔

تو کیا ایسے وقت مبارک میں اپنے ان غلاموں و ثنا خوانوں کو بھول جائیں گے جن کے قلوب و اذہان آپ ﷺ کے عشق و صحبت سے لبریز رہیں ہیں اور آپ ﷺ ہر حالت، ہر وقت، اللہ جل جلالہ کے کرم و فیض سے سرفراز ہیں اور یہ اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک کہ آپ ﷺ کو مقام محمود کے منصب جلیل پر فائز نہیں کر دیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

نعمت کبریٰ ﷺ

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا: (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۷۹)

ترجمہ: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

اللہ جل جلالہ آپ ﷺ کو اور زیادہ عروج و بلندی نصیب فرمائے یہاں تک کہ آپ ﷺ راضی ہو جائیں، بیشک آپ ﷺ نے پیغام رسالت پہنچا دیا، حق امانت ادا کیا، امت کی خیر خواہی فرمائی اور ان سے حزن و ملال کو دور کر دیا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے آپ ﷺ کو امت مرحومہ کے لیے شفیق و مہربان باپ سے بھی زیادہ رحم دل بنایا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ . (سورہ توبہ، آیت ۱۲۸-۱۲۹)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا حَتَّىٰ تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمًا

ترجمہ: حضور ﷺ پر کثرت سے درود و سلام پڑھو تا کہ اس کی برکت سے جنت نعیم

میں جگہ نصیب ہو۔

يَا أُمَّةً بِنَيْبِهَا مُتَفَضِّلَةً

- يَا أُمَّةً بِنَيْبِهَا مُتَفَضِّلَةً ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الْأَوَّلَةِ
 أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ بِالْقُطُوفِ الدَّائِيَةِ ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الثَّانِيَةِ
 أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ بِالْعُلُومِ مُتَوَارِثَةٍ ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الثَّلَاثَةِ
 اجْعَلْ صَلَاتِكَ عَلَى النَّبِيِّ مُتَابِعَةً ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الرَّابِعَةِ
 يَا مَنْ تَوَرَّقَ لَهُ الْغُصُونُ الْيَابِسَةُ ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الْخَامِسَةِ
 كُلُّ الْعُلُومِ مِنَ الْحَبِيبِ دَارِسَةٌ ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي السَّادِسَةِ
 الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ الْأَصَابِعِ نَابِعَةٌ ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي السَّابِعَةِ
 جَاءَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُبَشِّرُ آمِنَةً ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الثَّامِنَةِ
 وَهُوَ الَّذِي فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ قَدْ سَعَى ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي التَّاسِعَةِ
 أَنْوَارُ مُحَمَّدٍ فِي جَبِينِهِ نَاشِرَةٌ ☆ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الْعَاشِرَةِ

اے امت محمدی! تم اپنے نبی کے باعث ہی افضل ہو

۱۔ اے امت محمدی! تم اپنے نبی کے باعث ہی افضل ہو، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر پہلی مرتبہ
 صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

۲۔ امت محمدی کو جنتی پھل ملیں گے، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر دوسری مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

۳۔ امت محمدی، علوم (و فیضانِ نبوت) کی وارث ہے، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر تیسری مرتبہ
 صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

نعمت کبریٰ ﷺ

۴۔ حضور نبی کریم ﷺ پر تمہیں کثرت سے درود پڑھنا چاہیے، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر چوتھی مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

۵۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات نے خشک ڈالیوں کو سرسبز کر دیا، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر پانچویں مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

۶۔ حضور نبی کریم ﷺ سے ہی تمام علوم حاصل ہوئے ہیں، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر چھٹی مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

۷۔ حضور نبی کریم ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر ساتویں مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

۸۔ حضور نبی کریم ﷺ حضرت بی بی آمنہ کو بشارت دیتے ہوئے آئے، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر آٹھویں مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

۹۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات معراج کی شب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تشریف لے گئی، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر نویں مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

۱۰۔ حضور نبی کریم ﷺ کی جبین مبارک سے انوار نبوت چمکتے تھے، لہذا حضور نبی کریم ﷺ پر دسویں مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

جَنَّتْ بِهَا لَنَا جَنَّتْ بِهَا لَنَا جَنَّتْ بِهَا لَنَا

نعت کبریٰ ﷺ

فضائل میلاد النبی ﷺ

۱۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

”جس کسی نے میلاد النبی ﷺ پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔“

۲۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

”جس نے میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کیا۔“

۳۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

”جس نے میلاد النبی ﷺ پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا تو گویا وہ جنگ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔“

۴۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

”جس شخص نے میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کی اور میلاد شریف پڑھنے کا سبب بنا (یعنی میلاد شریف کی محفل سجائی) تو ایسا شخص دنیا سے با ایمان جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔“

۵۔ حضرت سیدنا حسن بصری تابعی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

”مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اس کو میلاد النبی ﷺ پڑھنے پر خرچ کر دوں۔“

۶۔ حضرت سیدنا جنید بغدادی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں

”جو شخص میلاد النبی ﷺ کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم و توقیر کی تو وہ شخص ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا (یعنی خاتمہ بالا ایمان ہوگا)۔“

نعمت کبریٰ ﷺ

۷۔ حضرت سیدنا معروف کرخی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں

”جس نے میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں کھانے کا اہتمام کیا، دوست و احباب کو بلایا، چراغاں کیا، نئے کپڑے زیب تن کیے، خوشبو سلگائی، عطر لگایا اور یہ سب کام میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کے لیے کیے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بروز قیامت انبیائے کرام کے پہلے مقدّم گروہ کے ساتھ اٹھائے گا اور یہ شخص اعلیٰ علیین میں ہوگا۔“

۸۔ وحید العصر، فرید الدھر حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں

”جس شخص نے بھی نمک، گیہوں، یا ایسے ہی کھانے کی کسی اور چیز پر حضور اکرم ﷺ کا میلاد شریف پڑھا تو اس میں اور ہر اس چیز میں برکت ہوگی جو اس کھانے میں ملا جائے اور یہ کھانا اس وقت تک بے چین و بے قرار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والے کی مغفرت نہ کر دے۔“

اور اگرچہ حضور اکرم ﷺ کا میلاد مبارک پانی پر ہی پڑھا جائے تو جو شخص بھی اس پانی سے پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ہزار نور و رحمتیں بھر دے گا اور ہزار کینے والے بیماریوں کو نکال دے گا اور جس دن تمام دل مردہ ہو جائیں گے تو اس کا دل پھر بھی زندہ ہے گا، جس نے میلاد مبارک کو درہم و دینار پر پڑھا اور پھر ان میں دوسرے مال (دینار وغیرہ) کو بھی ملا دیا تو ان میں بھی برکت ہو جائے گی اور محفل میلاد النبی ﷺ منانے و منعقد کرنے والا نبی کریم ﷺ کی برکت سے کبھی بھی محتاج و تنگ دست نہ ہوگا۔“

۹۔ حضرت سیدنا امام شافعی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں

”جس نے میلاد النبی ﷺ کے لیے دوست و احباب کو دعوت دی، کھانے کا اہتمام کیا، مکان کو خالی کیا (محفل کے انعقاد کے لیے) اور نیکی و بھلائی کے کام کیے تو اللہ تعالیٰ قیامت اس کو صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنت نعیم میں ہوگا۔“

نعمت کبریٰ ﷺ

۱۰۔ حضرت سیدنا سری سقطی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں

جس شخص نے کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کیا جہاں میلاد شریف پڑھا جائے تو اس شخص نے گویا جنت کے باغوں میں سے ایک جنتی باغ کا ارادہ کیا کیوں کہ اس نے نبی مکرم ﷺ کی محبت ہی کی وجہ سے اس جگہ جانے کا ارادہ کیا۔ اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: جس نے مجھ سے محبت کی، جنت میں وہ میرے ساتھ ہوگا۔

۱۱۔ حضرت سلطان العارفين سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی قدس اللہ سرہ اپنی کتاب الوسائل فی شرح المسائل میں ارشاد فرماتے ہیں

”کوئی گھر، مسجد، یا محلہ ایسا نہیں کہ جس میں نبی محترم ﷺ کا میلاد مبارک پڑھا جائے مگر یہ کہ فرشتے اس گھر، مسجد یا محلے کو اپنے نورانی پروں سے گھیر لیتے ہیں اور اس محفل والوں کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان کو ان لیے وسیع و کشادہ فرماتا ہے اور سرداران ملائکہ جن کے گلوں میں نورانی ہار ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام یہ بھی میلاد مبارک کے پڑھنے والے کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں۔“

۱۲۔ علمائے اسلام ارشاد فرماتے ہیں

”جس نے اپنے گھر میں حضور نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد شریف منعقد کی تو فرشتے اس مکان کو سال بھر کے لیے اس دن تک گھیرے رہتے ہیں جس دن کہ حضور ﷺ کی میلاد شریف کی محفل اس گھر میں ہوئی تھی۔“

اسی طرح مزید ارشاد فرمایا:

”جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس گھر سے اور گھر والوں

﴿ نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

سے قحط و وباء، آتش زنی و غرقابی، آفات و بلیات، بغض و حسد، نگاہ بد اور چوروں کے خطرات کو دور کر دیتا ہے اور جب یہ شخص مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر منکر نکیر کے جواب کو آسان کر دیتا ہے اور وہ قادرِ مطلق اور مالکِ حقیقی کے ہاں مقامِ صدق میں ہوتا ہے۔

جو شخص میلادِ انبیاء کی تعظیم کرتا ہو تو اس شخص کے لیے اتنا ہی بیان کافی ہے۔ اور جو حضور اکرم ﷺ کی میلاد شریف کی تعظیم نہیں کرتا تو اگر حضور ﷺ کی مدح و ثنا میں تمام دنیا بھردی جائے تو بھی اس کے دل میں نبی مکرم ﷺ کی محبت موجزن نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان لوگوں میں شامل فرمائے جو حضور مکرم ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے مقام و مرتبے سے واقف ہیں اور حضور ﷺ کے خاص محبین اور غلاموں میں شامل فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَضَمَّ بِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا حَتَّى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمًا

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھو تاکہ اس کی برکت سے جنتِ نعیم میں جگہ نصیب ہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَنَا

لِي نَبِيٍّ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ يَا مَوْلَايَ

- لِي نَبِيٍّ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ يَا مَوْلَايَ ☆ لَمْ يَزَلْ فَضْلُهُ عَلَيْنَا
هُوَ نَبِيٌّ هُوَ شَفِيعِي يَا مَوْلَايَ ☆ غَدًا مِنْ نَارِ الْقَوِيَا
نُورُ الْبَهِيِّ مِنَ الشَّمْسِ يَا مَوْلَايَ ☆ خَصَّاهُ رَبُّ الْبَرِيَا
أَنْطَقَ النَّخْلَ بِفَضْلِهِ يَا مَوْلَايَ ☆ وَلَهُ وَجْهَةٌ مُضِيَا
قَدَّرَقِي فَوْقَ السَّمَاءِ يَا مَوْلَايَ ☆ وَارْتَقَى سَبْعًا عَلِيَا
نَبَعَ الْمَاءَ مِنْ كَفِّهِ يَا مَوْلَايَ ☆ وَسَقَى الْجَيْشَ الرَّحْمِيَا
أَنْفَهُ أَقْنَى كَسِيفٍ يَا مَوْلَايَ ☆ وَالْحَوَاجِبُ أَنْوَرِيَا
خَدَّهُ كَالْوَرْدِ الْأَحْمَرِ يَا مَوْلَايَ ☆ وَالسَّيُّونُ الْأَكْحَلِيَا
شَعْرُهُ أَدْعَجُ مُسَلْسٍ يَا مَوْلَايَ ☆ شِبْهَهُ لَيْلُ اغْتَمِيَا
فَمُّهُ ضَيْقُ صَغِيرٍ يَا مَوْلَايَ ☆ شِبْهَهُ خَاتَمُ جَفْفَرِيَا
جِسْمُهُ أَيْضُ مُنَعِمٍ يَا مَوْلَايَ ☆ شِبْهَهُ فِضَّةُ أَحْجَرِيَا
عَنْكَبُوتُ عَشَشٍ وَخِيَمٍ يَا مَوْلَايَ ☆ مِنْ كُفُورِ الْجَاهِلِيَا
زَادَ شَوْقِي لِحَبِيبِي يَا مَوْلَايَ ☆ وَكَوَانِي الْهَجْرَ كِيَا
فَارَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ يَا مَوْلَايَ ☆ بِالرَّضَا وَالْجَنِّيَا
وَأَرْضَ عَنْ أَصْحَابِهِ جَمْعًا يَا مَوْلَايَ ☆ عَلَسِي رَغَمَ الرَّافِضِيَا

اے میرے رب! میرے نبی کا نام مبارک محمد ہے

- ۱۔ اے میرے رب! میرے نبی کا نام مبارک محمد ﷺ ہے، ان کا فضل ہمیشہ ہم پر قائم رکھنا۔
- ۲۔ اے میرے رب! میرے نبی کل قیامت میں بھڑکتی آگ سے بچانے کے لیے میرے شفیع ہیں۔
- ۳۔ اے میرے رب! وہ نبی سورج سے بھی زیادہ نورانیت والے ہیں، رب کائنات نے انہیں (بے مثال) خصوصیات سے نوازا ہے۔
- ۴۔ اے میرے رب! ان کے فضل سے درخت بھی گویا ہوئے، اور ان کا چہرہ آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے۔
- ۵۔ اے میرے رب! وہ (محبوب کریم ﷺ) آسمان پر تشریف لے گئے اور ساتوں آسمانوں سے بھی بلند ہو گئے۔
- ۶۔ اے میرے رب! ان کے دست اقدس سے پانی (کا چشمہ) بہا اور پیاسا لشکر سیراب ہو گیا۔
- ۷۔ اے میرے رب! ان کی بنی مبارک (ناک شریف) تلوار کی مثل بلند تھی اور ابرو مبارک چمکدار تھیں۔
- ۸۔ اے میرے رب! ان کے رخسار سرخ گلاب کے مانند تھے اور آنکھیں سرگیں تھیں۔
- ۹۔ اے میرے رب! ان کے بال مبارک الگ الگ (ریشمی) اور اندھیری رات کی مثل سیاہ تھے۔
- ۱۰۔ اے میرے رب! ان کا دہانہ اقدس جعفری انگوٹھی کی مثل چھوٹا (مگر خوبصورت) تھا۔
- ۱۱۔ اے میرے رب! ان کا جسم اقدس کان سے نکلی ہوئی چاندی کی مثل سفید اور تونا تھا۔

نعمت کبریٰ ﷺ

۱۲۔ اے میرے رب! مکڑی نے جالابن کرا نہیں جاہل کفار سے اوٹ فراہم کی۔
 ۱۳۔ اے میرے رب! میرے محبوب کے لیے میری محبت میں اضافہ فرما، فراق نے مجھے نیم جاں کر رکھا ہے۔

۱۴۔ اے میرے رب! جس نے بھی اُس (محبوب) پر ڈرود پڑھا وہ (تیری) رضا و جنت کے لیے کامیاب ہو گیا۔

۱۵۔ اے میرے رب! ان کے تمام اصحاب کرام سے راضی رہ تا کہ رافضی ذلیل و خوار ہوں۔
 حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَقَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيَسُوا الْكِرَامَةَ وَالْمَفَاتِيحَ حِينَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلِدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي يَطُوفُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لَوْلُؤُ مَنْشُورٌ. صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ.

ترجمہ: حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور جب وہ روانہ کیے جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب روکے جائیں گے تو میں ان کی شفاعت کروں گا، جب مایوس ہو جائیں گے تو میں ان کو بشارت دوں گا، کرامت و بزرگی اور جنت کی کنجیاں سب میرے ہاتھ میں ہوں گی، اولادِ آدم میں سے اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ میں معزز ہوں گا، ہزار خادمین میرا طواف کریں گے گویا کہ وہ چمکتے ہوئے اٹھ رہے ہیں یا روشنی بکھیرتے ہوئے موتی (یعنی وہ بہت حسین و جمیل ہوں گے)۔

اے اللہ نبی مکرم ﷺ پر روز قیامت تک رحمت و رضوان نازل فرما۔

نعمت کبریٰ ﷺ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِي أَسْمَاءُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِيُ
الَّذِي يَمْحُوا اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَيَّ قَدَمِي وَأَنَا
الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَأَنَا الْمُقَفَّى وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ .

ترجمہ: حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: میرے (بہت سے) نام ہیں، میں محمد ہوں (یعنی بہت زیادہ تعریف کیا گیا) احمد ہوں (یعنی بہت زیادہ حمد کرنے والا) میں مٹانے والا ہوں، اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا اور میں جمع کرنے والا ہوں میرے قدم پر سب جمع ہوں گے، میں عاقب ہوں اور عاقب اسے کہتے ہیں جو سب سے آخر میں ہو اور میں پیچھے آنے والا یعنی آخر الانبیاء ہوں، توبہ کا نبی اور رحمت کا نبی ہوں۔

صحابہ اور حسن و جمال نبوی ﷺ

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے (بلکہ میانہ قد خوبصورت تھے) سر مبارک بڑا مگر خوبصورت تھا داڑھی گھنی اور کندھے کشادہ تھے، سینہ مبارک سے ناف اقدس تک بالوں کی ایک لکیر تھی، جب چلتے تو پنچوں پر زور دیتے گویا کسی اونچی جگہ سے اتر رہے ہوں، میں نے حضور مکرم ﷺ کی مثل نہ تو پہلے کبھی دیکھا اور نہ ہی بعد میں، حضور اکرم ﷺ کے سر مبارک اور ریش مبارک میں سفید بال ہیں تک نہیں پہنچے تھے، رنگ سفید اور خوبصورت تھا، زلفیں مبارک نصف کانوں کے مقابل تھیں، چہرہ مبارک گول سفید اور سرخی مائل تھی، بینی مبارک بلند تھی پلکیں دراز اور آنکھیں سیاہ تھیں دونوں کندھوں کے مابین مہربوت تھی کیوں کہ آپ ﷺ کی ذات ہی خاتم الانبیاء ﷺ تھی۔

سب سے زیادہ سخی دل، سب سے بڑھ کر راست گو، سب سے زیادہ نرم طبع اور

﴿ نعمت کبریٰ علیہ وسلم ﴾

شریف خاندان تھے، جو شخص آپ ﷺ کو اچانک دیکھ لیتا ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو شخص پہچان کر (مانوس ہو کر) ملتا تو آپ کا گرویدہ ہو جاتا، آپ ﷺ کے حسن و جمال اور آپ کے اوصاف کو بیان کرنے والا بالآخر یہی کہتا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا حسین و جمیل نہ پہلے کبھی دیکھا نہ بعد میں۔

حضرت سیدتنا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے جوتے مبارک خود مرمت کر لیتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے گھر میں اسی طرح کام کاج کرتے جیسے تم اپنے گھروں میں کام کاج کرتے ہو۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ آئندہ کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔

حضور سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کو جن فضائل و کرامات سے مخصوص فرمایا گیا ان ان گنت کمالات میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ کیلئے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام اور جمیع مخلوقات کو پیدا کیا گیا۔
 ۲۔ حضور نبی کریم ﷺ رات کو بھوکے پیٹ آرام فرماتے مگر جب صبح بیدار ہوتے تو شکم مبارک سیر ہوتا کیوں کہ آپ ﷺ کا خالق و مالک آپ ﷺ کو (اکثر) جنت کی نعمتوں سے کھلایا کرتا تھا۔

۳۔ حضور نبی کریم ﷺ اپنی پشت مبارک کے پیچھے بھی اسی طرح ملاحظہ فرماتے تھے جس طرح کہ آپ ﷺ اپنے آگے دیکھتے تھے۔

۴۔ حضور نبی کریم ﷺ رات اور اندھیرے میں بھی دن اور اجالے کی مانند دیکھا کرتے تھے،

﴿ نعمت کبریٰ علیہ وسلم ﴾

- ۵۔ حضور نبی کریم ﷺ جب سخت پتھر پر چلتے تو قدم مبارک کے لیے پتھر نرم ہو جاتا تھا اور قدمین شریفین کے نشانوں کو اپنے اندر منقش کر لیتا۔
- ۶۔ حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے منتخب فرمایا اور بزرگی بخشی۔
- ۷۔ حضور نبی کریم ﷺ کی چشمان مقدس آرام کرتیں تھیں مگر دل مبارک نہیں سوتا تھا۔
- ۸۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار تھی۔
- ۹۔ حضور نبی کریم ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اور چاند و سورج کی روشنی میں بھی سایہ نظر نہیں آتا تھا (کیوں کہ آپ ﷺ کا سایہ ہی نہ تھا)۔
- ۱۰۔ حضور نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک اور کپڑوں پر کبھی بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔
- ۱۱۔ حضور نبی کریم ﷺ جب کہیں تشریف لے جاتے تو فرشتے بھی آپ کے ساتھ جاتے مگر ادباً و تعظیماً آپ ﷺ کے پیچھے موذبانہ چلتے تھے۔
- ۱۲۔ حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل و کرامات میں سے یہ بھی ہے کہ ہم پر لازم کیا گیا ہے کہ ان کی ذات مقدس پر ذرہ و دو سلام پڑھیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوِيِّ
الذِّي فِي السِّرِّ لَسِيْدٌ فِي سَائِرِ الْاَشْيَاءِ وَالصِّفَاتِ

يَا رَبِّ صَلِّ دَائِمًا وَسَلِّمْ عَلَيَّ الْمُكْرَمِ

يَا رَبِّ صَلِّ دَائِمًا وَسَلِّمْ عَلَيَّ الْمُكْرَمِ ☆ مَا زَمَزَمَ الْعَادِي وَمَا تَرَنَّمَ فِي لَيْلٍ أَظْلَمَ
يَا أَهْلَ نَجْدِي قَدْ طَالَ بُعْدِي وَجَدَّ وَجْدِي ☆ كُلَّمَا يَخْلُؤُوا الْعَادِ الْمُجِدَّ نَحْوَ الْمُكْرَمِ
سَيِّدُ الْخَلْقِ حَسَنُ الْخَلْقِ عَرِيبُ النُّطْقِ ☆ مَالِكُ الرِّقِّ حَبِيبُ الْحَقِّ سِرُّ الْمُطْلَسَمِ
تَشْتَاقُ رُوحِي إِلَى الْمَلِيحِ طَهَ الْفَصِيحِ ☆ عَسَىٰ بِهِ أَنْ يُرَىٰ جَرِيحِي وَ يُرَجَّلُ الْهَمِّ
أَرْجُوكَ حَسْبِي ذُخْرًا لَدُنِّي تُزِيلُ كُرْبِي ☆ يَا لَبَّ لَبِي عَلَيْكَ رَبِّي صَلِّ وَسَلِّمْ
أَزْكِي صَلَاتِي فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَّاتِ ☆ وَالخَطَرَاتِ فِي خَيْرَاتِي وَمَا تَرَنَّمَ

اے رب! حضور نبی کریم ﷺ پر دائمی صلوة و سلام نازل فرما

۱۔ اے رب! حضور نبی کریم ﷺ پر دائمی صلوة و سلام نازل فرما، جب تک کہ حدی خواں اندھیری رات میں ترنم ریز رہے۔

۲۔ اے میرے غمگسار محبوب! ہجر و فراق کی مدت طویل ہو چکی اور میری وارفتگی دو بالا ہو رہی ہے کیوں کہ قافلہ سالار تیری جانب تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے اور حدی خواں ترنم ریز ہے۔
۳۔ حضور نبی کریم ﷺ مخلوقات کے سردار، خوش اخلاق، مدلل بیان اور ہم غلاموں کے آقا، حق تعالیٰ کے حبیب اور پوشیدہ راز ہیں۔

۴۔ میری جان اس ذات پر فدا، جس کا حسن نمکین، اور گفتگو فصیح ہے، عنقریب اس ذات کی محبت میں میرے زخم ٹھیک ہو جائیں گے اور غموں کا مداوا ہو جائے گا۔

۵۔ مجھے امید واثق ہے کہ میرے گناہوں اور مصائب کے انبار کے ازالے کے لیے آپ کی ذات ہی کافی ہے اے راحت دل و جاں! اللہ تعالیٰ آپ پر صلوة و سلام نازل فرمائے۔

۶۔ میں اپنی تمام حرکات و سکنات اور خواب و خیال اور مدح و ثنا اور ترنم ریزی میں ہمہ وقت آپ پر پاکیزہ صلوة و سلام پڑھتا رہتا ہوں۔

نعمت کبریٰ ﷺ

معجزات و خصائص رسول ﷺ

بے شک حضور نبی کریم ﷺ کے معجزات مقدس روز قیامت تک جاری و ساری رہیں گے اور جب کہ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اپنے مخصوص اوقات کے بعد ختم ہو چکے اور اب وہ صرف تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔
آمنہ کے دلبر، محبوب رب اکبر ﷺ کے ان عظیم الشان معجزات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔ محبوب رب ذوالجلال ﷺ کے دست مقدس میں کھانا تسبیح کرتا تھا جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرمایا: ہم حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور کھانے کی تسبیح بھی سن رہے تھے۔

۲۔ محبوب رب ذوالجلال ﷺ کے معجزات مقدسہ میں سے یہ بھی ہے کہ پتھر آپ ﷺ کو سلام کیا کرتا تھا، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مکہ شریف کے ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں جو بعثت سے قبل مجھے سلام کرتا تھا اور اب بھی اسے پہچانتا ہوں۔

۳۔ محبوب رب ذوالجلال ﷺ کے معجزات مقدسہ میں سے یہ بھی ہے کہ درختوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سلام و کلام کیا، جیسا کہ حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک شہر کے سفر میں تھا پس ہم اس شہر کے بعض علاقوں سے گزرے تو جو پہاڑ یا پتھر ہمارے سامنے آتا حضور نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کرتا اور یوں عرض کرتا۔

اے اللہ تعالیٰ کے رسول، آپ پر سلام ہو۔

نعمت کبریٰ ﷺ

۴۔ محبوب رب ذوالجلال ﷺ کے معجزات مقدسہ میں سے ہے کہ اُستن حنانہ (یعنی خشک کھجور کے درخت) نے حضور نبی کریم ﷺ کے ہجر و فراق میں گریہ وزاری کی، حضور نبی کریم ﷺ کے انگشتانِ مقدس سے پاکیزہ پانی کے چشمے جاری ہوئے نیز حضور نبی کریم ﷺ کی برکت سے سخت پتھر پلی زمین سے پانی کے چشمے پھوٹے اور حضور نبی کریم ﷺ کی دعا سے قلیل کھانا کثیر ہو گیا۔

۵۔ محبوب رب ذوالجلال ﷺ کے معجزات مقدسہ میں سے ہے کہ آپ ﷺ نے باذن خدا تعالیٰ مردوں کو زندہ کر کے ان سے کلام بھی فرمایا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لیے آپ کے والدین کریمین کو زندہ کیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔ امام قرطبی نے ”التذکرۃ“ میں اسے ذکر کیا ہے۔

۶۔ محبوب رب ذوالجلال ﷺ کے معجزات مقدسہ میں سے ہے کہ چھوٹے (یعنی دودھ پیتے) بچوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کلام کیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت کی گواہی (شہادت) دی۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے 63 برس کی عمر مبارک پائی، حضور نبی کریم ﷺ تمام انبیائے کرام میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار تھے۔

12 ربیع الاول شریف پیر کو پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک پر روشن معجزات ظاہر فرمائے۔ ان معجزات میں سے چار سو ایسے ہیں جو اکثر لوگوں کو معلوم ہیں۔ بارہ (12) معجزات حضور نبی کریم ﷺ کے گھر میں بوقت ولادت ظہور پذیر ہوئے۔ اگر ہم (امام ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ) ان کا ذکر کریں تو کتاب ہذا طویل ہو جائے گی اور ایسے روشن معجزات اسی نبی کے ہو سکتے ہیں جو کہ تمام انسانوں اور تمام مخلوقات کا نبی و رسول بنا کر بھیجا گیا ہو۔

يَا ذَا الْمُكِّيَا يَا ذَا الْمُكِّيَا

- يَا ذَا الْمُكِّيَا يَا ذَا الْمُكِّيَا ☆ مَدِيحُ مُحَمَّدٍ عَزِيزٌ عَلَيَّا
 حَيْبُ الْقَلْبِ مَلَكْتَ لَبِي ☆ هُوَيْدًا سِرُّ بِي إِلَى الْمُكِّيَا
 وَسِرُّ بِي لَيْلًا عَسَى بَلِيلاً ☆ أَشَاهِدُ لَبِي وَهِيَ مُجَلًّا
 وَهِيَ تُحَلِّي لِلْعَيْنِ تَحَلِّي ☆ أَطُوفُ وَأَتَمَلِّي عَلَى عَيْنِيَا
 سِرُّنَا بِالْأَسْحَارِ لِقَبْرِ الْمُخْتَارِ ☆ كَثِيرِ الْأَنْوَارِ جَمِيلِ إِلَيَّا
 وَقُلْ يَا هَادِي فُؤَادِي صَادِي ☆ وَحُبِّكَ زَادِي فَانظُرْ إِلَيَّا
 فَمُوسَى أَسْعَدُ وَعَيْسَى أَمَجْدُ ☆ وَأَنْتَ أَسْعَدُ مِنَ الْكُلِّيَا
 فَأَحْمَدُ لَهُ شَانَ وَنُورُهُ قَدْ بَانَ ☆ أَتَى بِالْقُرْآنِ بِصِدْقِ النِّيَا
 مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ مَحَلُّ التَّعْظِيمِ ☆ وَأَدْعُو لِرَبِّي بِحُسْنِ النِّيَا
 وَرَوْحُ لِلْمَسْعَى وَطِفُّ لِي سَبْعَا ☆ وَقَصْدِي أَسْعَى عَلَى عَيْنِيَا
 قَصْدِي أَزُورُهُ أَشَاهِدُ نُورُهُ ☆ وَقُلْ يَا هَادِي تَشْفَعُ فِيَا
 بِحَرَمَةِ الْأَصْحَابِ وَالْآلِ وَالْأَحْبَابِ ☆ أَقِفْ بِالْأَعْتَابِ وَصَحِّ لِيَا

اے مکہ والے! اے مکہ والے!

۱۔ اے مکہ والے! اے مکہ والے! حضور نبی کریم ﷺ کی شان (کما حقہ بیان کرنا) میرے لیے

مشکل ہے۔

۲۔ محبوب نے میرے دل و جاں پر حکومت قائم کر لی ہے تو پھر اب مجھے خراماں خراماں مکہ لے چلو۔

۳۔ اور رات کو لے چلو تا کہ میں محبوب کے رخِ زیبا کو رات میں چاند سا چمکتا دیکھ لوں۔

نعمت کبریٰ ﷺ

۴۔ ان کا نور میری آنکھوں کی زینت ہے میں طواف محبوب کرتے ہوئے ان کے قدم اپنی آنکھوں سے ملوں گا۔

۵۔ صبح سویرے ان کے روضے کی جانب چلو جو منبع انوار اور ہمیں جان سے زیادہ پیارے ہیں۔

۶۔ اے (نبی) ہادی ﷺ! میرا دل آپ پر فدا اور آپ کی محبت میرا سرمایہ ہے میری طرف بھی نگاہ کرم ہو۔

۷۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام بڑے بزرگی والے ہیں مگر آپ ان سب سے زیادہ عظمت و بزرگی والے ہیں۔

۸۔ میں اس ذات کی ثنا خوانی کرتا ہوں جو بڑی شان والے ہیں اور جن کا نور ہر سو جلوہ گر ہے اور جو سچی نیت کے ساتھ قرآن لائے ہیں۔

۹۔ مقام ابراہیم علیہ السلام تعظیم کی جگہ ہے اور یہاں میں اپنے رب سے اچھی نیت سے دعا کرتا ہوں۔

۱۰۔ مسعیٰ لے چلو اور میرے ساتھ سات مرتبہ طواف کرو اور میری نیت تو سر کے بل کوچہ حبیب جانے کی ہے۔

۱۱۔ میری تمنا ہے کہ (روئے) جاناں (ﷺ) کی زیارت ہو جائے اور اپنی شفاعت کے لیے (نبی) ہادی (ﷺ) کی بارگاہ میں عرض کروں۔

۱۲۔ آل و اصحاب کے وسیلے سے ان کی بارگاہ (پکس پناہ) میں کھڑے ہو کر میری خیر و عافیت کی دعا مانگو۔

تذکرہ والدین کریمین اور نور محمدی ﷺ کی تابشیں

حضرت سیدنا حسن بن احمد بکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ جل جلالہ نے نور محمدی ﷺ کو بطنِ مادر میں منتقل کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے دل میں نکاح کی خواہش بیدار کر دی تب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میری جانب سے کسی عورت کو پیغام نکاح دیں جو صاحبِ حسن و جمال، قد آور، معتدل اعضاء، خوش اخلاق اور باکمال اور حسبِ نسب کے اعتبار سے بھی شریف ہو، والدہ ماجدہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے لختِ جگر! تیری خواہش و پسند کا مکمل احترام ہوگا۔

چنانچہ اس خواہش کے پیش نظر انہوں نے قبائلِ قریش اور عرب کے اعلیٰ گھرانوں کی لڑکیوں کو گھوم پھر کر دیکھا تو ان تمام میں حضرت سیدتنا آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہما ہی دل کو پسند آئیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے مادرِ من! ایک بار دو بارہ انہیں اچھی طرح دیکھ لیں (کہ وہ ان تمام صفات کی حامل ہیں یا نہیں) لہذا آپ کی والدہ ماجدہ دو بارہ گئیں اور دیکھا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ اقدس سے نور برس رہا ہے گویا کہ وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کی شادی کے سلسلہ میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک اوقیہ سونا اور ایک اوقیہ چاندی، ایک سواونٹ اور اتنی ہی تعداد میں بکریاں اور گائیں پیش کی گئیں اور بے شمار جانور ذبح کیے گئے اور کثیر کھانے کا انتظام کیا گیا اور اس طرح حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا رخصت ہوئیں، شام کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا سے خلوت و صحبت کی اور یہ جمعہ مبارک کی رات تھی۔

﴿ نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

روایت میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو رجب المرجب کے مہینے شب جمعہ میں بطن آمنہ رضی اللہ عنہا میں منتقل کرنے کا ارادہ فرمایا تو جنت کے خازن رضوان فرشتے کو حکم فرمایا کہ جنت الفردوس کو کھول دے اور پکارنے والے نے زمین و آسمان میں ندا کی! سن لو کہ وہ نور مکنون اور سر مخزون، جس سے نبی ہادی جلوہ گری فرمائیں گے آج کی شب اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام محمد سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں جلوہ گر ہو چکا ہے جہاں نور محمدی کی خلقت بشری کی تکمیل ہوگی اور وہ تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر بن کر ظہور پذیر ہوں گے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِهِ وَصَلِّهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شب رسول اللہ ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں جلوہ فرما ہوئے اس رات قریش کے تمام جانور کلام کرنے لگے اور پکارنے لگے! اللہ کے رسول ﷺ بطن مادر میں جلوہ گر ہو گئے ہیں رب کعبہ کی قسم! وہ دنیا والوں کے لیے ہدایت کے روشن، پر نور چراغ اور ان کے امام ہوں گے۔

تمام بادشاہان عرب و عجم کے تخت اوندھے ہو کر گر پڑے اور ابلیس ملعون دوڑتا ہوا جبل ابلیس پر پہنچا اور وہاں رونے، چلانے لگا تو اس کے غوغے کو سن کر تمام شیاطین اس کے گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے، تجھے کیا ہوا ہے کیوں شور و غل مچا رہا ہے ابلیس لعین نے کہا، ستیاناس ہو تمہارا ہم تباہ و برباد ہو گئے، نبی الانبیا ﷺ کے ظہور کا زمانہ آن پہنچا ہے جو کہ کافروں کا خون بہائیں گے (یعنی ان سے جنگ کریں گے) اور انہیں ذلیل و خوار کریں گے جن کے ساتھ مل کر فرشتے بھی لڑیں گے جب سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئیں ہیں ہم برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔

نعمت کبریٰ ﷺ

راوی کہتے ہیں: مکہ مکرمہ کی تمام عورتیں اس معاملے میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا پر حسد کرتیں تھیں اور سو عورتیں اسی حسرت و ناکامی میں مر گئیں کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے حسن و جمال سے محروم رہیں۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ نور محمدی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لطن مبارک میں منتقل فرما دیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں نور محمدی جلوہ فگن تھا جس کی وجہ سے عورتیں آپ رضی اللہ عنہ پر فریفتہ ہوا چاہتی تھیں، جب یہ نور مبارک حضرت آمنہ کے لطن میں جلوہ فرما ہوا تو مشرق کے جانوروں کے پاس دوڑتے ہوئے گئے اور اس طرح سمندر کے جانوروں نے بھی باہم ایک دوسرے کو مبارک باد دی اور حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی خوشی خبری سنائی۔

حضور نبی کریم ﷺ کے حمل کے ہر مہینے میں ایک ندا آسمان اور ایک ندا زمین میں دی جاتی تھی، خوشخبری ہو ابو القاسم محمد ﷺ کے ظہور کا وقت آن پہنچا ہے جن سے عالم میں بہار و برکت کا ظہور ہوگا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَدِّ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ
صَلَاةً دَائِمَةً بِدَامَ مَلِكُ اللَّهِ

کمالات و عجائبات میلاد النبی ﷺ

حضرت أم المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ایہا ارشاد فرماتی ہیں:

مکہ مکرمہ میں ایک یہودی رہتا تھا، جس شب نبی الانبیاء سید المرسلین جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ نے اس دنیا میں جلوہ گری فرمائی تو اس یہودی نے پوچھا: اے قبائل قریش کیا تمہارے ہاں کوئی بچہ آج کی رات پیدا ہوا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں، تو وہ جواب سن کر کہنے لگا، اپنے گھروں میں جاؤ اور تلاش کرو، کیوں کہ آج کی شب اس امت کے نبی، خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ جلوہ گری فرما چکے ہیں جن کے دونوں کندھوں کے مابین ایک نشانی یعنی مہر نبوت ہے، چنانچہ اس گفتگو کو سن کر وہ اپنے گھروں کو لوٹے اور دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ آج حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، یہ سن کر وہ یہودی بقیہ لوگوں کے ساتھ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کو نکال کر انہیں دیکھایا، جب یہودی نے مہر نبوت کی نشانی دیکھی تو غش کھا کر گر گیا جب کافی دیر بعد افاقہ ہوا تو کہنے لگ، اے قبائل قریش! نبوت بنی اسرائیل سے رخصت ہو گئی اور سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ مولود مسعود تم پر غالب ہو جائے گا اور اس کا شہرہ مشرق تا مغرب ہوگا۔

(امام المفسرین سیدنا داہن سیدنا) عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سیدتنا أم محمد آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں کہ جب حمل مبارک کو چھ مہینے گزر گئے تو خواب میں کوئی آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے کہنے لگا بے شک آپ کے لطن مبارک میں اس وقت رسولوں اور عالمین کے سردار ہیں پس جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد ﷺ رکھنا اور اپنی حالت کو چھپائے رکھنا۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا جَدَّ الْحُسَيْنِ

- يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا جَدَّ الْحُسَيْنِ ☆ كُنْ شَفِيعِي يَا إِمَامَ الْحَرَمَيْنِ
 خَيْرَةَ اللَّهِ مِنَ الْخَلْقِ أَبِي ☆ بَعْدَ جَدِّي وَأَنَا ابْنُ الْخَيْرَتَيْنِ
 عَبْدَ اللَّهِ غُلَامًا نَاشِئًا ☆ وَقَرِيشٌ يَعْبُدُونَ الْوَثْنَيْنِ
 يَعْبُدُونَ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ مَعًا ☆ وَعَلِيٌّ طَافَ نَحْوَ الْحَرَمَيْنِ
 أُمِّي الزَّهْرَاءُ حَقًّا وَأَبِي ☆ وَارِثُ الْعِلْمِ وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ
 وَالِدِي شَمْسٌ وَأُمِّي قَمَرٌ ☆ وَأَنَا الْكَوْكَبُ وَابْنُ الْقَمَرَيْنِ
 فِضَّةٌ قَدْ خَلَصَتْ مِنْ ذَهَبٍ ☆ وَأَنَا الْفِضَّةُ وَابْنُ الذَّهَبَيْنِ
 مَنْ لَهُ أَبٌ كَأَبِي حَيْدَرٍ ☆ قَاتِلَ الْكُفَّارِ فِي بَدْرِ حُنَيْنِ
 مَنْ لَهُ أُمِّي كَأُمِّي فَاطِمَةَ ☆ بِضْعَةَ الْمُخْتَارِ قُرَّةَ كُلِّ عَيْنِ
 مَنْ لَهُ عَمٌّ كَعَمِّي جَعْفَرَ ☆ ذِي الْجَنَاحَيْنِ صَاحِبِ النَّسَبَيْنِ
 مَنْ لَهُ جَدٌّ كَجَدِّي الْمُصْطَفَى ☆ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ نُورِ الظُّلْمَتَيْنِ
 نَحْنُ أَصْحَابُ الْعَبَا خُمُسَتَنَا ☆ قَدْ مَلَكْنَا شَرْقَهَا وَالْمَغْرِبَيْنِ
 نَحْنُ جِبْرِيلُ غَدَا سَادِسُنَا ☆ وَلَنَا الْكَعْبَةُ ثُمَّ الْحَرَمَيْنِ
 غُصْبَةُ الْمُخْتَارِ قَرُّوا أَعْيُنَنَا ☆ فِي غَدِ تَسْقُونَ مِنْ كَفِّ الْحُسَيْنِ

اے اللہ کے رسول! اے حسین کے نانا جان!

۱۔ اے اللہ کے رسول! اے حسین کے نانا جان! اے حرمین شریفین کے امام! میری شفاعت فرمائیں۔

۲۔ نانا جان کے بعد میرے (حسین کے) والد گرامی جمیع مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ہیں اور میں (حسین) دو پسندیدہ افراد کا بیٹا ہوں۔

۳۔ انہوں (حضرت علیؑ) نے کسنی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جبکہ قریش اس وقت بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔

۴۔ وہ لوگ (قریش) لات و عزی کی عبادت کرتے تھے اور حضرت علیؑ اس وقت کعبہ خدا کا طواف کیا کرتے تھے۔

۵۔ میری (حسین کی) والدہ (حضرت فاطمہ) زہراء ہیں اور میرے والد گرامی علم کے وارث اور انسان و جنات کی آقا و مولا ہیں۔

۶۔ میرے والد گرامی آفتاب اور میری والدہ ماجدہ مہتاب ہیں اور میں (حسین) دو نوروں کا بیٹا ہوں۔

۷۔ چاندی ہمیشہ سونے سے نکلتی ہے لہذا میں چاندی ہوں جو دو سونے (کی کانوں، مراد حضرت علی و فاطمہ زہراء ہیں) سے نکلا ہوں۔

۸۔ کس کا باپ میرے والد گرامی جناب حیدر (کرارہ) کی مثل ہے جنہوں نے بدر و حنین میں کفار سے لڑائی کی۔

۹۔ کس کی ماں میری والدہ ماجدہ فاطمہ (زہراء) کی مثل ہے جو کہ نبی مختار کی جگر گوشہ اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

۱۰۔ کس کا چچا میرے چچا جعفر (طیار) کی مثل ہے جو ذوالجناحین اور صحیح نسب والے ہیں۔

نعمت کبریٰ ﷺ

۱۱۔ کس کا نانا میرے نانا جناب (محمد) مصطفیٰ ﷺ کی مثل ہے جو کہ کونین کے سردار اور ظلمتیں مٹانے والے نور ہیں۔

۱۲۔ ہم چار روالے پانچ ہیں جن کی ملکیت میں مشرق و مغرب ہیں۔

۱۳۔ ہم نبی مختار کے اہل بیت ہیں ہم سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لو (تاکہ) کل (قیامت) میں حسین کے ہاتھوں سیرابی نصیب ہو۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

جب اللہ ﷻ نے ارادہ فرمایا کہ اپنی مخلوقات میں سب سے افضل اور برگزیدہ ترین بندے کو پیدا فرمائے اور فرشِ خاکی کو ظلمت و تاریکی کی گہرائیوں سے نکال کر نورِ محمدی سے روشن فرمائے اور فسق و فجور کی گندگی سے پاک فرمائے اور شیطانی معبودوں اور بتوں کو نیست و نابود فرمائے تو سردارِ ملائکہ حضرت سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمانوں میں اور حاملانِ عرش فرشتوں کے نزدیک، سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ میں اعلان فرمایا:

سن لو! اللہ ﷻ جو کہ بزرگی و عظمت والا ہے اس کی بات پوری ہو گئی اور حکمتِ خداوندی عروجِ پاچگی اور اب اس وعدہ ربانی کے پورے ہونے کا وقت آن پہنچا ہے جو اس نے حضور نبی کریم ﷺ کے ظہور کے بارے میں فرمایا تھا جو کہ بشیر و نذیر اور سراج منیر ہوں گے قیامت کے ہولناک دن میں شفاعت فرمانے والے اور مقبول الشفاعۃ ہوں گے، جو نیکی اور بھلائی کا حکم کریں گے اور برائی کے کاموں سے منع کریں گے صاحبِ امانت و دیانت اور صاحبِ حفاظت ہوں گے۔

اللہ جل جلالہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے زیادہ بزرگی و عظمت والے اور ارض و سما میں اللہ تعالیٰ کا نور ہوں گے جو کہ خاتم

﴿ نعت کبریٰ علیہ السلام ﴾

النبین ﷺ ہیں اور جنہیں اللہ جل جلالہ نے رحمۃ للعالمین ﷺ بنایا ہے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے احمد، محمد، طہ اور یس کے ناموں سے موسوم فرمایا ہے اور گناہ گاروں کے معاملے میں انہیں شفاعت کا حق دیا ہے اور جن کے دین و شریعت نے سابقہ تمام ادیان و شرائع کو منسوخ کر دیا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِهِ وَصَلِّهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدَّيْرِ

روایت میں مذکور ہے:

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا یہ پر کیف بیان فضائل میلاد النبی ﷺ سن کر تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مشغول ہو گئے جنت کے دروازے کھول دیے گئے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے، جنت کے درخت پھلوں پھولوں سے سج گئے، حور و غلمان خوشبوؤں سے معطر ہو گئے، جنتی پرندے خوشیوں کے گیت گانے لگے، جنتی نہریں پاکیزہ شراب و شہد اور دودھ سے لبریز ہو کر بہنے لگیں، جنتی شاخوں پر بیٹھے خوبصورت پرندے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے لگے، ملائکہ باہم جناب محمد مصطفیٰ احمد مختار ﷺ کی خوشخبریاں سنانے لگے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِهِ وَصَلِّهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدَّيْرِ

تمام حجابات اٹھا دیئے گئے اور علام الغیوب جل جلالہ نے انہیں اپنی تجلیات سے مشرف فرمایا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَشَّافُ الْكُرُوبِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی وحدہ لا شریک ہے اور وہی

نعمت کبریٰ ﷺ

نختیوں کو دور کرنے والا ہے۔

روایت میں مذکور ہے: جب جبرائیل علیہ السلام اہل آسمان کو ندا کرنے سے فارغ ہوئے تو اللہ جل جلالہ نے انہیں حکم فرمایا کہ اب ایک ہزار ملائکہ کی فوج لے کر زمین پر جائیں اور یہ فرشتے زمین کے تمام اطراف و اکناف، پہاڑوں کی بلندیوں، جزائر و سمندروں میں پھیل جائیں یہاں تک کہ تحت الثریٰ اور مستقر حوت (پھلی کے ٹھہرنے کی جگہ) کے مکینوں کو حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارت دیں اور جو اس بشارت کا خیر مقدم کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے پاک و صاف و طیب و طاہر بنا دے گا۔

”اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُولِينَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ“

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں بھی نبی ﷺ کے طفیل ان مقبولین میں شامل فرما۔

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا حَتَّى تَنَالُوا جَنَّةَ وَنَعِيمًا

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھو تا کہ اس کی

برکت سے جنت نعیم میں جگہ نصیب ہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ

صَلَاةً أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ قَدْ هُوَ لَهَا أَهْلٌ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى

- اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى ☆ نَبِيَّ الرِّسَالَةِ وَبَحْرِ الْوَفَا
- وَمِنْ أَعْجَبِ الْأَمْرِ هَذَا الْخَفَا ☆ وَهَذَا الظُّهُورُ لِأَهْلِ الْوَفَا
- وَمَا فِي الْوُجُودِ سِوَى وَاحِدِ ☆ وَلَكِنْ تَكَدَّرَ لَمَّا صَفَا
- وَأَصْلُ جَمِيعِ الْوَرَى نُقْطَةٌ ☆ عَلَى عَيْنِ أَمْرٍ بَدَتْ أَحْرَقَا
- وَتِلْكَ الْحُرُوفُ غَدَتْ كَلِمَةً ☆ فَكَانَتْ مَشُوقَ الْحَشَى الْمُنْدَنَفَا
- وَإِنْ قُلْتَ لَا شَيْءَ قُلْنَا نَعَمْ ☆ هُوَ الْحَقُّ وَالشَّيْءُ فِيهِ اخْتَفَا
- وَإِنْ قُلْتَ شَيْئًا يَقُولُ الَّذِي ☆ لَهُ الْحَقُّ أَثَبْتَ كَيْفَ انْتَفَا
- وَضَجَّ الْحُسُودُ وَلَمْ يَتَّيَدِ ☆ وَلَا مَ الْعَدُولُ وَمَا أَنْصَفَا
- وَقَدْ حَالَ بَيْنَكَ يَا عَاذِلِي ☆ وَبَيْنِي بِأَنَّكَ لَنْ تَعْرِفَا
- وَإِنَّ ضُلُوعِي إِلَيْ فِي لَظِي ☆ وَأَيْنَ زَفِيرِي الَّذِي مَا انْطَفَى
- وَإِنَّ دُمُوعِي تِلْكَ إِلَيْي ☆ تَسِيلُ وَجْفَنِي الَّذِي مَا غَفَا
- أَلَمْ تَرَ أَنَّ السُّمَّحِينَ لَا ☆ يَرُونَ النَّعِيمَ بِغَيْرِ الْجَفَا
- فَمَهْلًا رُوَيْدًا كَانِي أَمْرُو ☆ تَرَكْتُ سَلْوِي لِمَنْ عَنَفَا
- وَخَلَفْتُ خَلْفِي جَمِيعَ الْوَرَى ☆ وَقَلْبِي عَلَى قَلْبِهِ أَشْرَفَا
- وَلَمَّا شَرِبْتُ كُؤُسَ الْهِنَا ☆ وَذُقْتُ السُّدَامَةَ وَالْقَرْقَفَا
- أَزَيْلْتُ صِفَاتِي فَلَا وَصْفَ لِي ☆ عُيُونِي أَضَاءَتْ بِمَنْ اخْتَفَى
- فَمَا أَنَا إِلَّا هَيُولُ الْوَرَى ☆ وَلَمَعَةُ نُورٍ مِنَ الْمُصْطَفَى

﴿ نعمت کبریٰ ﷺ ﴾

خَلِيلِي قَوْمًا بِنَا لِلْحَمِي ☆ عَسَا نَأْرِي الْأَشَأَّ الْأَهْيَفَا
 وَعُوجًا عَلَي سَفْحِ تِلْكَ اللَّوِي ☆ وَإِنْ جِئْنَا دَارَ سَلْمِي قِفَا
 فَإِنِّي مَشُوقٌ كَثِيرُ الْجَوِي ☆ عَسَى الْحُبُّ بِالْوَصْلِ أَنْ يَعْطِفَا

﴿ اے رب! جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود نازل فرما ﴾

- ۱۔ اے رب! جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود نازل فرما جو کہ نبی مرسل اور وفا کے سمندر ہیں۔
- ۲۔ یہ بات کس قدر تعجب والی ہے کہ آپکی (حقیقی تجلیات) پوشیدہ ہیں جن کا ظہور صرف اہل کمال و محبت پر ہی ہوتا ہے۔
- ۳۔ حالانکہ موجودات میں آپ جیسا کوئی دوسرا نہیں لیکن کمال پاکیزگی کے باعث (جلوۂ حقیقت) مستور ہے۔
- ۴۔ تمام کائنات کی اصل ایک نقطہ سے ہے اور اسی ایک سے بقیہ حروف ظاہر ہوئے۔
- ۵۔ پھر یہ حروف ایک کلمہ بن گئے اور ایسے ملے جیسے اعضاء انسانی ملے ہوئے ہیں۔
- ۶۔ اگر تم کہو کہ (خارج میں) کچھ نہیں تو ہم کہیں گے جی ہاں! کیونکہ وہی ذات حق (کا پر تو) ہے اور سب اسی (کی تجلیات) میں پوشیدہ ہے۔
- ۷۔ اگر تم سے اس بارے میں (انکار) کیا جائے تو اہل حق کو چاہیے کہ ان سے کہے کہ تم نے انکار کس بنیاد پر کیا ہے (دلائل سے) ثابت کرو۔
- ۸۔ حاسدوں نے بہت شور و غل کیا اور رو کے نہیں، ملامت کرنے والوں نے بھی انصاف سے کام نہ لیا۔
- ۹۔ اے ملامت کرنے والے! تیرے اور میرے مابین عدم معرفت حائل ہو گئی ہے۔
- ۱۰۔ مجھے آتش (عشق) میں جلنے والی پسلیوں کی کیا خبر! اور مصیبت کی بھڑکنے والی آگ کی

نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بھی کیا پرواہ جو ابھی تک سمجھی نہیں۔

۱۱۔ مجھے ان آنسوؤں کی کوئی پرواہ نہیں جو بہ رہے ہیں اور پلکیں ابھی تک جھپکیں نہیں۔

۱۲۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ عشاق بلا مشقت جنت کی نعمت کو نہیں دیکھیں گے۔

۱۳۔ پس مجھے کچھ مہلت دو کہ میں ایسا شخص ہوں جس نے (محبوب کے) سختی سے پیش آنے پر لڑاؤ سے کنارہ کر لیا ہے۔

۱۴۔ میں نے تمام مخلوقات (کے معاملے) کو پس پشت ڈال دیا ہے اور میرا دل ان کے دل کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔

۱۵۔ جس وقت میں نے محبت کے جام پیئے اور مدامہ و قرقفا (دو شرابوں کے نام ہیں یہاں مراد شراب محبت ہے) کا مزہ چکھا۔

۱۶۔ میرے اوصاف زائل ہو گئے اور کوئی وصف (وصف حجابی) باقی نہ رہا تو میری آنکھیں اس کے پوشیدہ (جلوہ سے) خیرہ ہو گئیں۔

۱۷۔ میں کائنات میں کا ایک ہیوٹی ہی تو ہوں (البتہ) مصطفیٰ (ﷺ) کی (عنایت) سے نور کا ایک شعلہ ہوں۔

۱۸۔ اے میرے دوستو! میرے ہمراہ عشق کی وادی میں چلو شاید کہ ہمیں ناز میں محبوب نظر آجائے۔

۱۹۔ اگر (اس وادی میں) کوئی ٹیلہ ملے تو اس پر چڑھ جانا اور اگر سلمی (مراد محبوب ہے) کے گھر تک پہنچ جاؤ تو وہیں ٹھہر جانا۔

۲۰۔ بیشک میں شوق و محبت کے باعث بسکل ہو چکا ہوں، لہذا قریب ہے کہ وصال و شوق ہماری ملاقات کرادے۔

نعمت کبریٰ ﷺ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے صفات رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

آگاہ رہو! حضور نبی کریم ﷺ اللہ رب العالمین کے رسول ہیں روشن پیشانیاں اور منور اعضاء و ضو والوں کے قائد ہوں گے حضور سید الانبیاء والمرسلین ﷺ ہیں اور آپ ﷺ تو اس وقت بھی نبی تھے جب کہ سیدنا آدم علیہ السلام ابھی عالم آب و گل میں جلوہ فرما تھے، ایمان والوں پر مہربان اور گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے ہیں اور آپ ﷺ تمام مخلوقات کے رسول بنا کر مبعوث کیے گئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ.

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۰)

حوض کوثر، مقام محمود اور لواء الحمد کے مالک ہیں بروز قیامت شفاعت کبریٰ کے منصب جلیل پر فائز ہوں گے، امام ہاشمی، رسول قریشی، نبی خزیمی، مکی، مدنی، ابطھی اور تہامی ہیں، ظاہراً حضرت آدم علیہ السلام کی نسل اور نزار کی اولاد میں سے ہیں، حسب کے اعتبار سے ابراہیمی اور نسب کے اعتبار سے اسماعیلی ہیں اور حقیقتاً نور اور عالم قدس سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کا نور قمری ہے (چاند کا نور دل اور آنکھوں کو سرور دیتا ہے بخلاف سورج کے نور کے کیوں کہ وہ جلاتا ہے)۔

آپ ﷺ کی زبان عربی، قلب رحمانی، اور وطن حجاز مقدس ہے آپ ﷺ جنات و انسان دونوں کے رسول ہیں، نہ ہی بہت طویل قد اور نہ ہی بہت چھوٹے بلکہ میانہ قد مگر خوبصورت تھے رنگ مبارک سفید مگر سرخی مائل تھا، بینی مبارک پر نور بلند، آنکھیں سرگیں،

﴿ نِعْمَتُ كِبْرِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

بھنویں ملی ہوئیں، آنکھیں کشادہ مگر خوبصورت اور ان میں سرخ ڈورے، کلائیاں چاندی چمکتی ہوئیں اور ان پر ہلکے ہلکے بال، پر نور و روشن پیشانی، فراخ بازو و مبارک، شانے مقدس کشادہ ہتھیلیاں پر گوشت اور ہموار، قد میانہ مگر جب دوسرے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوتے تو ان سب سے اونچے معلوم ہوتے اور جب چلتے تو بادل آپ ﷺ پر سایہ کرتا۔

عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ .

آپ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا بہترین صلوة و سلام ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ، نبی حریم، صاحب قاب قوسین، نبی رحمت، عالی ہمت، شفیع امت، واضح البیان اور فصیح اللسان تھے، صاحب پسینہ خوشبودار، خوش بیان و پسندیدہ گفتار، عالی وقار، خوبصورت و اعلیٰ کردار تھے، دور رس نگاہیں جن کے لیے کوئی حجاب نہ تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ حسین و جمیل، شیریں کلام، سلام میں پہل کرنے والے، اسلام کے رکن، اللہ جل جلالہ کے رسول، آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ

آپ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا بہترین صلوة و سلام ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ نے بدعات و منکرات کا قلع قمع کیا، شریعت کے احکامات کو ظاہر کیا، اقوام جاہلیہ کو نیست و نابود اور ملکوں کو فتح کیا، بہت زیادہ حیا فرمانے والے، فراخ سینہ مبارک، امت کی خاطر کثرت سے رونے والے اور ہمہ وقت ذکر الہی کرنے والے تھے، بھیدوں کو چھپانے والے، آسمانی خبروں کے امین، خاتم الانبیاء والمرسلین، آپ علیہ السلام کی عطا و بخشش کے سمندر ہمیشہ موجزن تھے، ظاہر او باطنا آپ ہر عیب سے مبرا تھے۔

ہر نبی اور بھیڑیے جیسے جانوروں نے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی گواہی و

﴿ نعمت کبریٰ ﷺ ﴾

شہادت دی، براق آپ کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ وہ اپنی اصل حالت کی طرف لوٹ آیا، آپ ﷺ کے انگشتان مقدس سے پاکیزہ پانی کے چشمے جاری ہوئے اور پیا سے لشکر نے اس سے سیرابی حاصل کی، کنکریاں آپ ﷺ کے ہاتھ میں بول اٹھیں اور شیر خوار بچہ نے برجستہ گواہی دی کہ بے شک آپ ہی اللہ کے سچے رسول ہیں، حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے حکم کو قائم فرمانے والے، اللہ کے وعدے کو پورا کرنے والے، رضائے الہی کی طلب میں ہمیشہ تیار رہنے والے، نصرت الہی سے فیضیاب، عیوبات کو چھپانے والے اور لغزشات سے درگزر کرنے والے، مصائب کو پوشیدہ رکھنے والے، شہوات کو مٹانے والے تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ دن کو روزہ رکھنے والے اور شب کو قیام فرمانے والے، نیکوں کی امداد کرنے والے، کافروں کو مٹانے والے، باغیوں و کافروں کو قتل کرنے والے، بوقت مصافحہ نرمی سے پیش آنے والے، تقسیم میں عدل کرنے والے، معاملات میں سبقت لے جانے والے اور جنگ کے وقت بہادری و شجاعت کا مظاہرہ کرنے والے تھے، دندان مبارک کشادہ اور ان میں کشادگی کم تھی۔

نبی کریم ﷺ عیش و عشرت سے کنارہ کشی اختیار فرماتے تھے، لذیذ غذاؤں سے بے رغبتی کا مظاہرہ فرماتے، آگے چلنے کو ناپسند فرماتے، گفتگو ہمیشہ مدلل فرماتے انتہائی دانش مند و ذہین اور عقیف النفس تھے، گول چہرہ، سیاہ گھنگریالے بال، زلفیں مقدس کانوں کی نوک تک دراز ملیں ہوئیں کنگھی شدہ تھیں، جسم مبارک میں دوسوے مبارک ایسے تھے جو ہمیشہ مشک و اذفر کی طرح مہکتے تھے ان کے علاوہ جسم مقدس میں بال نہ تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے جسم مقدس سے ہمیشہ عمدہ ترین خوشبو آتی تھی، آپ سب سے زیادہ سخی و فیاض تھے، جب کوئی حضور علیہ السلام سے مصافحہ کرتا تو اپنے ہاتھوں میں سے تین دن تک مسلسل جنت الفردوس کی خوشبو پاتا، جب آپ ﷺ صحن مسجد نبوی میں جلوہ فرما

نعمت کبریٰ ﷺ

ہوتے تو انوار و تجلیات سے یوں معلوم ہوتا جیسا کہ چودہویں رات کا چاند طلوع ہے اور آپ ﷺ کی پیشانی مبارک نور نبوت سے یوں چمکتی تھی جیسا کہ اندھیری شب میں ماہِ کامل چمکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول کریم بنا کر جمال باکمال عطا فرمایا، چشمان مبارک سیاہ اور کشادہ تھیں، لب ہائے مبارک سے نور برستا تھا۔

دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا تھا، اسم مبارک اس دنیا میں ”محمد“ ہے کیوں کہ آپ ﷺ اللہ جل جلالہ اور اس کے ملائکہ کے ہاں تعریف کیے گئے ہیں یعنی ”محمود“ ہیں اور ”بشیر“ ہیں یعنی امت کو جنت کا مشرودہ سناتے ہیں اور ”نذیر“ ہیں کہ لوگوں کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں اور ”سراج“ ہیں کہ امت کو ہدایت کی روشنی دیتے ہیں، اور ”مرئضی“ ہیں کہ اللہ جل جلالہ بروز قیامت آپ سے راضی ہوگا اور آپ کی شفاعت کو امت کے حق میں قبول فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآن عظیم نازل فرمایا، حضور نبی کریم ﷺ نے احکام اسلام کو واضح فرمایا اور امت کو توحید و رسالت کا پیغام سناتے رہے اور ساری حیات مبارک اپنے پیارت رب تعالیٰ کی عبادت فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ اپنے رب تعالیٰ سے جا ملے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک ”63“ برس تھی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے تمام برگزیدہ بندوں میں سب سے زیادہ اطاعت گزار تھے، آپ ﷺ کی ولادت مبارک ”12“ ربیع الاول پیر کی شب ہوئی، اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کے دست پر انوار سے روشن معجزات صادر فرمائے جو کہ ایسے نبی ہی سے ظاہر ہو سکتے ہیں جسے تمام انسانوں اور مخلوقات کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہو۔

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا حَتَّىٰ تَنَالُوا جَنَّةَ وَنَعِيمًا

حضور ﷺ پر کثرت سے درود و سلام پڑھو تا کہ اس کی برکت سے جنتِ نعیم میں جگہ نصیب ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

صَلُّوا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ ☆ مُحَمَّدٌ بِالْعَهْدِ كَانَ وَفِيَا
 أَبْدَأُ بِمَدْحِ الْهَاشِمِيِّ الْمُمَجَّدَا ☆ طَهُ الَّذِي بِالنَّصْرِ كَانَ مُؤَيَّدَا
 هَذَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا مُحَمَّدٌ ☆ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ الْكَوْنِ كَانَ نَبِيَا
 هَذَا الَّذِي قَدْ حَنَّ جَدُّعَ إِلَيْهِ ☆ وَأَنْقَادَتِ الْأَشْجَارُ شَوْقًا إِلَيْهِ
 هَذَا الَّذِي نُورُ الْجَلَالِ عَلَيْهِ ☆ هَذَا الَّذِي بِالْفَضْلِ أَضْحَى عَلِيَا
 يَا أَحْمَدَ الْمُخْتَارِ إِنَّكَ تَدْرِي ☆ أَلذَّنْبَ يَا مَوْلَايَ أَثْقَلَ ظَهْرِي
 يَا سَيِّدَ الرَّسُلِ تَشْفَعُ بُوْزْرِي ☆ كَيْلَا أَكُنُ فِي الْحَشْرِ عَبْدًا شَقِيَا

خیر البریہ نبی مختار ﷺ پر ڈرود پڑھو

- ۱۔ خیر البریہ نبی مختار (محمد ﷺ) پر درود پڑھو جو کہ اپنے وعدے کو نبھانے والے ہیں۔
- ۲۔ میں رسول ہاشمی، طہ و تیس کی ثنا خوانی سے ابتدا کرتا ہوں جو کہ نصرت خداوندی سے نوازے گئے ہیں۔
- ۳۔ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول، محمد ﷺ ہیں جو کہ کائنات کی تخلیق سے قبل بھی نبی تھے۔
- ۴۔ یہ وہ ذات ہے جن کے لیے استن حنانہ رویا اور اشجار محبت سے آپ کے فرمانبردار ہوئے۔
- ۵۔ یہ وہ ذات عالی ہیں جن پر نور جلال جلوہ گر ہے اور جو بلند و بالا شان والے ہیں۔
- ۶۔ اے احمد مختار! بیشک آپ ان گناہوں کو جانتے ہیں جنہوں نے میری کمر کو جھکا دیا ہے۔
- ۷۔ اے سید الرسل! میرے گناہوں کی بخشش فرمائیے تاکہ بروز قیامت میں شقی لوگوں کی فہرست میں نہ ڈالا جاؤں۔

فضائل دُرود شریف

اے برادرِ اسلامی! جان لے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر دُرودِ پاک پڑھنا، ”غلام“ آزاد کرنے سے افضل ہے اور اس بات کی دلیل یہ حدیثِ رسول ﷺ ہے کہ ایک شخص نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا اور حضور نبی کریم ﷺ سے متمنی ہوا کہ آپ ﷺ بھی اس دعوت میں شریک ہوں، حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی دعوت کو قبول فرمایا اور مسجدِ نبوی سے اس شخص کے گھر کی طرف تشریف لے گئے، صاحبِ دعوت نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے آپ ﷺ کے قدموں کو گنا شروع کیا حتیٰ کہ ان کی تعداد سو ہو گئی تو اس شخص نے ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کر دیا۔

یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رشک سے فرمایا: اس شخص نے خیر کثیر پالی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلٰی اَفْضَلٍ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ۔

ترجمہ: مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل و اعلیٰ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

اٰلِهِ وَصَلِّهِ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی ”صحیح مسلم“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا

اور جس نے دس مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے سو مرتبہ

پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے ہزار مرتبہ پڑھا تو جنت کے

دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے سے ملا ہوگا۔ (یعنی وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا)۔

﴿ نعت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی وہ شخص تباہ و برباد ہو) کہ جس کے سامنے میرا

نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

میں سحر کے وقت رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو سی رہی تھی کہ چراغ بجھ گیا اتنے میں

اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس کے نور سے

سارا گھر منور روشن ہو گیا اس نور کی روشنی میں میں نے گمشدہ سوئی کو پایا اور عرض کی! یا رسول

اللہ! آپ ﷺ کا رخ زیبا کس قدر پر ضیا ہے؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بد نصیبی ہی بد نصیبی ہے اس شخص کو جو بروز قیامت میری زیارت سے محروم رہے

گا، میں نے عرض کی، وہ کون بد نصیب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بخیل، میں نے عرض کی آقا

کون سا بخیل ہوگا؟ فرمایا: جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ

پڑھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيَّ دُرِّ الْمَصُونِ

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيَّ دُرِّ الْمَصُونِ ☆ أَحْمَدُ الْهَادِي جَلَّا كُلَّ الْعِيُونِ
 يَا رَسُولًا قَدْ عَلَا فَوْقَ الْعُلَا ☆ وَبَسَا هَا الْعَصْرَ فِيهِ وَحَلَا
 خَصَّهُ اللَّهُ بِقُرْبٍ وَ عُلَا ☆ وَجَمَالَ جَلَّ ذَاتٍ وَسَنَا
 يَا عَظِيمَ الْجَاهِ عَبْدًا قَدْ آتَى ☆ خَائِفًا مِنْ سُوءِ فِعْلِ ثَبَا
 فَاخْمِهِ وَاشْفَعُ بِهِ مِمَّا عَنَّا ☆ يَوْمَ لَأَمَالٍ وَلَا يَنْفَعُ بَنُونَ
 يَا شَفِيعَ الْخَلْقِ فِي يَوْمِ الْوَعِيدِ ☆ إِنَّ وَزْرِي زَادَ وَالْأَمْرُ شَدِيدُ
 كُنْ مُغِيثًا لِي فَقَلْبِي فِي وَعِيدِ ☆ وَاجْرُ ضَيْفَكَ مِنْ رَبِّبِ الْمَنُونِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْجِدْ يَا أَمِينُ ☆ يَا شَفِيعًا فِي عِدِّ لِّلْمُذْنِبِينَ
 يَا حَبِيبِي إِنَّ لِي قَلْبًا حَزِينُ ☆ يَا مَلَاذًا لَأَذٍ فِيهِ الْخَائِفُونَ

اے رب! اُس دُرِّ یکتا پروردنازل فرما

- ۱۔ اے رب! اس دُرِّ یکتا پروردنازل فرما جو ہادی و احمد اور ہر آنکھ کی ٹھنڈک ہیں۔
- ۲۔ اے رسول! آپ کی عظمت تمام مخلوقات سے بلند و بالا ہے اور زمانہ آپ پر نازل ہے۔
- ۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرب و بلندی سے نوازا، جس سے آپ ہر ایک سے (جمال و کمال) میں بالاتر ہو گئے۔
- ۴۔ اے عظیم مقام والے! ایک غلام سرزد گناہوں کے خوف سے آپ کے پاس آیا ہے۔
- ۵۔ اس کی مدد فرمائیں اور گناہ گار کی اس روز بھی شفاعت فرمائیں جس روز مال و اولاد بھی کسی کام نہ آئیں گے۔
- ۶۔ اے شفیع روز جزا! میرے گناہ بہت زیادہ ہیں اور میرا معاملہ بھی بہت سخت ہے۔

﴿ نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

۷۔ میرے مددگار ہو جائیں کیونکہ میرا دل پریشان ہے اور اپنے مہمان کو مصائبِ آلام سے نجات عطا کریں۔

۸۔ اے اللہ کے رسول! اے امین! اے قیامت میں گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے! میری دستگیری کریں۔

۹۔ اے محبوب من! اے پناہ گاہِ بیکساں! میرا دل غمزدہ ہے (مجھ پر نظر کرم فرمائیں)۔

بعض علمائے کرام ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے اپنے گھر میں میلادِ مصطفیٰ کی محفل سجائی تو فرشتے اس محفل کے دن سے ایک سال تک اس گھر کو گھیرے رہتے ہیں۔
حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
بے شک دعا زمین و آسمان کے مابین معلق رہتی ہے جب تک کہ نبی کریم ﷺ کی ذات مقدس پر ڈرودِ پاک نہ پڑھا جائے۔

﴿ حالات و مکاشفات حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا ﴾

حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

جب نور محمدی ﷺ میرے شکم میں جلوہ گر ہوا تو حمل کے پہلے مہینے جو کہ رجب المرجب تھا، میں اپنے گھر میں آرام کر رہی تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا، ایک مرد جس کے چہرے سے آثارِ ملاحیت اور جسم سے بہترین خوشبو نیز انوار و تجلیات ظاہر تھے، وہ مجھ سے کہنے لگا، ”مَرْحَبًا يَا مُحَمَّدٌ ﷺ“ میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا:

میں ابو البشر آدم علیہ السلام ہوں، میں نے پوچھا آپ علیہ السلام کس لیے تشریف لائے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو کہ تم ”سید البشر اور فخر ربیعہ و مضر“ سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

نعمت کبریٰ ﷺ

جب دوسرا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک مرد کامل میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
 ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ“ میں نے کہا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:
 میں حضرت شیث علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ علیہ السلام کیا
 چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو کہ تم ”صاحب تاویل و حدیث“
 سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب تیسرا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
 ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ“ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:
 میں حضرت ادریس علیہ السلام ہوں، میں نے پوچھا آپ علیہ السلام کیا
 چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو کہ تم ”نبی رکیس“ (یعنی تمام
 نبیوں کے سردار) سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب چوتھا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
 ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ﷺ“ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:
 میں حضرت نوح علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟
 تو فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو کہ تم ”صاحب نصر و فتوح“ سے فیضیاب
 (حاملہ) ہو۔

جب پانچواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
 ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ ﷺ“ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:
 میں حضرت ہود علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ علیہ السلام کیا چاہتے
 ہیں؟ فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو کہ تم اس نبی مکرم سے فیضیاب (حاملہ)
 ہو جو کہ قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کے مالک ہوں گے۔

نعمت کبریٰ ﷺ

جب چھٹا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
 "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللَّهِ ﷺ" میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوں، میں نے پوچھا آپ
 علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: اے آمنہ! رضی اللہ عنہا، تمہیں مبارک ہو کہ نبی جلیل
 ﷺ سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب ساتواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے
 "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ ﷺ" میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ہوں، میں نے پوچھا
 آپ علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: تمہیں مبارک ہو تم "نبی ریح و طیح" (یعنی بہترین اور
 نمکین حسن والے) سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب آٹھواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
 "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ ﷺ" میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا۔

میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ
 علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو تم اس "نبی
 معظم" سے فیضیاب (حاملہ) ہو جن پر قرآن مجید نازل ہوگا۔

جب نوواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
 "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتِمَ رُسُلِ اللَّهِ ﷺ" آپ کے ظہور کا وقت مجھ سے قریب تر
 ہے میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ علیہ
 السلام کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو تم "نبی مکرم اور
 رسول معظم ﷺ" سے فیضیاب (حاملہ) ہو، تم سے تمام تکالیف و مصائب و آلام دور ہو گئے۔

يَا آمِنَةَ بَشْرَاكِ سُبْحَانَ مَنْ أَعْطَاكَ

- يَا آمِنَةَ بَشْرَاكِ سُبْحَانَ مَنْ أَعْطَاكَ ☆ بِجَمَلِكِ مُحَمَّدًا رَبَّ السَّمَاءِ هُنَاكَ
 بِالْمُصْطَفَى مَعْلِكَ غَلَبَ لَمَّا حَمَلَتْ فِي رَجَبٍ ☆ وَمَا تَرَيْنَ مِنْهُ تَعَبٌ هَذَا نَبِيُّ زَاكَ
 شَعْبَانَ شَهْرَ الثَّانِي بِه النَّبِيُّ الْعَدْنَانِي ☆ الثَّلَاثُ رَمَضَانَ وَ رَبُّكَ أَعْطَاكَ
 سُؤَالَ جَاكِ مُسْعِدًا بِحَمَلِكِ مُحَمَّدًا ☆ وَمَا تَرَيْنَ مِنْهُ رَدَا ضَاءَ ثَلَاثِ لَيْلٍ دُنْيَاكَ
 ذُو الْقَعْدَةِ آتَاكَ بِالْوَفَا وَ شَرَّفَكَ بِالْمُصْطَفَى ☆ وَ رَبُّكَ عَنكَ عَفَا وَ خَصَّكَ وَ حَمَاكَ
 ذُو الْحِجَّةِ مَادِسُ شَهْرِكَ لَمَّا حَمَلَتْ بِالزَّكِيِّ ☆ يَا آمِنَةَ يَا بَخْتِكِي وَ رَبُّكَ غَلَاكَ
 جَاءَ الْمُحَرَّمُ بِالْهَنَا وَ الْقُرْبُ مِنْهُ قَدْ دَنَا ☆ وَمَا تَرَيْنَ مِنْهُ عَنَا هَذَا نَبِيُّ زَاكَ
 وَ فِي صَفَرٍ يَأْتِي الْخَيْرُ بِذِي النَّبِيِّ الْمُفْتَخَرُ ☆ مِنْ أَجْلِهِ انشَقَّ الْقَمَرُ نُورًا بِهِ يَكْفَاكَ
 وَ فِي رَيْعِ الْأَوَّلِ وُلِدَ النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ ☆ يَا آمِنَةَ تَحْمِلِي لِتُحْمِدِي مَوْلَاكَ
 فِي لَيْلَةِ الْإِثْنَيْنِ وُلِدَ النَّبِيُّ الزَّيْنُ ☆ أَحْمَدُ كَجَيْلِ الْعَيْنِ مِنْ أَصْلِ نَسْلِ زَاكَ
 وُلِدَ النَّبِيُّ مَسْخُوتُونَ مَكْحَلًا مَدْهُونًا ☆ وَ حَاجِبٌ مَقْرُونًا وَ حُسْنُهُ وَ آفَاكَ
 هَذَا النَّبِيُّ الْأُمَّةُ وَ جَاءَ نَا بِالرَّحْمَةِ ☆ نَسْكُنُ بِفَضْلِهِ الْجَنَّةَ رَغْمًا عَلَيَّ أَعْدَاكَ
 يَا رَبِّ، يَا عَفَّارُ، إِغْفِرْ لِيذِي الْحُضَارِ ☆ بِالسَّادَةِ الْأَبْرَارِ، وَ الْهَاشِمِيِّ الزَّوَاكِ

اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو

۱۔ اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو، پاک ہے وہ ذات جس نے تمہارے بطن میں نور محمدی کو جلوہ گر کیا، آسمانوں کا رب تمہیں مبارک باد دیتا ہے۔

۲۔ مصطفیٰ ﷺ رجب المرجب کے مہینے میں جب بطن آمنہ میں آئے تو ان کی قسمت جگمگا اٹھی اور حضرت آمنہ نے حمل کی تکلیف نہ پائی کیوں کہ یہ پاک و صاف نبی ہیں۔

﴿ نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

۳۔ نبی عدنانی ﷺ کے حمل کا دوسرا مہینہ شعبان اور تیسرا رمضان ہے اور رب تعالیٰ نے اے آمنہ! تجھے یہ نعمت عطا کی ہے۔

۴۔ محمد ﷺ کے حمل مبارک (میں آنے) کے مہینوں میں شوال سعادت لے کر آیا اور حضرت آمنہ نے کلفت حمل محسوس نہ کی بلکہ اس کے سبب ان کی دنیا کا (ستارہ چمکنے دکنے) لگا۔

۵۔ ذوالقعدہ، وقاؤں کی ہوائیں لے کر آیا اور حضرت آمنہ کو نور محمدی ﷺ سے مشرف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے عفو فرمایا اور مقام و مرتبہ دے کر اپنے کرم کے سایہ میں جگہ دی۔

۶۔ ذوالحجہ، (طیب و طاہر نبی) کے حمل کا چھٹا مہینہ ہے جب سے وہ پاکیزہ (نبی) تیرے حمل میں آئیں ہیں، اے آمنہ! تیری خوش نصیبی کہ تیرے رب نے تجھے بلندی عطا کی۔

۷۔ محرم الحرام قرب ولادت کی خوشخبری لیتا ہوا آیا اور حضرت آمنہ نے کلفت حمل محسوس نہ کی کیوں کہ یہ تو طیب و طاہر نبی ہیں۔

۸۔ ماہ صفر فخر دو عالم ﷺ کی بشارت لیتا ہوا آیا جن کی خاطر چاند شق ہوگا اور ان کا نور ہی تیرے لیے کافی ہے۔

۹۔ ربیع الاول نبی مرسل کی ولادت کا مہینہ ہے، اے آمنہ! تحمل فرمائیں اور اس نعمت عظمیٰ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمائیں۔

۱۰۔ پیر شریف کی شب نبی مکرم ﷺ دنیا میں جلوہ فرما ہوئے اس حال میں کہ سرگیں آنکھیں تھیں اور ایسے حسب و نسب کے ساتھ جو کہ ہمیشہ سے پاکیزہ تھا۔

۱۱۔ نبی مکرم ﷺ ختنہ شدہ، سرمہ چشم، تیل لگے ہوئے، ابرو پیوستہ، (شاہکار قدرت کا) حسین کرشمہ بن کر تیرے پاس تشریف لائے۔

۱۲۔ امت کے نبی ﷺ، صاحب رحمت بن کر ہمارے مابین تشریف لائے اور ہم بروز قیامت جنت میں ان کے فضل سے جائیں گے اور ان کے دشمن خائب و خاسر ہوں گے۔

نعمت کبریٰ ﷺ

۱۳۔ اے رب غفار، حاضرین کو سید ابرار، نبی ہاشمی ﷺ کے وسیلے سے مغفرت و بخشش عطا فرمادے۔

شانِ میلادِ نبی ﷺ

روایت میں آتا ہے: جب حضور نبی کریم ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے اس دنیا میں جلوہ فرما ہوئے تو تمام یہودی عالموں کو پتہ چل گیا تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوگئی ہے کیوں کہ ان کے پاس ایک اونٹنی تھی جو کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہا السلام کے خون سے رنگین تھی اور وہ اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہوا پاتے تھے کہ جب اس جے سے خون کے قطرے ٹپکنے لگیں گے تو اس وقت حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے گھر نبی الانبیاء ﷺ کی ولادت ہوگی، جو کہ ان کے ادیان کو باطل کر دیں گے۔

لہذا جس وقت جب سے خون کے قطرات ٹپکنے لگے تو تمام یہودیوں کو معلوم ہو گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ پیدا ہو گئے ہیں پھر ان سب نے اجتماع کیا اور اذیت و تکلیف پہنچانے کے لیے تدابیر سوچنے لگے مختلف شہروں میں قاصدوں کو بھیجا تا کہ باہم مشورہ کر کے کوئی تدبیر برائے کار لائے۔

مگر ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ ان کے مکر و فریب کو مٹانے اور نیست و نابود کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی خفیہ تدبیر فرما رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کے وجود مسعود سے دین اسلام کو قائم اور روشن کر کے کفار و مشرکین کے ادیان کو نست و نابود کر دیا۔

میلاد النبی ﷺ اور سعادت و ایمان کی ہوائیں

روایت میں مذکور ہے کہ جب قبولیت اور ایمان کی ہوائیں چلیں تو سب سے پہلے جس خوش بخت کے دل و جاں منور و معطر ہوئے وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے اپنے وطن سے ہجرت اختیار کی اور فارس (ایران) سے شہنشاہ کائنات فخر موجودات ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور اپنے من کی مراد کو پالیا، اللہ تعالیٰ نے ان کی کوشش رائیگاں نہ فرمائی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی فضیلت میں ارشاد فرمایا

سَلْمَانٌ مِنَّا . ترجمہ: سلمان ہم سے (یعنی اہل بیت میں سے) ہیں۔

اور اسی طرح جب سعادت کی ہوائیں ارض روم میں چلی تو اہل عرفان نے اسے محسوس کیا اور اہل سعادت اس کی برکت سے فیضیاب ہوئے، سرزمین روم میں سب سے پہلے جس شخص نے حلاوت ایمان پائی وہ بلاشک و شبہ اہل روم کے سردار حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ تھے جو سراپا اطاعت بن کر اسلام کی وادی میں چلے آئے اور خیر الانام ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور صحبت نبوی کی بدولت زندگی کے مقصد اور اس کی سعادتوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

اسی طرح جب نسیم سعادت سرزمین یمن میں چلی تو سب سے پہلے افضل التابعین سیدنا اولیس قرنی رضی اللہ عنہ کو ایمان کی چاشنی سے روشناس کر گئی اور وہ ظاہر و باطناً حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے۔ وہ وطن کی دوری کے باوجود سراپا عشق مصطفیٰ کا پیکر اور ایمان بڑ خدائے تعالیٰ و رسول رب اکبر ﷺ کی نعمت لازوال سے مالا مال تھے حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اس محبوب کی یوں تعریف فرمائی۔

إِنِّي لَا جِدُّ نَفْسَ الْرُحْمَنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ یعنی مجھے یمن کی جانب سے

﴿ نعمت کبریٰ علیہ السلام ﴾

رحمن کی خوشبو آرہی ہے۔ مزید شفقت فرماتے ہوئے حصول مدعا کے لیے سید البشر ﷺ نے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان عظمت نشان بیان فرمایا:

اے عمر جب تم اویس قرنی کو دیکھو تو ان کو سلام کرنا اور اپنے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا کیوں کہ وہ قبیلہ ربیعہ و مضر کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں گے۔

اسی طرح جب نسیم سعادت سرزمین حبشہ میں چلی تو سب سے پہلے حضرت سیدنا بلال بن حمامہ (دوست حمامہ کی جگہ رباح ہے) حبشی رضی اللہ عنہ کے پڑمردہ دل کو کھلا گئی اور اللہ تعالیٰ کی عنایت و توفیق سے وہ تصدیق رسالت و ایمان کی نعمت سے فیضیاب ہوئے پھر انہوں نے اذان کے ذریعے توحید و رسالت کا پیغام دیا اور دین اسلام کی نقیب اول قرار پائے نیز حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کے علم لہراتے رہے اور پیغام اسلام نشر کرتے رہے اس بات کے لیے نبی تہامی و سامی ﷺ نے ان کی ذات کو مخصوص کر دیا تھا۔

ان کے لیے فرمایا: اے بلال! تم میرے دین کے پیغام نشر کرتے ہو اور میرے مقام و مرتبہ کا بیان کرتے ہو کہ جب میں شب معراج جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی (اس فضیلت کا سبب روایات میں تحیۃ الوضو اور بعض میں تحیۃ المسجد کو ذکر کیا گیا ہے)۔

﴿ فیضان میلاد النبی بڑے عاشق صادق عامر یمنی ﴾

اسی طرح جب نسیم سعادت سرزمین یمن میں چلی تو عامر یمنی کو دین اسلام کی سعادت ملی اور وہ معبودان باطلہ کو چھوڑ کر دین اسلام کے دامن میں داخل ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی قدم بوسی سے مشرف ہوئے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کی محبت ہی میں نیک بن کر دنیاے فانی سے رخصت ہوئے۔ ان کا واقعہ نہایت ہی محیر العقول ہے۔

نعمت کبریٰ ﷺ

عامر یمنی کے پاس ایک بت تھا جس کو وہ پوجا کرتا تھا، عامر یمنی کی ایک بیٹی تھی جو قولنج اور جذام کے مرض میں مبتلا تھی اسی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے قاصر تھی، عامر یمنی روزانہ بت کو ایک جگہ رکھ دیتا اور اس بت کے سامنے اپنی بیٹی کو بٹھاتا پھر کہتا اے میرے معبود! یہ میری بیٹی بیمار ہے اس کا علاج کر، اگر تیرے پاس شفاء ہے اور اسے عافیت و سکون بخش، وہ سالوں تک یوں ہی کرتا رہا اور بت سے حاجت طلب کرتا رہا مگر بت اس کی حاجت پوری نہ کر سکا۔

جب نسیم ہدایت اور ایمان و عنایت کی ہوائیں چلیں تو ایک روز عامر یمنی اپنی بیوی سے کہنے لگا، ہم کب تک اس گونگے، بہرے پتھر کی عبادت کریں گے یہ تو نہ ہی بولتا ہے اور نہ ہی ہماری فریادرسی کرتا ہے میرے خیال میں ہم درست دین پر نہیں ہیں۔ بیوی نے جواباً کہا: راہ ہدایت کی تلاش کے لیے ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں ممکن ہے کہ ہمیں راہ ہدایت میسر آ جائے مگر یہ امر ذہن سے بالاتر ہے کہ ان مشارق و مغارب کا ایک ہی مالک و خالق و معبود ہو؟

راوی نے کہا: ابھی وہ میاں، بیوی اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے انہی باتوں میں مشغول تھے کہ اچانک انہوں نے ایک نور دیکھا جو کہ آسمان پر چھا گیا اور اس کی نورانیت سے عالم کائنات منور ہو گئی، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کی آنکھوں سے ظلمت و شقاوت کے پردوں کو ہٹا دیا تاکہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں، اتنے میں انہوں نے دیکھا فرشتے صفیں باندھیں کھڑے ہیں اور ایک مکان کو گھیرے ہوئے ہیں، پہاڑ سجدہ ریز ہیں، زمین حیرت میں گم ہے، اشجار زمین کی جانب جھکے ہوئے ہیں اور پرندے ہشاش بشاش ہیں، ایک منادی اعلان کر رہا ہے! نبی ہادی! اس دنیا میں جلوہ فرما ہو گئے ہیں۔

پھر اپنے بت کو دیکھا تو وہ اوندھے منہ زمین پر ذلت و رسوائی کی خاک چاٹ رہا ہے۔ عامر یمنی نے بیوی سے کہا کیا بات ہے، وہ کہنے لگی ذرا اس بت کو تو دیکھواتے میں اس

نعت کبریٰ ﷺ

بت سے آواز آتی ہے، آگاہ رہو! خبر عظیم ظاہر ہوگئی ہے اور فخر دو عالم ﷺ جلوہ فرما ہو چکے ہیں، سن لو! وہ نبی جن کا ہر ایک کو انتظار تھا جو کہ شجر و حجر سے کلام کریں گے اور جو چاند کے دو ٹکڑے کریں گے اور جو قبیلہ ربیعہ و مضر کے سردار ہوں گے جلوہ گر ہو گئے ہیں۔

یہ کلام سن کر عامر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تم نے سنا کہ اس پتھر نے کیا کہا؟ وہ بولی اس سے پوچھو! اس مولود مبارک کا نام کیا ہے جس کے نور نے کائنات کو منور کر دیا ہے اس پر عامر یمنی نے کہا: اے ہاتھ غیب! جو اس حجر کی زبانی کلام کر رہے ہو اور آج پہلی مرتبہ اس سے آواز آئی ہے یہ تو بتاؤ کہ اس مولود مسعود کا نام کیا ہے؟

اس غیبی آواز نے کہا: اس مولود مبارک کا نام ”محمد ﷺ“ ہے اور وہ سرزمین زم زم و صفا (یعنی مکہ مکرمہ) کے رہنے والے ہیں وطن تہامہ ہے اور دونوں کندھوں کے مابین علامت نبوت (مہربوت) ہے جب وہ چلیں گے تو بادل ان پر سایہ کریں گے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِهِ وَصَلِّهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

اس کے بعد عامر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا: چلو ان کی تلاش میں نکلتے ہیں تاکہ ان کی بدولت حق کی جانب کوئی راہ نمائی حاصل ہو، گفتگو کے دوران ان کی بیمار بیٹی جو کہ مکان کے نچلے حصے میں بے حس و حرکت پڑی تھی اور ان کا خیال بھی اس کی طرف نہیں گیا تھا، اچانک چھت پر ان کے سامنے آن کھڑی ہوئی، حیران ہو کر باپ نے کہا: اے بیٹی! تیری وہ بیماری و تکلیف کہاں گئی جس نے تیرا جینا مشکل کر دیا تھا، بیٹی نے جواب دیا، اے میرے والد! میں نیند کی لذت میں گم تھی کہ اچانک میں نے اپنے سامنے ایک نور کی تجلی دیکھی اور اس میں سے ایک شخص نکل کر میرے پاس آیا، میں نے ان سے پوچھا: یہ نور کیسا ہے اور وہ شخص کون ہیں جن کے دندان مبارک کے نور نے مجھے منور کر دیا ہے۔

نعمت کبریٰ ﷺ

اس شخص نے کہا: یہ حضرت عدنان کے فرزند کا نور مبارک ہے، جس کی تابانی نے کون و مکاں کو منور کر رکھا ہے، میں نے کہا: مجھے ان کے نام بتائیے؟ تو فرمایا: ان کے نام ”احمد و محمد“ ہیں، مطیعوں پر شفقت فرمائیں گے اور خطا کاروں اور دشمنوں سے درگزر فرمائیں گے، میں نے پوچھا: ان کا دین کون سا ہے؟ فرمایا: وہ دین حنیف پر ہیں جو کہ ربانی دین ہے، میں نے پوچھا: ان کا حسب و نسب کیا ہے؟ فرمایا: قریشی و عدنانی ہے، میں نے پوچھا وہ کس کی عبادت کریں گے فرمایا: مہمین صمدانی (یعنی اللہ ﷻ کی) میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں ایک فرشتہ ہوں جسے نور محمدی کے اٹھانے کا شرف بخشا گیا ہے، میں نے اس سے کہا: آپ نے میری تکلیف کو ملاحظہ نہیں کیا؟ تو فرشتے نے کہا: تم حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا کرو کیوں کہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی ذات میں اپنے راز و برہان کو ودیعت کیا ہے تو جو کوئی مجھ سے حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا کرے گا میں اس کی مشکل کو حل کر دوں گا اور جن لوگوں نے میری نافرمانی کی بروز قیامت میں حضور نبی کریم ﷺ کو ان لوگوں کا شفیع بناؤں گا۔“

یہ سنتے ہی میں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلا دیا اور خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی پھر ان اٹھے ہوئے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور جسم پر پھیرا اور نیند سے جاگ اٹھی تو میں ایسی تندرست و صحیح ہو گئی جیسا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یہ سن کر عامر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا: بے شک یہ مولود مبارک سر و برہان کے امین ہیں اور ہم نے تو ان سے صادر عجیب و غریب نشانیوں کو بھی دیکھ لیا ہے، میں ضرور بالضرور ان کی محبت و شوق میں جنگلوں اور وادیوں کو طے کر دوں گا پھر عامر یمنی اور اس کے بقیہ گھروالے اسی مقصد سے تیار ہو کر مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

نعمت کبریٰ ﷺ

جب یہ لوگ مکہ شریف میں اپنی منزل مراد تک پہنچ گئے تو حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ کے گھر کا معلوم کیا اور بیت آمنہ رضی اللہ عنہا پر آن پہنچے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اپنے گل کے دیدار سے بہرہ ور فرمائیے، جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے موجودات کو نور جاں بخشا اور آباؤ اجداد کو شرف و بزرگی عطا فرمائی ہے، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اپنے لخت جگر کو تمہیں نہیں دکھا سکتی کیوں کہ میں یہودیوں سے خوف رکھتی ہوں کہ کہیں ان کو نقصان نہ پہنچائیں۔

یہ سن کر عامر یمنی نے عرض کی: ہم نے فقط ان کی ہی زیارت سے فیضیاب ہونے کے لیے اپنے وطن کو خیر باد کہا ہے اور ان کے لیے ہی اپنے دین و ایمان کو چھوڑ آئے ہیں تاکہ حبیب معظم ﷺ کی زیارت سے بہرہ ور ہوں کیوں کہ انکی خدمت میں آنے والا کبھی ناکام نہیں ہوگا، یہ سن کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اگر ایسی بات ہے کہ تمہیں ان کی زیارت ضرور کرنی ہے تو تھوڑی دیر رکھو اور جلدی نہ کرو اور مجھے کچھ دیر کی مہلت دو، یہ فرما کر آپ کا شانہ اقدس میں چلی گئیں تھوڑی دیر کے بعد ان سے کہا: اب اندر آ جاؤ، اجازت ملتے ہی وہ اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں نبی مکرم، رسول معظم ﷺ جلوہ فرماتے تھے جیسے ہی انور و تجلیات نبوت و رسالت دیکھیں تو انہیں میں گم ہو گئے اور تکبیر و تہلیل کہنے لگے، پھر جب رخ زیبا سے کپڑے کو ہٹایا گیا تو اس کی نورانیت سے آسمان و زمین دکنے چمکنے لگے۔

روئے زیبا کی زیارت کرتے ہی وہ رونے لگے حتیٰ کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئی قریب تھا کہ اسی گریہ و زاری کے سبب ان کی موت واقع ہو جاتی پھر انہوں نے قدم مبارک کو اٹھایا اور زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دست مقدس کو بوسہ دیا۔

نعمت کبریٰ ﷺ

پھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: جلدی کرو اور یہاں سے چلے جاؤ کیوں کہ ان کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کو لوگوں سے پوشیدہ رکھوں اور ان کے بارے میں لوگوں پر کچھ بھی ظاہر نہ کروں، چنانچہ وہ سب بیت آمنہ رضی اللہ عنہا سے نکلے اس حال میں کہ ان کے دل آتش شوقِ زیارت میں جل رہے تھے، اتنے میں عامر یمنی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور دیوانوں کی طرح چلتے ہوئے کہنے لگا مجھے دوبارہ بیت آمنہ رضی اللہ عنہا میں لے چلو اور دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنے دو۔

چنانچہ وہ دوبارہ لوٹے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی منت سماجت کر کے کمرے میں داخل ہوئے تو عامر یمنی نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھتے ہی جلدی سے قدموں کی جانب بڑھا اور ایک زوردار چیخ بلند کی اور حضور نبی کریم ﷺ کے قدموں ہی میں اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی تو اللہ ﷻ نے اسی وقت اس کی روح کو جنت میں پہنچا دیا۔

خدا تعالیٰ کی قسم! محبانِ کامل اور عاشقانِ صادق کا یہی حال و علامت ہوتی ہے، پس اے ہوش مند! حضور نبی کریم ﷺ کے صفات و فضائل کے بیان کو سنو! جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایسا جمال دیا ہے کہ جس سے یہ ساری کائنات منور ہو گئی ہے اور جن کے نور نے آسمان و زمینوں کو جگمگ جگمگ کر دیا ہے۔

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا حَتَّى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمًا

ترجمہ: حضور ﷺ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھو تا کہ اس کی برکت سے جنتِ نعیم

میں جگہ نصیب ہو۔

يَا رَاحَةَ الْأَرْوَاحِ طَابَتْ بِكُمْ أَفْرَاجِي

- يَا رَاحَةَ الْأَرْوَاحِ طَابَتْ بِكُمْ أَفْرَاجِي ☆ انوارِكُمْ لَوْلَا حَتُّ تُغْنِي عَنِ الْمِصْبَاحِ
 الْهَاشِمِيُّ التَّهَامِيُّ مَبْعُوثٌ لِلْأَنَامِ ☆ صَلَّى عَلَيْهِ مَدَامِي تَلَقَّ مِنْهُ الْفَلَاحِي
 السَّيِّدُ الْمُخْتَارُ، خُلَاصَةُ الْأَخْيَارِ ☆ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، صَلَّى عَلَيْهِ يَا صَاحِي
 مِنْ بَعْدِهِ الشَّفِيقِيُّ، أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِيُّ ☆ مَنْ فَازَ بِالتُّصَدِّيقِي لِصَاحِبِ الْإِنْتِجَاحِي
 الثَّانِي الْفَارُوقُ، مَجْرَى الْحُقُوقِ ☆ قَدْ طَهَّرَ الطُّرُوقُ مِنْ بَعْدِ السَّلَاحِي
 ثَالِثُهُمْ ذُو النُّورَيْنِ، عُثْمَانُ قُرَّةُ الْعَيْنِ ☆ صَهْرُ التَّهَامِيِّ الزَّيْنُ مَنْ فَاقَ عَلَى الْمِصْبَاحِي
 وَ الرَّابِعُ الْوَلِيُّ، يُكْنَى بِالرُّضِيِّ ☆ سَيِّدِ نَاعِلِي لِيَابِ خَيْبَرَ دَاجِي
 أَشْبَاهُهُ السَّبْطَيْنِ، الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنِ ☆ وَالزُّهْرَةُ قُرَّةُ الْعَيْنِ كَرِيمَةُ النَّصَاحِي
 وَالطَّلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، مَنْ وَصِفَا بِالْخَيْرِ ☆ فِيهِمْ يَزُولُ الضُّيْرُ وَ تَكْثُرُ الْأَفْرَاجِي
 وَالسَّعْدُ، وَالسَّعِيدُ، وَ ابْنُ عَوْفٍ الْمَجِيدُ ☆ لَا سَيِّمًا الرَّشِيدُ عُبَيْدَةُ الْجَرَاجِي
 يَارَبِّ بِالْآيَاتِ، بِسَيِّدِ السَّادَاتِ ☆ أَدْخِلْنَا فِي الْجَنَاتِ يَا مَنْ هُوَ الْمَنَاجِي
 يَارَبِّ بِالْقُرْآنِ، بِسَيِّدِ الْأَكْوَانِ ☆ أَدْخِلْنَا فِي الْجَنَانِ يَا مَنْ هُوَ الْفَتَاحِي

اے قرار جاں! میری خوشیاں آپ کے دم قدم سے دو بالا ہیں

۱۔ اے قرار جاں! میری خوشیاں آپ کے دم قدم سے دو بالا ہیں، آپ کے انوار کی چمک چراغوں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

۲۔ نبی ہاشمی و تہامی ﷺ کائنات کے لیے رسول بن کر تشریف لائے ان پر ہمیشہ صلوة و سلام پڑھو! کیوں کہ نجات و فلاح انہیں سے وابستہ ہے۔

نعمت کبریٰ ﷺ

۳۔ حضور ﷺ صاحب اختیار، بہترین مخلوق ہیں، لہذا اے میرے رفیق! کثرت سے صبح و شام درود و سلام پڑھتے رہو۔

۴۔ حضور ﷺ کے بعد آپ کے رفیق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر! جو کہ صاحب فلاح و نجات کی تصدیق سے صدیق بن کر سرخرو ہوئے۔

۵۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر! جنہوں نے شریعت کو نافذ کیا اور تبلیغ و تلوار کے ذریعے سے (اسلامی) راستوں کو پاکیزہ کیا۔

۶۔ پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پر! جو اس نبی تہامی رضی اللہ عنہ کے قرۃ العین اور داماد ہیں جن کا نور چراغوں پر غالب تھا۔

۷۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر! جو سرچشمہ ولایت، صاحب صبر و رضا اور خیر شکن ہیں۔

۸۔ پھر حضرت حسنین کریمین پر! اور سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا پر! جو کہ حضور ﷺ کی قرۃ العین اور آپ کی اولاد مبارک ہیں۔

۹۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ پر! جو کہ صاحب خیر ہیں جن کی بدولت تکالیف دور ہوتی اور خوشیاں دو بالا ہوتی ہیں۔

۱۰۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ! حضرت سعید رضی اللہ عنہ! عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور خصوصاً حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر۔

۱۱۔ اے لطف و کرم فرمانے والے رب تعالیٰ! ہمیں قرآن اور صاحب قرآن کی طفیل جنت میں داخلہ نصیب فرما۔

۱۲۔ اے فتاح! اے رب! ہمیں قرآن اور سید دو عالم ﷺ کے طفیل جنت میں داخلہ نصیب فرما۔

عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ .

آپ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا بہترین صلوة و سلام ہو۔

ذکر آیات ولادت کیجئے

(مشہور مورخ) علامہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں:

جب ربیع الاول کی پہلی شب آئی تو حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ سے نہایت کیف و سرور حاصل ہوا۔

دوسری رات حصول مقصد کی خوشخبری سنائی گئی، تیسری رات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا، اب اس ذات کے جلوہ فرما ہونے کا وقت آن پہنچا ہے جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے گا اور شکر و احسان بجالائے گا، چوتھی رات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرشتوں کی بلند آواز سے تسبیح سماعت فرمائی، پانچویں رات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت کی، وہ ارشاد فرما رہے تھے:

اس نبی جلیل کی مبارک باد و خوشخبری ہو جو کہ صاحب نور و جمال، فضل با کمال کے مالک ہوں گے اور مدح و ثنا جن کو لائق ہے۔

چھٹی رات حضور نبی کریم ﷺ کے انوار و تجلیات سے ارض و سما جگمگا اٹھے ساتویں رات فرشتوں نے بیت آمنہ رضی اللہ عنہا کی حاضری دی جس سے فرحت و سرور میں مزید نکھار آ گیا، آٹھویں رات فرحت و سرور کے فرشتے نے ندا کی! حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کا وقت قریب آ گیا ہے۔

نویں رات لطف و کرم کے فرشتے نے ندا کی! حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ سے غم و آلام دور ہو گئے ہیں، دسویں رات خیف و منیٰ نے بشارتیں دیں گیارہویں رات ارض و سما والوں نے ایک دوسرے کو میلاد النبی ﷺ کی مبارک بادیں دیں، بارہویں رات کے بارے میں حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ چاندنی رات تھی اور تاریکی نہ تھی اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو لیکر حرم کی طرف گئے تھے تاکہ حرم کی شکستہ دیواروں کی مرمت فرمائیں۔

﴿ نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اس وقت میرے پاس مرد و عورت کوئی نہ تھا، میں اپنی تنہائی پر رونے لگی اور ساتھ ہی یہ کہنے لگی، ہائے یہ تنہائی! ایسے وقت میں کوئی عورت نہیں جو میری مدد کرے، کوئی سہیلی نہیں جو میری دلجوئی کرے اور نہ کوئی خادمہ ہے جو مجھے سہارا دے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے یکا یک اپنے مکان کے ستون پر نظر کی تو کیا دیکھتی ہوں کہ وہ پھٹ گیا ہے اور چاند کی مثل روشن چہرے والی چار عورتیں اس سے نکلیں ہیں انہیں انوار و تجلیات نے اپنے اندر چھپا رکھا ہے اور انہوں نے سفید رنگ کی چادریں باندھ رکھی ہیں جن سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے مجھے یوں لگا کہ وہ ”عبدمناف“ کی بیٹیاں ہیں ان میں سے ایک آگے بڑھی اور کہنے لگی:

اے آمنہ! تمہاری مثل کون ہے کیوں کہ تم ”سید البشر اور فخر ربیعہ و مضر“ سے حاملہ ہو۔ یہ کہہ کر وہ میری دہنی جانب بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں میں سب انسانوں کی ماں حوا علیہا السلام ہوں پھر ان میں سے دوسری آگی بڑھی اور کہنے لگی، اے آمنہ! تمہاری مثل کون ہے؟ کہ تم اس ذات مقدس سے حاملہ ہو جو طیب و طاہر علم و عرفان کا سمندر اور حقائق و معارف کا بحر بے کراں، نور منور اور کائنات کا روشن راز ہیں یہ کہہ کر وہ میرے بائیں جانب بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ علیہا السلام ہوں۔

پھر تیسری آگے بڑھیں اور کہنے لگیں اے آمنہ! تمہاری مثل کون ہے؟ کہ تم اس ذات بابرکات سے حاملہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے حبیب اعظم ﷺ اور صاحب مدح و ثنا ہیں، یہ کہہ کر وہ میری پشت کی طرف بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں آسیہ بنت مزاحم علیہا السلام ہوں۔

نعمت کبریٰ علیہا السلام

پھر چوتھی خاتون آگے بڑھیں، وہ ان تمام سے زیادہ خوبصورت اور حسن و جمال والی تھیں کہنے لگیں، اے آمنہ! تیری مثل کون ہے کہ تم اس فخر علم و کائنات سے حاملہ ہو جو براہین و معجزاتِ قاہرہ و باہرہ کے مالک، دلائل و آیاتِ بینات کے حامل اور ارض و سما والوں کے سردار ذی وقار ہیں، یہ کہہ کر وہ میرے سامنے بیٹھ گئیں اور فرمانے لگیں: اے آمنہ! اپنے جسم کو میری جانب مائل کرو، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں مریم بنت عمران علیہا السلام ہوں اور ہم سب تمہاری دایہ ہیں اور ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی خدمت سرانجام دینے کے لیے آئی ہیں۔

”عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ أَكْمَلُ التَّسْلِيمَاتِ“

حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ گفتگو سن کر میں ان سے مانوس ہو گئی اس دوران مجھے طویل القامت نوری پیکر نظر آنے لگے جو گروہ در گروہ میرے حجرہ میں داخل ہو رہے تھے ان کی آوازیں باہم مانوس تھیں لیکن زبان مختلف تھی جن سے سریانی زبان غالب تھی یوں نظر آتا کہ مکان کی دیواریں میری جانب جھکی ہوئیں ہیں اور میرے دائیں بائیں نور کے نورانی حلقے گردش کر رہے ہیں۔

میلا دالنسی رحمۃ اللہ علیہا کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا: اے جبرائیل! جنت میں پینے کے جامِ خوشبودار شربت سے لبریز کر دو اور اے رضوان (خازن جنت)! جنتی حوروں کی زیبائش کرو، مشک کے منہ کھول دو، کیوں کہ مخلوقات کے سردار جناب احمد مختار رحمۃ اللہ علیہ ظہور فرمانے والے ہیں۔

اے جبرائیل! محبوب اکبر کے لیے جو کہ نور والے اور سب سے مقرب داعی ہیں قرب و وصال کے سجادے پھیلا دو اور مالک (داروغہ جہنم) کو حکم دو کہ جہنم کے دروازے بند کر دے، رضوان سے کہو کہ جنت کے دروازے کھول دے۔

نعمت کبریٰ ﷺ

اے جبرائیل! جنتی پوشاک پہن کر زمین و آسمان کے گوشوں میں ندا کرو، محبت و محبوب اور طالب و مطلوب کے ملنے کا وقت آن پہنچا ہے، جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی اور فرشتوں کو مکہ مکرمہ کے پہاڑ پر لا کر کھڑا کیا ان فرشتوں نے کعبہ کو اپنے نورانی پروں سے گھیر لیا، ان فرشتوں کے پاؤں سفید کا فوری بادلوں کی طرح تھے، اطراف و اکناف میں پرندے گیت الگے لگے اور جنگلوں اور صحراؤں میں جانور خوشی و مسرت سے گیت گانے لگے اور یہ سب اللہ جل جلالہ کے حکم مقدس سے ہوا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وقت ولادت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے تمام حجابات اٹھادیئے اور مجھے سر زمین شام میں بصری کے محلات نظر آنے لگے میں نے تین عظیم جھنڈے دیکھے جو مشرق، مغرب اور کعبہ کی چھت پر نصب کیے گئے اس عالم میں مجھے پرندوں کا غول نظر آیا، جن کی چونچیں سونے کی طرح تھیں اور پز سفید موتیوں کے مائل تھے، انہوں نے میرے حجرہ میں آ کر زرد جواہرات، یا قوت و مرجان نچھاور کیے اور پھر اللہ جل جلالہ کی تسبیح کرنے لگے میں انہیں لمحہ بہ لمحہ اپنے سے دور کرتی تھی، اسی دوران فرشتوں کے گروہ آئے ان کے ہاتھوں میں سونے چاندی کے برتنوں میں مشک و عنبر اور مختلف خوشبوئیں تھیں جنہیں وہ بکھیرتے رہے اور بلند آواز سے رسول معظم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے لگے۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں: چاند میرے سر پر خیمہ فگن ہوا اور ستارے خوبصورت قندیلوں کی طرح لٹک کر چمکنے لگے، مجھے سفید اور کا فوری شربت پیش کیا گیا جو مشک سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ لذیذ اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا، مجھے سخت پیاس محسوس ہوئی تو میں نے اسے پی لیا میں نے ایسا مشروب کبھی نہ پیا تھا، یہ شربت پینے کے بعد مجھ پر ایک نور عظیم ظاہر ہوا اور میں نے دیکھا ایک سفید رنگ کا پرندہ میرے کمرے میں آیا اور میرے دل پر سے پرواز کی۔

﴿الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ﴾

عَلَيْكَ مِنْ بَابِ السَّلَامِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ فِي جُنْحِ الظَّلَامِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ يَا مُظَلَّلُ بِالْغَمَامِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ يَا نَسْلَ الْكِرَامِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ يَا نَسْلَ الدَّيْحِيِّ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ ذَا الدِّينِ الصَّحِيحِيِّ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ ذَا الْعِلْمِ الرَّجِيحِيِّ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ ذَا النُّطْقِ الْفَصِيحِيِّ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ ذُو الْوَجْهِ الصَّيْحِيِّ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ طَهَ يَا مُؤَيَّدُ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ طَهَ يَا مُمَجَّدُ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ يَا مَهْدِي وَهَادِي	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ أَحْمَدُ يَا مُحَمَّدُ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ
عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْقِيَامَةِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامِ

نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْبِلَادِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نُورَ الْعِبَادِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُظْهَرَ الرَّشَادِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نَسْلَ الْخَلِيلِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ مِنْ بَابِ السَّلَامِ	الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوبِ
 وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْأَيْدَانِ وَشِفَائِهَا
 وَنُورِ الْأَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَعَلَى آلِهِ
 وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

نعمت کبریٰ ﷺ

محفل میلاد و عشر ماگنی چائے و دارالعمومی رو عا

”هَذَا دُعَاءُ الْمَوْلِدِ“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ

عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ -

اللَّهُمَّ إِنَّا قَدْ حَضَرْنَا مَوْلِدَ نَبِيِّكَ وَصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ فَأَفْضِ عَلَيْنَا

بِبَرَكَتِهِ خِلْعَ الْعِزِّ وَ التَّكْرِيمِ وَأَسْكِنْنَا بِحَوَارِهِ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَ مَتَّعْنَا بِالنَّظَرِ إِلَى

وَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَ أَجْرْنَا مِنْ عِقَابِكَ الْإِلِيمِ بِفَضْلِكَ وَ جُودِكَ وَ كَرَمِكَ يَا

أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِجَاهِ الْمُصْطَفَى وَ بِآلِهِ أَهْلِ الصِّدْقِ وَ الْوَفَا وَ

بِصَحْبِهِ الْأَبْرَارِ وَ الشُّرَفَا، كُنْ لَنَا عَوْنًا وَ مُعِينًا مُسْعِفًا وَ بَوِّنَا مِنَ الْجَنَّةِ

قُصُورًا وَ عُرْفًا -

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَ آلِهِ الْأَخْيَارِ أَنْ تُكَفِّرَ عَنَّا

الدُّنُوبَ وَ الْأَوْزَارَ وَ نَجِّنَا مِنْ جَمِيعِ الْمَخَاوِفِ وَ الْأَخْطَارِ وَ تَقَبَّلْ مِنَّا مَا

قَدَّمْنَا مِنْ يَسِيرِ أَعْمَالِنَا فِي السِّرِّ وَ الْإِجْهَارِ وَ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّكَ عَزِيزٌ

غَفَّارٌ -

بَلِّغِ اللَّهُمَّ وَأَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرِئَ بِتَمَامِهِ وَ كَمَالِهِ مِنْ هَذِهِ الْقِرَاءَةِ

الشَّرِيفَةِ وَ الْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ زِيَادَةً فِي شَرَفِ نَبِينَا مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ فِي شَرَفِ

نعمت كبرى صلى الله عليه وسلم

آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ
أَجْمَعِينَ وَإِلَى رُوحِ آيِنَا آدَمَ وَأُمَّنَا حَوَّاءَ وَمَا تَنَاسَلَ مِنْهُمَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ
الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَصَدَقَةٌ جَارِيَةٌ مِنْ جَنَابِهِ الْمُكْرَمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

إِلَى رُوحِ مَنْ كَانَتْ التَّلَاوَةُ الشَّرِيفَةُ لِأَجْلِهِمْ وَسَبِّهِمْ وَجِهَتِهِمْ وَ
أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنَّا وَعَلَى قُبُورِهِمْ مِنْكَ نُورٌ نَازِلٌ مَوْلَانَا رَبِّ الْعَالَمِينَ ،
وَأَوْصِلِ اللَّهُمَّ ثَوَابَ هَذِهِ التَّلَاوَةِ مِنَّا إِلَيْهِمْ وَاجْعَلْهُ نُورًا نَازِلًا عَلَيْهِمْ وَجَافِ
الْأَرْضَ عَنْ جَنِّيهِمْ -

وَأفْسَحِ اللَّهُمَّ لَهُمْ فِي قُبُورِهِمْ مَدَّةَ بَصَرِيهِمْ وَارْحَمْنَا إِذَا سِرْنَا إِلَيْهِمْ
كَذَلِكَ اللَّهُمَّ لَهُمْ وَ لِمُجَاوِرِهِمْ وَ لِسُكَّانِ تَرْبِيَتِهِمْ وَ لِسَائِرِ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَ
لَنَا وَ لِوَالِدِينَا وَ أُسْتَاذِينَا وَ أُسْتَاذِ أُسْتَاذِينَا وَ مَشَايخِنَا وَ مَشَايخِ مَشَايخِنَا وَ
لِمَنْ عَلَّمَنَاو لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْنَا وَ لِمَنْ لَهُ حَقُّ الدُّعَاءِ عَلَيْنَا وَ لِمَنْ أَوْصَانَا وَ
أَوْصَيْنَا بِدُعَاءِ الْخَيْرِ وَ لِعَبِيدِكَ الْحَاضِرِينَ السَّامِعِينَ وَ لِكَافَّةِ أَهْلِ الْإِيمَانِ
أَجْمَعِينَ وَ حَرِّمْنَا عَلَى النَّارِ وَ تَوَقَّنَا مُسْلِمِينَ وَ اذْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِينَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

العلم الحكيم على العالم

في مولد سيد ولد آدم

ن لإمام العالم العلامة

شهاب الدين أحمد بن حجر الهيتمي الكافعي

رحمه الله تعالى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَرَّقَوْنِي هَذِهِ الْأُمَّةَ الضَّعِيفَةَ
بِوَجُودِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ * الَّذِي أَلْبَسَهُ اللَّهُ تَاجَ
النَّبُوَّةِ وَجَعَلَهُ نَبِيَّ الْأَنْبِيَاءِ * وَآدَمَ مَنْجِدِ الْمُنْجِمِ
فِي الطُّيْنِ * أَصْطَفَاهُ حَبِيبًا طَيِّبًا خُصُوصًا مِنْ بَيْنِ
هَذَا الْعَدُومِ أَجْمَعِينَ * فَقَالَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَهُوَ
أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ : وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ *
تَوَهَّتْ بِمَجِيئِهِ الْكُتُبُ الْمُنَزَّلَةُ مِنَ الْحَيِّ الصَّمَدِ *
وَمُبَشِّرًا بِرَسُولِهِ يَا بَنِي بَعْدِي أَسْمُهُ أَحْمَدُ * فَأَشَارَتْ

إِلَى تَضْيِئِهِ بِشُمُولِ الْمُفْضَلِينَ * وَلَمْ يَتَدَبَّرْ ذَلِكَ بِمُقْتَضَى
الْقَابِلِيَّةِ سِوَى الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ * أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى
وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مَبِينٌ * أَخْتَصَمَ الْمَلَأُ الْأَعْلَى فِي غَايَةِ
مَبْلَغِ ذَلِيلِهِ وَلَمْ يَصِلِ الْأَنْبِيَاءُ إِلَى بَعْضِ تَعْرِيفِهِ بِرِسْمِهِ *
إِذْ كَانَ سِرُّ جُودِ آدَمَ وَدَعْوَةَ إِبْرَاهِيمَ * رَبَّنَا وَآبَعَثْ
فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ * نَزَّهَهُ
مَوْلَاهُ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ * فَقَالَ تَعَالَى : وَمَا صَاحِبِكُمْ
بِمَجْنُونٍ * ثُمَّ أَقْسَمَ بِعَمْرِهِ فِي الْقُرْآنِ الْمَحْفُوظِ
الْمُصُونِ * فَتَدَبَّرَ حَبِيبِي لَعْمَرِكَ إِنَّهُمْ لَنِي سَكْرَتِهِمْ
يَعْمَهُونَ * خَتَمَ الشَّرَائِعَ بِتَأْخِيرِهِ الْفَآخِرِ * وَكَانَ
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورَ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ * فَلِذَا جَعَلَهُ فِي الرَّتْبَةِ
الْعَزِيمَةِ الْمَقْدَمِ * وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ

وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ * عَيْنِ
 آيَاتِ الْوُجُودِ وَمَرْكَزِ دَائِرَةِ الْعَارِفِينَ * مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
 أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ *
 سِرُّ أَسْرَارِ الْمَظَاهِيرِ وَمَلَأُ السَّادَاتِ الْأَفَاخِرِ الَّذِي جَعَلَ
 اللَّهُ أَنْشِرَاحَ صُدُورِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي تَحْكِيمِهِ تَعْظِيمًا * فَلَا
 وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا
 فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّدُوا تَسْلِيمًا * هَذَا
 الْحَبِيبُ وَسِيْلَةُ الْمَذْنُوبِينَ قَالَ لَنَا مَلَقْنِ الْحُجَّةَ مَعَ التَّصْرِيحِ
 وَالتَّيْبِينَ لِنَعْلَمَ كَيْفَ التَّشْبِثِ بِأَذْيَالِهِ وَتَوَخَّى تَفْهِيمًا *
 وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ
 لَهُمُ الرَّسُولَ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا * يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْعَاصِينَ
 يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَنْتَ الَّذِي نَادَمْتَ الْحَقَّ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى *
 نَاطِرًا إِلَى تَجَلِّيهِ كَمَا أَرَادَ وَكَيْفَ أَرَادَ * مَا زَاغَ بَصْرُكَ وَمَا

طغى * أتراك حين ينالك وفاء عهد ولسوف يعطيك
 ربك فترضى * أتسى الناشئين لامتداحك أولى القلوب
 المرضى * وأنت في كل حالة ملحوظا مرفودا لاتزال عسى
 أن يعثك ربك مقاما محمودا * حياك الله بما يسرك *
 لقد بلغت الرسالة وأديت الأمانة ونصحت الأمة
 وكشفت الغمة * فله درك أنت لامتك الضعيفة أرتم
 من الأب الشفيق الحميم لقوله تعالى لقد جاءكم رسول
 من أنفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين
 رؤوف رحيم * فإن تولوا فقل حسبي الله لا إله إلا
 هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم
 صلوا عليه وسلموا تسليما حتى تنالوا جنه ونعيا

يا أمة نبينا مفضلة

صلوا عليه وسلموا في الأولة

أُمَّةٌ تُدْعَى بِالْقُطُوفِ ، الدَّانِيَةِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الثَّانِيَةِ

أُمَّةٌ مُحَمَّدٌ بِالْعُلُومِ مُتَرَارِثَةٌ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الثَّلَاثَةِ

أَجْعَلْ صَلَاتِكَ عَلَى النَّبِيِّ مُتَابِعَةً

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الرَّابِعَةِ

يَا مَنْ تَوَرَّقَ لَهُ الْغُصُونُ الْيَابِسَةَ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الْخَامِسَةِ

كُلُّ الْعُلُومِ مِنَ الْحَبِيبِ دَارِسَةٌ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي السَّادِسَةِ

الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ الْأَصَابِعِ تَابِعَةٌ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي السَّابِعَةِ

ابن عبد الله يبشر آمنه

صلوا عليه وصلوا في الثامنة

وهو الذي في حضرة القدس قدس

صلوا عليه وصلوا في التاسعة

أنوار محمد في جبينه نائمه

صلوا عليه وصلوا في العاشرة

فصل في بيان فضل مولد النبي صلى الله عليه وسلم

قال أبو بكر الصديق رضي الله عنه من أنفق درهما

على قراءة مولد النبي صلى الله عليه وسلم كان رفيقي

في الجنة * وقال عمر رضي الله عنه من عظم مولد

النبي صلى الله عليه وسلم فقد أحيا الإسلام * وقال

عثمان رضي الله عنه من أنفق درهما على قراءة مولد

النبي صلى الله عليه وسلم فكأنما شهد غزوة بدر
وحزيب * وقال علي رضي الله عنه وكرم الله وجهه

من عظم مولد النبي صلى الله عليه وسلم وكان سبباً لقراءته

لا يخرج من الدنيا إلا بالإيمان ويدخل الجنة بغير

حساب * وقال حسن البصري رضي الله عنه ووددت

لو كان لي مثل جبل أحد ذهباً فانفقته على قراءة مولد

النبي صلى الله عليه وسلم * وقال جنيد البغدادي قدس

الله سره من حضر مولد النبي صلى الله عليه وسلم

وعظم قدره فقد فاز بالإيمان * وقال معروف الكرخي

قدس الله سره: من ميا طعاماً لأجل قراءة مولد النبي

صلى الله عليه وسلم وجمع إخواناً وأوقد سراجاً ولبس

جديداً وتبخر وتعطر تعظيماً لمولد النبي صلى الله عليه

وسلم حشره الله يوم القيامة مع الفرقة الأولى من

النَّبِيِّنَ وَكَانَ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ * وَقَالَ وَحِيدٌ عَضْرَهُ
 وَفَرِيدٌ دَهْرَهُ الْإِمَامُ نَحْرُ الدِّينِ الرَّازِي مَا مِنْ شَخْصٍ قَرَأَ
 مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْحٍ أَوْ بَرٍّ أَوْ شَيْءٍ آخَرَ
 مِنْ الْمَأْكُولَاتِ إِلَّا ظَهَرَتْ فِيهِ الْبَرَكَةُ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ *
 وَصَلَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَأْكُولِ فَإِنَّهُ يَضْطَرِبُ وَلَا يَسْتَبْقِرُ
 حَتَّى يَغْفِرَ اللَّهُ لِأَكْلِهِ * وَإِنْ قُرِئَ مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَاءٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ دَخَلَ
 قَلْبَهُ أَلْفُ نُورٍ وَرَحْمَةٌ * وَخَرَجَ مِنْهُ أَلْفُ غِلٍّ وَعَائِلَةٍ
 وَلَا يَمُوتُ ذَلِكَ الْقَلْبُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ * وَمَنْ قَرَأَ
 مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دَرَاهِمٍ مَسْكُوكَةٍ فَضَتْهُ
 كَانَتْ أَوْ ذَهَبًا وَخَاطَ تِلْكَ الدَّرَاهِمَ بِغَيْرِهَا وَقَعَتْ فِيهَا
 الْبَرَكَةُ وَلَا يَنْفَتِرُ صَاحِبُهَا وَلَا تَفْرُغُ يَدُهُ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * وَقَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ *

مَنْ جَمَعَ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانًا
 وَهَيَأَ طَعَامًا وَأَخْبَى مَكَانًا وَعَمِلَ إِحْسَانًا وَصَارَ سَبِيًّا
 لِقِرَائَتِهِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصَّادِقِينَ وَالشَّهِدَاءِ
 وَالصَّالِحِينَ وَيَكُونُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ * وَقَالَ السَّرِيُّ
 السَّقَطِيُّ قَدَسَ اللَّهُ سِرَّهُ مِنْ قَضَدٍ مَوْضِعًا يَقْرَأُ فِيهِ
 مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قَصَدَ رَوْضَةً مِنْ
 رِيَاضِ الْجَنَّةِ لِأَنَّهُ مَا قَصَدَ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ إِلَّا لِمَحَبَّةِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ * وَقَالَ سُلْطَانُ الْعَارِفِينَ
 الْإِمَامُ جَلَالُ الدِّينِ السِّيُوطِيُّ قَدَسَ اللَّهُ سِرَّهُ وَنُورُ
 ضَرْبِجِهِ فِي كِتَابِهِ الْمُسَمَّى بِالْوَسَائِلِ فِي شَرْحِ الشَّمَائِلِ مَا مِنْ
 بَيْتٍ أَوْ مَسْجِدٍ أَوْ مَحَلَّةٍ قُرِئَ فِيهِ مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَحَفَّتِ الْمَلَائِكَةُ ذَلِكَ الْبَيْتَ أَوْ الْمَسْجِدَ

أَوْ الْمَحَمَّةِ وَصَلَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَهْلِ ذَلِكَ الْمَكَانِ وَعَمَّهُمْ
 اللَّهُ تَعَالَى بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ ﴿١٠٠﴾ وَأَمَّا الْمَطْرُقُونَ بِالنُّورِ
 يَعْنِي جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَعِزْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ
 السَّلَامُ فَإِنَّهُمْ يُصَلُّونَ عَلَى مَنْ كَانَ سَبِيًّا لِقِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿١٠١﴾ وَقَالَ أَيْضًا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ قَرَأَ فِي
 بَيْتِهِ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ سَبْحَانَهُ
 وَتَعَالَى الْقَحْطَ وَالْوَبَاءَ وَالْحَرْقَ وَالْغَرَقَ وَالْآفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ
 وَالْبَغْضَ وَالْحَسَدَ وَعَيْنَ السُّوءِ وَاللَّصُوصِ عَنِ أَهْلِ
 ذَلِكَ الْبَيْتِ فَإِذَا مَاتَ هَرَبٌ اللَّهُ عَلَيْهِ جَوَابٌ مُنْكَرٍ
 وَنَكِيرٍ وَيَكُونُ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُقْتَدِرٍ ﴿١٠٢﴾
 فَمَنْ أَرَادَ تَعْظِيمَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفِيهِ
 هَذَا الْقَدْرُ ﴿١٠٣﴾ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ تَعْظِيمُ مَوْلِدِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ مَلَأَتْ لَهُ الدُّنْيَا فِي مَدْحِهِ لَمْ

يَحْرُكُ لَبَّهُ فِي الْحَبَّةِ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * جَعَلَنَا اللَّهُ
وَأَيَّاكُمْ مِنْ عِظَمِهِ وَيَدْرِي قَدْرَهُ وَمِنْ أَحْصَى خَاصُّ
مُحِبِّهِ وَاتَّبَاعِهِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ * وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلُّوا تَسْلِيمًا

حَتَّى تَسْأَلُوا جَنَّةَ وَنَعِيمًا

لِي بِي اسْمُهُ مُحَمَّدٌ يَا مَوْلَايَ	لَمْ يَزَلْ فَضَّلَهُ عَلَيْنَا
هُوَ نَبِيٌّ هُوَ شَفِيعِي يَا مَوْلَايَ	غَدَا مِنْ نَارِ الْقَوِيَا
نُورِ الْبَهِيِّ مِنَ الشَّمْسِ يَا مَوْلَايَ	خَصَّهُ رَبُّ الْبَرِيَا
أَنْطَقِ النَّخْلَ بِفَضْلِهِ يَا مَوْلَايَ	وَلَهُ وَجْهٌ مُضِيَا
قَدْ رَفِيَ فَوْقَ السَّمَاءِ يَا مَوْلَايَ	وَارْتَقَى سَبْعًا عَلِيَا
نَبْعَ الْمَاءِ مِنْ كَفِّهِ يَا مَوْلَايَ	وَسَقَى الْجَيْشَ الْحَيَا
أَنْدَهُ أَقْبَى كَسِيفٍ يَا مَوْلَايَ	وَالْحَوَاجِبَ أَنْوَرَا

خده كالورد الاحمر يا مولاي والعيون الاكلبا
 شعره ادعج مسلس يا مولاي شبه ليل اعميا
 فمه ضيق صغير يا مولاي شبه خاتم جوهريا
 جسمه ابيض منعم يا مولاي شبه فمحه احجريا
 عنكبوت عشب وخيم يا مولاي من كفور الجاهليا
 زاد شوقى لحبى يا مولاي وكوانى الهجر كيا
 فاز من صلى عليه يا مولاي بالرضا والجتيا
 وارض عن اصحابه جمعا يا مولاي على رغم الرافضيا

وعن أنس بن مالك رضى الله عنه أنه قال: قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم أنا أول الناس خروجا إذا بعثوا

وأنا قائدهم إذا وفدوا وأنا خطيبهم إذا أنصتوا وأنا

مستشفيعهم إذا حبسوا وأنا مبشرهم إذا أسوا، الكرامة

والمفاتيح حيث يدي وأنا أكرم ولد آدم على ربي،

يطوف على ألف خادم كأنهم بيض مكنون أو أولو

مَشُورٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ وَالنَّشُورِ * وَعَنْ
جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِي أَسْمَاءُ : أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ * وَأَنَا
الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ * وَأَنَا الْخَاشِرُ الَّذِي
يُخْشِرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمِي * وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ لَيْسَ
بَعْدَهُ نَبِيٌّ * وَأَنَا الْمُقْفَى وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ
ضَخَمَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةَ ضَخَمَ الْكَرَادِيْسَ طَوِيلَ الْمَسْرِبَةِ
إِذَا مَشَى تَكْفًا تَكْفًا فَكَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ ، لَمْ أَرْ قَبْلَهُ
وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلا لِحْيَتِهِ

عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ * وَكَانَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَشَعْرُهُ إِلَى
أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَيْضًا مَشْرَبٌ
بِالْحُمْرَةِ أَقْبَى الْأَنْفِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبَ الْأَشْفَارَ وَبَيْنَ
كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدَ النَّاسِ صَدْرًا
وَأَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً وَالْيَنَّهُمْ عَرِيكَةٌ وَأَكْرَمَهُمْ عَشِيرَةً،
مَنْ رَأَاهُ بَدَاهَةٌ هَابَةٌ وَمَنْ خَالَطَهُ بِمَعْرِفَةٍ أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعَتُهُ
لَمْ أَرِ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * وَعَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيْطُ
ثَوْبَهُ وَيَمْلَأُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ.

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ * كَانَ لَا يَدْخِرُ شَيْئًا لِعَدِيٍّ * وَمِمَّا اخْتَصَّ بِهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْفَضَائِلِ وَالْكَرَامَاتِ مِنْهَا

أَنْ آدَمَ وَجَمِيعَ الْمَخْلُوقَاتِ خَلِقُوا لِأَجَلِهِ * وَمِنْهَا أَنَّهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيتُ حَارِئًا وَيُصْبِحُ طَائِعًا
 يَطْعِمُهُ رَبُّهُ وَيَسْقِيهِ مِنَ الْجَنَّةِ * وَكَانَ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ
 كَمَا يَرَى مِنْ أَمَامِهِ * وَيَرَى فِي اللَّيْلِ وَالظُّلْمَةِ كَمَا يَرَى فِي
 النَّهَارِ وَالضُّوءِ وَكَانَ إِذَا مَشَى فِي الصَّخْرِ غَاصَتْ قَدَمَاهُ
 فِيهِ * لَقَدْ اخْتَارَهُ وَاصْطَفَاهُ رَبُّهُ * وَكَانَتْ تَنَامُ عَيْنَاهُ
 وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ * وَكَانَ رِيحُ عَرْقِهِ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ
 الْمِسْكِ وَلَمْ يَقَعْ لَهُ ظِلٌّ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا يَرَى لَهُ ظِلٌّ
 فِي شَمْسٍ وَلَا فِي قَمَرٍ * وَلَا يَقَعُ عَلَى ثِيَابِهِ ذَبَابٌ قَطُّ
 وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسِيرُ مَعَهُ حَيْثُ سَارَ يَمْشُونَ خَلْفَ ظَهْرِهِ
 وَمِنْهَا أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَصِلِيَ وَنُسَلِّمَ عَلَيْهِ
 بِسَلَامٍ عَلَيْهِ وَسَلَامًا تَسْلِيمًا

يَا رَبِّهِمْ دَائِمًا وَسَلِّمْ عَلَيَّ أَيُّكُمْ
يَا رَبِّزِمَ الْحَادِي وَيَا تَرْتِمَ ذِي لَيْلٍ

يَا أَهْلَ بَيْتِي قَدْ ظَالَ بَعْدِي وَجَدُّ وَجَدِي
كَلِّمُوا بَحْدُو أَلْيَادَ الْمُجْدِدِ نَحْوَ الْمَكْرَمِ

يَا الْهَيْلَةَ حَسَنُ الْخَلْقِ عَرِيبِ النُّطْقِ
يَا الْكُرَّةَ الرُّؤْيَا حَبِيبِ الْبَيْتِ الْبُرِّ الْبُطْلَمِ

تَشْتَاقُ رُوحِي إِلَى الْمَلِيحِ طَهَ الْفَرِيحِ
عَسَى يَمُرُّ أَدَا بِيْرِي جَرِيحِي رِيْرِحِي الْهَمِّ

يَا جُودَ حَسَبِ دُخْرًا لِنَدْوِي تَزِيلُ
يَا لِي عَلَى سَائِرِ الْبُرِّ الْبُرِّ الْبُرِّ الْبُرِّ

يَا صِلَاتِي فِي أَعْرَابِ كِتَابِ وَأَكْتَابِ
يَا كَلِمَاتِي فِي رَأْيِ الْبُرِّ الْبُرِّ الْبُرِّ الْبُرِّ

فَصَلِّ فِي مُعْجَزَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَا اخْتَصَّ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّ مُعْجَزَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَمِرَّةٌ إِلَى يَوْمِ

الْقِيَامَةِ وَمُعْجَزَاتُ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ انْقَرَضَتْ

لِوَقْتِهَا فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا خَيْرُهَا * وَ مِنْ مُعْجَزَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْبِيحُ الطَّعَامِ فِي كَفِّهِ الْمُبَارَكِ كَمَا وَرَدَ فِي

الْبُخَارِيِّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّعَامَ

وَمَنْ تَسَمِعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ * وَ مِنْ مُعْجَزَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمُ الْحَجَرِ عَلَيْهِ كَمَا وَرَدَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ

مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَّةَ

كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ * إِنِّي لَا أَعْرِفُهُ الْآنَ *

وَمِنْهَا كَلَامُ الشَّجَرِ وَسَلَامُهَا عَلَيْهِ * كَمَا يَرَدُّ عَنْ عَلِيٍّ

ابن أبي طالب رضي الله عنه وكرم الله وجهه أنه قال:

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ نَخْرَجْنَا

فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا حَجْرٌ إِلَّا وَهُوَ

يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ * وَمِنْ مُعْجَزَاتِهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِينُ الْجِدْعِ شَوْقًا إِلَيْهِ وَنَبْعُ الْمَاءِ

الطُّهُورِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَتَهْجِيرُ الْمَاءِ بِرَكَتِهِ

وَتَكْثِيرُ الطَّعَامِ الْقَلِيلِ بِدُعَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

وَمِنْ مُعْجَزَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْيَاءُ الْمَوْتَى وَكَلَامُهُمْ

مَعَهُ وَفِي الْخَبْرِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَحْيَى لَهُ أَبُوَيْهِ وَعَمَّهُ أَبَا طَالِبٍ

وَأَمَّنَا بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * ذَكَرَهُ الْقُرْطُبِيُّ فِي

الذِّكْرِ * وَكَلَامُ الصِّبْيَانِ مَعَهُ وَشَهَادَتُهُمْ لَهُ بِالنَّبُوَّةِ *

وَكَانَ لَهُ مِنْ الْعُمْرِ ثَلَاثٌ وَسِتُّونَ سَنَةً * وَكَانَ أَطْوَعَ

الْأَنْبِيَاءِ لِلَّهِ تَعَالَى * وَكَانَ مَوْلِدُهُ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ
 لِاِثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ قَدْ
 أَظْهَرَ اللَّهُ بِنِي يَدَيْهِ الْمُعْجَزَاتِ الْبَاهِرَاتِ * فَمِنْهَا أَرْبَعَاءُ
 مُعْجَزَةٍ عِلْمَ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ * وَاِثْنَتَيْ عَشْرَةَ مُعْجَزَةٍ
 فِي بَيْتِهِ لَوْ ذَكَرْنَاهَا لَطَالَ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا * لِأَنَّ هَذِهِ
 لَا تَكُونُ إِلَّا لِنَبِيِّ مُرْسَلٍ إِلَى كَافَّةِ النَّاسِ وَالْمَخْلُوقِ
 أَجْمَعِينَ * صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى
 يَوْمِ الدِّينِ * صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلُّوا تَسْلِيمًا

يَا ذَا الْمَكِّيَا يَا ذَا الْمَكِّيَا مَدِيحُ مُحَمَّدٍ عَزِيزُ عَلِيَّا
 حَبِيبُ الْقَلْبِ مَلَكَتْ لِي هُوَ يَدَا رَبِّي إِلَى الْمَكِّيَا
 وَسِرِّي لَيْلًا عَسَى بِاِیْلَا أَشَاهِدُ لَسَلَى وَهِيَ مُجَلَّا
 وَهِيَ تُجَلَّى لِلْعَيْنِ تُجَلَّى اطُوفُ وَأَتَمَلَّى عَلَى عَيْنِيَا
 سِرِّيَا الْأَشْحَارِ لِقَبْرِ الْمُخْتَارِ كَثِيرِ الْأَنْوَارِ جَمِيلِ الْبِنَا

وَقُلْ يَا هَادِي فَوَادِي صَادِي وَحُبُّكَ زَادِي فَانظُرْ إِلَيَّ

فَوْسِي أَسْعَدُ وَعَيْسِي أَمْجَدُ وَأَنْتَ أَسْعَدُ مِنْ الْكَلْبِيَّاتِ

فَأَحْمَدُهُ شَانَ وَنُورَهُ قَدْبَانَ آتِي بِالْقُرْآنِ بِصِدْقِ النَّبِيَّاتِ

مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ مَحَلُّ التَّعْظِيمِ وَأَدْعُو رَبِّي بِحُسْنِ النَّبِيَّاتِ

وَرَوْحَ الْمَسْعَى وَطُفَّ لِي سَبْعًا

وَقَصْدِي أَسْعَى عَلَى عَيْنِيَّاتِ

قَصْدِي أَزُورُهُ أَشَاهِدُ نُورَهُ

وَقُلْ يَا هَادِي تَشْفَعُ فِيَّ

بِحُرْمَةِ الْأَصْحَابِ وَالْآلِ وَالْأَحْبَابِ

أَقِفْ بِالْأَعْتَابِ وَصَحِّ لِيَّ

قَالَ حَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَكْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَمَّا أَرَادَ

الْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ أَنْ يَنْقُلَ نُورَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ جَرَّكَ فِي قَلْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَدَّ

يَزُوجُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأُمِّهِ أُرِيدُ مِنْكَ أَنْ تَخْطُبِي لِي أَمْرَأَةً
ذَاتَ حُسْنٍ وَجَمَالَ وَقَدِّ وَأَعْتَدَالٍ وَبِهَاءٍ وَكَمَالَ وَحَسَبٍ
وَنَسَبٍ عَالٍ ❦ قَالَتْ حُبًّا وَكِرَامَةً يَا وَلَدِي ❦ ثُمَّ
إِنهَا دَارَتْ أَحْيَاءَ قُرَيْشٍ وَبَنَاتِ الْعَرَبِ ❦ فَلَمْ يَعْجِبْهَا
إِلَّا أَمْنَةَ بِنْتُ وَهَبٍ ❦ فَقَالَ يَا أُمَّاهُ انْظُرِيهَا مَرَّةً ثَانِيَةً ❦
فَمَضَتْ وَنَظَرَتْهَا فَإِذَا هِيَ تُضِيءُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دَرَى ❦
فَانْقَدَوْهَا أُوقِيَةً مِنْ فِضَّةٍ وَأُوقِيَةً مِنْ ذَهَبٍ ❦ وَمِائَةً
مِنَ الْإِبِلِ وَمِثْلَهَا مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَذُبْحٍ وَأُصْلِحَ
طَعَامٌ كَثِيرٌ ❦ لِأَجْلِ عُرْسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ❦
وَزُفْتُ لَهُ ثُمَّ اخْتَلَا بِهَا عَبْدُ اللَّهِ فِي خَلْوَةِ الطَّاعَةِ عَشِيَّةً ❦
وَكَانَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ رُوي أَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَمْنَةَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ مِنْ
شَهْرِ رَجَبِ الْإِسْمِ ❦ أَمْرًا لِلَّهِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ رِضْوَانًا

خَازِنَ الْجِنَانِ أَنْ يَفْتَحَ الْفِرْدَوْسَ ❀ وَنَادَى مُنَادٍ فِي
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا مِنْ نُورِ الْمَسْكُونِ وَالسَّرِّ
الْمُخْزُونِ الَّذِي يَكُونُ النَّبِيَّ الْمَهَادِي مِنْهُ يَسْتَقِرُّ هَذِهِ
اللَّيْلَةَ فِي بَطْنِ أُمَّه أَمِنَةً الَّتِي فِيهِ يَتِمُّ كَمَالُ خَلْقِهِ
وَيُخْرَجُ إِلَى النَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ❀ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بِكُرَّةٍ وَأَصِيلًا .

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : كَانَ
مِنْ دَلَالَةِ حَمَلِ أَمِنَةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❀
أَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، وَقَالَتْ
حَمَلِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَبَّ الْكَعْبَةِ
وَهُوَ إِمَامُ أَهْلِ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ أَهْلِهَا ❀ وَلَمْ يَبْقَ سَرِيرٌ
مَلِكٍ مِنْ مَلُوكِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ إِلَّا وَأَصْبَحَ
مَنْكُوسًا ❀ وَأَقْبَلَ إِبِلِدُسُ اسْمَهُ اللَّهُ هَارِبًا عَلَى وَجْهِهِ

حَتَّى أَتَى عَلَى جَبَلِ أَبِي قَبَيْسٍ * وَصَاحَ صَبِيحَةً ، وَرَدَّ
 رَنَّهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ الشَّيَاطِينُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ * وَقَالُوا
 مَا الَّذِي نَزَلَ بِكَ؟ قَالَ وَيْلَكُمْ جَاءَتْ دَوْلَةُ السَّفَاكِ الْهَتَاكِ
 الَّذِي تَقَاتِلُ مَعَهُ الْأَمْلَاكُ أَهْلِكُنَا حِينَ حَمَلَتْ هَذِهِ
 الْمَرْأَةُ يَعْنِي آمِنَةَ * قَالَ وَحَسَدُوا مَا عَلَيْهِ جَمِيعُ نِسَاءِ
 مَكَّةَ وَمَاتَ مِنْهُنَّ مِائَةٌ امْرَأَةٌ حَسِرَةٌ وَأَسْفَاءَ عَلَيْهِ * لَمَّا
 فَاتَهُنَّ مِنْ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ وَبَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ فِي صُحْبَةِ آمِنَةَ *
 وَالنُّورُ يَتَلَاوُفُ فِي جِهَتَيْهِ وَفَرَّتْ وَجُحُوشُ الْمَشْرِقِ إِلَى
 وَجُحُوشِ الْمَغْرِبِ بِالْبِشَارَاتِ وَكَذَلِكَ أَهْلُ الْبَحَارِ
 يَبْشُرُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ * وَلَهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِنْ حَمَلِهِ نِدَاءٌ
 فِي الْأَرْضِ وَنِدَاءٌ فِي السَّمَاءِ * أَنْ أَبْشُرُوا فَقَدْ آتَى أَنْ
 يَظْهَرَ أَبُو الْقَاسِمِ * مُحَمَّدُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
 مِيمُونًا مَبَارَكًا وَمِنْ عَجَائِبِ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَارُوى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا أَنَّهَا قَالَتْ :
 كَانَ يَهُودِيٌّ قَدْ سَكَنَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُلِدَ
 فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❀ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ
 هَلْ وُلِدَ اللَّيْلَةَ فِيكُمْ مَوْلُودٌ ❀ قَالُوا لَا نَعْلَمُ ❀ قَالَ أَنْظِرُوا
 فَإِنَّهُ وُلِدَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ نَبِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِلَامَةٌ
 فَأَنْصَرَفُوا فَسَأَلُوا قَبِيلَ هَمٍّ قَدْ وُلِدَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ
 عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ ❀ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ مَعَهُمْ إِلَى أُمِّهِ
 فَأَخْرَجَتْهُ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى الْيَهُودِيُّ الْعِلَامَةَ ❀ خَرَّ مَغْشِيًّا
 عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ ذَهَبَتِ النَّبُوءَةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَا مَعْشَرَ
 قُرَيْشِ : أَمَا وَاللَّهِ لَيَسْطُورُنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرِجُ خَبْرَهَا مِنْ
 الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ❀ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ
 عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : كَانَتْ أَمَةٌ تُحَدِّثُ وَتَقُولُ ❀ أَنَا نَبِيٌّ آتٍ
 حِينَ رَأَيْتُ مِنْ حَمَلِي سِتَّةَ أَشْهُرٍ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ إِنَّكَ

حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْعَالَمِينَ فَإِذَا وَلَدْتِهِ فَسَمِيهِ مُحَمَّدًا
وَاسْتَمِي شَانِكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا جَدَّ الْحَسَنِ

كُنْ شَفِيعِي يَا إِمَامَ الْحَرَمَيْنِ

خَيْرَةَ اللَّهِ مِنَ الْخَلْقِ أَبِي

بَعْدَ جَدِّي وَأَنَا ابْنُ الْخَيْرَتَيْنِ

عَبَدَ اللَّهُ غُلَامًا نَاشِئًا

وَقَرِيشٍ يَعْبُدُونَ الْوَثْنَيْنِ

يَعْبُدُونَ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ مَعًا

وَعَلَىٰ طَافَ نَحْوَ الْحَرَمَيْنِ

أُمِّي الزُّهْرَاءُ حَقًّا وَأَبِي

وَارِثُ الْعِلْمِ وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ

وَالِدِي شَمْسٌ وَأُمِّي قَمَرٌ

وَأَنَا الْكَوْكَبُ وَالْبَهْرُ الْقَمَرَيْنِ

فِضَّةٌ قَدْ خَلَصَتْ مِنْ ذَهَبٍ

وَأَنَا الْفِضَّةُ وَأَبْنُ الذَّهَبَيْنِ

مَنْ لَهُ أَبُو كَأْبِي حَيْدَرٍ

قَاتِلِ الْكُفَّارِ فِي بَدْرِ حُسَيْنِ

مَنْ لَهُ أُمُّ كَأْمِي فَاطِمَةُ

بُضْعَةُ الْمُخْتَارِ قِرَّةٌ كُلِّ عَيْنِ

مَنْ لَهُ عَمُّ كَعْمِي جَعْفَرُ

ذِي الْجَنَاحَيْنِ صَحِيحِ النَّسَبَيْنِ

مَنْ لَهُ جَدُّ كَجَدِّي الْمُنْطَفِقِ

سَيِّدِ الْكُونَيْنِ نُورِ الظُّلْمَتَيْنِ

تَحْنُ أَصْحَابُ الْعِبَادِ خَمْسَتَنَا

قَدْ مَلَكْنَا شَرْقَهَا وَالْمَغْرِبِينَ

تَحْنُ جِبْرِيلُ غَدَا سَادِسَتَنَا

وَلَنَا الْكَعْبَةُ ثُمَّ الْحَرَمِينَ

عُضْبَةُ الْمُخْتَارِ قَرُّوا أَعْيُنَا

فِي غَدِّ تَسْقُونَ مِنْ كَفِّ الْحُسَيْنِ

وَفِي خَيْرِ آخِرٍ لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُظْهِرَ

خَيْرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ * وَصَفْوَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ * وَأَنَّ يُنِيرَ

الْأَرْضَ بَعْدَ ظَلَامِهَا * وَأَنْ يَغْيِلَهَا مِنْ دَنِيهَا

وَأَثَامِهَا ، وَيُزِيلَ طَوَاغِيَّتَهَا وَأَصْنَامَهَا * نَادَى طَاوُسُ

الْمَلَائِكَةَ جِبْرِيلُ الْأَمِينُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَوَاتِ

وَعِنْدَ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَعِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَفِي جَنَّةِ

الْمَأْوَى * أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ الْكَرِيمَ قَدْ مَتَّ كَلِمَتَهُ وَتَفَدَّتْ

حِكْمَتُهُ وَأَنَّ وَعْدَهُ الَّذِي وَعَدَ بِهِ مِنْ إِظْهَارِ الْبَشِيرِ
 النَّزِيرِ السُّرَاجِ الْمُنِيرِ * الشَّافِعِ الْمُشْفِعِ فِي الْيَوْمِ الْعَسِيرِ
 الَّذِي يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ * صَاحِبِ
 الْأَمَانَةِ وَالذِّيَابَةِ وَالصِّيَانَةِ * وَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 حَقَّ جِهَادِهِ * وَخَيْرَةِ اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ وَنُورِ اللَّهِ
 فِي بِلَادِهِ * قَدْ خَتَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيِّينَ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ *
 وَسَمَاهُ أَحْمَدًا وَمُحَمَّدًا وَطَهُ وَبِس * وَأَعْطَاهُ الشَّفَاعَةَ فِي
 الْمَذْنِبِينَ * وَنَسَخَ بِدِينِهِ وَشَرِيْعَتِهِ كُلَّ دِينٍ * صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ * قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ ضَجَّتْ
 الْمَلَائِكَةُ بِالنُّسُيْجِ وَالْتِنَاءِ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَفُتِحَتْ
 أَبْوَابُ الْجَنَانِ وَأُغْلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَأَيْبَعَتْ الشُّجَارُ
 الْجَنَّةِ وَأَزْهَرَتْ بِالنَّبَاتَاتِ وَتَوَطَّرَتْ الْحُورُ وَالْوَالِدَانُ *
 وَغَبَّتِ الْأَطْيَارُ بِاللُّغَاتِ وَانْفَقَتِ الْأَنْهَارُ بِالْحَمُورِ

وَالْأَغْصَانِ وَالْأَلْبَانِ ❦ وَتَرَمَّتِ الْأَطْيَارُ عَلَى الْأَغْصَانِ
 مَوْحِدَةً يُتَقَدِّسُ الْمَلِكِ الرَّحْمَنِ ❦ وَضَجَّتِ الْأَمْلاَكُ
 بِالْأَسْتَارِ نَارِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا دَامَ الْمَلِكُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ، وَرُفِعَتِ الْحُجُبُ
 وَالْأَسْتَارُ ، وَتَجَلَّى لَهُمْ عِلَامُ الْغُيُوبِ ❦ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ كَشَفَ الْكُرُوبِ ❦ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ جِبْرَائِيلُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ أَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يَنْزِلَ إِلَى
 الْأَرْضِ فِي مِائَةِ آفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَتَفَرَّقُونَ فِي
 الْأَرْضِ وَعَلَى رُؤُوسِ الْجِبَالِ وَالْجَزَائِرِ وَالْبِحَارِ وَسَائِرِ
 الْأَقْطَارِ حَتَّى بَشُرُوا أَهْلَ الْأَرْضِ السَّابِعَةَ السُّفْلَى
 وَمُسْتَهْمِرَاتِ الْحَوْتِ فَمَنْ عِلِمَ اللَّهُ مِنْهُ الْقَبُولَ ، جَعَلَهُ نَقِيًّا نَقِيًّا
 طَاهِرًا زَكِيًّا اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُولِينَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
سَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلُّوْا تَسْلِيْمًا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى نَبِيِّ الرُّسَالَةِ وَبِحَبْرِ الوَفَا

وَمَنْ أَعْجَبَ الْأَمْرَ هَذَا الْخَفَا
وَهَذَا الظُّهُورَ لِأَهْلِ الوَفَا
وَمَا فِي الوُجُودِ سِوَى وَاحِدٍ
وَلَكِنْ تَكَدَّرَ لِمَا صَفَا
وَأَصْلُ جَمِيعِ الوَرَى نَقْطَةٌ
عَلَى عَيْنٍ أَمْرٍ بَدَتْ أَحْرَفًا
وَتِلْكَ الْحُرُوفُ غَدَّتْ كَكَلِمَةٍ

فَكَانَتْ مَشُوقَ الْحَثَى الْمُنْدَفَا

وَإِنِّ قُلْتُ لَا شَيْءَ قُلْنَا نَعَمْ

هُوَ الْحَقُّ وَالشَّيْءُ فِيهِ اخْتِفَا

وإِنْ قُلْتَ شَيْئًا يَقُولُ الَّذِي

لَهُ الْحَقُّ أَثَبْتَ كَيْفَ أَتَّفَا

وَضَجَّ الْحُسُودُ وَلَمْ يَنْتَهِدْ

وَلَا مَ الْعَذُولُ وَمَا أَنْصَفَا

وَقَدْ حَالَ يَدَيْكَ يَا عَاذِلِي

وَيِّنِي بِأَنَّكَ لَنْ تَعْرِفَا

وَأَيْنَ ضُلُوعِي لَأْتِي فِي لَظِي

وَأَيْنَ زَفِيرِي الَّذِي مَا أَنْطَفِي

وَأَيْنَ دُمُوعِي تَلُوكَ أَلْتِي

تَسِيلُ وَجَفْنِي الَّذِي مَا غَفَا

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْمُحْسِنِينَ لَا

يَرَوْنَ النَّوْمَ بغيرِ الْجَفَا

فَهَلَّا رُوَيْدًا كَأَنِّي أَمْرُزُ
تَرَكَتُ سَلْوَى لِمَنْ عَنَّفَا
وَحَلَمْتُ خَلْفِي جَمِيعَ الْوَرَى
وَقَلْبِي عَلَى قَلْبِهِ أَشْرَفَا
وَلَمَّا شَرِبْتُ كُؤُسَ الْهَنَّا
وَذَقْتُ الْمُدَامَةَ وَالْقَرْقَفَا
أَزِيلَتْ صِيْفَاتِي فَلَا وَصَفَ لِي
عُيُونِي أَضْبَاءَتْ بِمَنْ آخَتَنِي
فَمَا أَنَا إِلَّا هَيُولُ الْوَرَى
وَلَمْعَةُ نُورٍ مِنَ الْمُصْطَفَى
خَلِيلِي تُوَمًا بِنَسْبٍ لِدَجِي
عَنَا نَزْرًا الْأَبْدَانُ

وَعُوجًا عَلَيَّ سَفَحَ تِلْكَ اللَّوَى

وَإِنِّ جِئْتُ دَارَ سَلْتَى قَفَا

فَأَبِي مَشُوقٌ كَثِيرُ الْجَوَى

عَسَى الْحُبُّ بِالْوَصْلِ أَنْ يَعْطِفَا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيَّ

أَبْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ بَرَقَاتِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِعْلَمْ أَنَّهُ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ *
وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمَحْجَلِينَ * وَسَيِّدُ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ *

وَالَّذِي كَانَ نَبِيًّا وَآدَمَ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ * وَوُفِّ

بِالْمُؤْمِنِينَ شَيْعٌ بِالْمُذْنِبِينَ * وَرَسُولٌ إِلَى كَافَّةِ الْخَلْقِ

أَجْمَعِينَ * كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ * مَا كَانَ

مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ

النَّبِيِّينَ * صَاحِبُ الْخَوَاصِ الْمُرُودِ * وَابْتِغَاءِ الْمَحْمُودِ

آراء المعقود * والشفاة العظمى في أيوم الموعود
 إمام هاشمي ورسول قريشي * ونبي حرمي * مكّي
 مدني أبطحي تهامي * أصله آدمي * وفرعه نزارى
 وحسبه إبراهيمي * ونسبه إسماعيلي * وشخصه علوي
 ونوره قمرى * ولسانه عربى * وقلبه رحمانى . وبقعته
 حجازى . رسول الثقلين . لا بالطويل الذاهب ولا
 بالقصير الدانى . أبيض اللون مشرب بالحمرة . أقى
 الأنف أدعج العينين أزج الحاجبين . أشعر الذراعين
 براق الجبين أكحل المقلتين بأسط اليدين عظيم المنكبين
 شئن الكفين قامة بين القامتين إذا قام مع الناس أمهم
 بالقيام وإذا مشى معهم كأنه سحاب مظلل بالعمام ، عليه
 من الله تعالى أفضل الصلاة والسلام . نبي الحرمين .
 صاحب قاب قوسين نبي الرحمة علي الهمة شفيع الأمة

وَاضِحُ الْبَيَانِ وَصَيِّحُ اللِّسَانِ طَيِّبُ الْعَرِيقِ جَمِيلُ الذِّكْرِ
 جَلِيلُ الْقَدْرِ حَسَنُ الْخَلْقِ جَمِيلُ الْخَلْقِ حَدِيدُ الطَّرْفَيْنِ
 لَا حِجَابَ لَهُ : أَجْمَلُ الْأَنَامِ حُلُوُّ الْكَلَامِ مُبْدِئُ السَّلَامِ
 رُكْنُ الْإِسْلَامِ رَسُولُ الْمَلِكِ الْعَلَامِ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ الْمَلِكِ
 ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ❀ مُبْطِلُ الْبِدَائِعِ وَمُظْهِرُ الشَّرَائِعِ ❀
 نَاسِخُ الْمَنَالِ وَقَاتِحُ الدُّوَلِ ❀ كَثِيرُ الْحَيَاءِ وَاسِعُ الصَّدْرِ دَائِمُ
 الْبُكَاءِ كَثِيرُ الذِّكْرِ أَمِينُ السَّمَاءِ كَاتِمُ السِّرِّ وَخَاتِمُ
 الرُّسُلِ جَزِيلُ الْعَطَاءِ . لَمْ تَعْبَهُ تَجَمُّلَةٌ . وَلَمْ تَزِرْهُ صَعَلَةٌ
 وَأَخْبَرَ الذَّنْبُ عَنْ رِسَالَتِهِ وَالضُّبُّ عَنْ نَبْوَتِهِ وَقَامَ
 الْبَرَّاقُ إِجْلَالًا لِحُرْمَتِهِ حَتَّى بَعَادَ إِلَى أَرْكَانِهِ لَهَيْئَتِهِ وَنَبَعَ
 الْمَاءُ الطَّهُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى آخَتَّاجَ الْعَسْكَرُ إِلَى
 مَنَافِعِهِ وَتَكَلَّمَ الْحَصَى فِي يَدِهِ وَنَطَقَ لَهُ الرُّضِيعُ نَطْفًا
 يَا رَسُولَ الْمُرْتَضَى حَقًّا حَقًّا . قَامَ بِأَمْرِ اللَّهِ مُوفِّ

بِوَعْدِ اللَّهِ مَشْمَرٌ لِمَرْضَاةِ اللَّهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
 سَائِرُ رَّاتٍ وَغَايِرُ الْعَشْرَاتِ قَامِعُ الشَّهَوَاتِ كَاتِمُ
 الْمُصِيبَاتِ ❦ صَوَامُ النَّهَارِ قَوَامُ اللَّيْلِ نَاصِرُ الْبُرَّةِ
 وَوَاكِسُ الْكُفْرَةِ وَقَاتِلُ الْخَوَارِجِ وَالْفَجْرَةِ وَكَانَ سَهْلًا
 عِنْدَ الْمَصَاحِفِ ❦ عَدْلًا عِنْدَ الْمَقَاسِمَةِ ❦ سِبَاقًا عِنْدَ الْمَعَامَلَةِ
 شَجَاعًا عِنْدَ الْمُقَاتَلَةِ مُفْلِحَ الثَّنَائِيَا قَلِيلَ الضَّحِكِ كَثِيرَ
 التَّبَسُّمِ قَلِيلَ التَّعَمُّرِ شَجِيئَ التَّرْتُمِ مُشْخِصَ التَّقَدُّمِ ❦ مُحِجُّ
 الْقَوْلِ رَزِينِ الْعَقْلِ عَفِيفِ النَّفْسِ مَدُورِ الْوَجْهِ أَجْعَدُ
 الشَّعْرِ سَوَادُهُ كَاللَّيْلِ الْبَهِيمِ ❦ وَشَعْرُهُ نَازِلٌ مَسْرُوحٌ
 مُتَّصِلٌ إِلَى شَحْمَتِي أُذُنِيهِ إِذَا وَفَّرَ وَلَهُ شَعْرَتَانِ فِي جَسَدِهِ
 كَأَنَّهُمَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَلَيْسَ فِي جَسَدِهِ سِوَاهُمَا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❦ أَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا وَأَسْبَحُ النَّاسِ
 كَفَاً وَإِذَا نَسِمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ أَوْ صَاحَبَهُ وَجَدَ فِي كَفِّهِ رَائِحَةَ

الْفِرْدَوْسِ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ بَلِيَّا لَهَا ؛ وَإِذَا رَأَيْتَهُ جَالِسًا
 نَحْنُ الْمَسْجِدِ كَأَنَّهُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ قَدْ طَلَعَ فِي لَيْلَةِ أَرْبَعِ
 عَشْرَةَ وَجَبَّيْنَهُ يَتَلَالَا نُورًا. نُورِ النَّبُوَّةِ * كَمَا يَتَلَالَا
 الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ رَسُولًا كَرِيمًا قَسِيمًا وَسِيمًا *
 وَفِي عَيْنِهِ دَعَجٌ وَشَفَقَاتُهُ يَسْطَعُ مِنْهُمَا النُّورُ * وَبَيْنَ
 كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ مَكْتُوبٌ فِيهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ فِي الدُّنْيَا مُحَمَّدٌ لِأَنَّهُ مَحْمُودٌ عِنْدَ
 اللَّهِ وَمَلَأَتْ كَتِفَيْهِ وَاسْمُهُ نَذِيرٌ لِأَنَّهُ يَنْذِرُ مِنَ النَّارِ وَاسْمُهُ
 بَشِيرٌ لِأَنَّهُ يَبْشِرُ بِالْجَنَّةِ وَاسْمُهُ سِرَاجٌ لِأَنَّهُ سِرَاجٌ لِأُمَّتِهِ
 وَاسْمُهُ الْمُرْتَضَى لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرْضِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَيُشْفَعُهُ فِي أُمَّتِهِ وَأَنْزَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ عَلَيْهِ أَظْهَرَ
 الْإِسْلَامَ وَنَصَحَ أُمَّتَهُ وَعَبَدَ رَبَّهُ حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ بِوَجْهِهِ كَانَ
 لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعُمُرِ ثَلَاثٌ وَسِتُّونَ سَنَةً

وَكَانَ أَطْوَعُ الْأَنْبِيَاءِ لِلَّهِ تَعَالَى وَ أَنَّ مَوْلِدَهُ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ
لَاِثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْاَوَّلِ قَدْ اَنْظَرَ اللهُ
عَلَى يَدَيْهِ الْمُعْجَزَاتِ الْبَاهِرَاتِ لِأَنَّ هَذِهِ لَا تَكُونُ
إِلَّا لِنَبِيِّ مُرْسَلٍ إِلَى كَافَّةِ النَّاسِ وَالْمَخْلُوقِ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلُّوا تَسْلِيمًا حَتَّى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمًا

صَلُّوا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

مُحَمَّدٍ بِالْعَهْدِ كَانَتْ وَفِينَا

أَبَدًا بِمَدْحِ الْهَاشِمِيِّ الْمَجْدِ

طَهُهُ الَّذِي بِالنَّصْرِ كَانَ مُؤَيَّدًا

هَذَا رَسُولُ اللهِ هَذَا مُحَمَّدٌ

مَنْ قَبْلَ خَلْقِ الْكَوْنِ كَانَ نَبِيًّا

هَذَا الَّذِي قَدَحَنَ جَذْعُ إِلَيْهِ

وَأَنْقَادَتِ الْأَشْجَارُ شَوْقًا إِلَيْهِ

هَذَا الَّذِي نُورُ الْجَلَالِ عَلَيْهِ

هَذَا الَّذِي بِالْفَضْلِ أَضْحَى عَلَيَّا

يَا أَحْمَدَ الْمُخْتَارِ إِنَّكَ تَدْرِي

الذَّنْبُ يَا مَوْلَايَ أَثْقَلَ ظَهْرِي

يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ تَشْفَعُ بوزري

كَيْلَا أَكُنَّ فِي الْحَشْرِ عَبْدًا شَقِيًّا

وَأَعْلَمُ يَا أَخِي أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرَّقَابِ ❖ وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا صَنَعَ وَرِيْمَةً

وَدَعَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَابَهُ وَخَرَجَ مَعَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ

نَحْوَ الْبَيْتِ الَّذِي دَعَا ذَقْبَعَهُ صَاحِبُ الْوَرِيْمَةِ وَعَدَّ خَطَوَاتِ

مَشْيِهِ فَبَلَغَتْ مِائَةَ خَطْوَةٍ فَأَعْتَقَ صَاحِبُ الْوَرِيْمَةِ مِائَةَ

رَقَبَةٌ فَقَالَ الصَّحَابَةُ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
 تَنَاَلَ هَذَا الرَّجُلُ خَيْرًا كَثِيرًا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرَّقَابِ * وَرَوَى
 مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ :
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً
 وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ بِهَا مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا أَلْفًا
 وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَلْفًا زَا حَمَّ كَتَبْتُ لَهُ كِتَابًا مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَعَظَّمَ وَعَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ؛
 وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا أَنَّهَا قَالَتْ : كُنْتُ
 أَخِيطُ فِي السَّحَرِ ثَوْبًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَنْطَفَأَ الْمِصْبَاحُ وَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ مِنْ يَدِي فَدَخَلَ عَلَيَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضَاءَ الْبَيْتِ مِنْ نُورِ
وَجْهِهِ فَوَجَدْتُ الْإِبْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَشَدَّ ضِيَاءَ وَجْهِكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ
لِمَنْ لَمْ يَرْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛ فَقُلْتُ : حَبِيبِي وَمَنْ الَّذِي لَمْ
يَرْكَ ؟ قَالَ : الْبَخِيلُ ؛ فَقُلْتُ : حَبِيبِي وَمَنْ الْبَخِيلُ ؟ قَالَ
الَّذِي ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يَصِلْ عَلَيَّ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلُّوا تَسْلِيمًا
حَتَّى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمًا
صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيَّ دُرِّ الْمَصُونِ
أُحْمَدَ الْهَادِي جِلًّا كُلِّ الْعِيُونِ
يَا رَسُولًا قَدْ عَلَا فَوْقَ الْعُلَا
وَبَنَاهَا الْعَصْرَ فِيهِ وَحَلَا

خَصَّهُ اللَّهُ بِقُرْبٍ وَعِلا
وَجَمَالَ جَلِّ ذَاتٍ وَسَنَا
يَا عَظِيمَ الْجَاهِ غَبْدًا قَدْ آتَى
خَائِفًا مِنْ سُوءِ فِعْلِ ثَبَتًا
فَاحْمِهِ وَأَشْفَعْ بِهِ مِمَّا عَنَا
يَوْمَ لَا مَالَ وَلَا يَنْفَعُ بُنُونَ
يَا شَفِيعَ الْخَلْقِ فِي يَوْمِ الْوَعِيدِ
إِنَّ وَزْرِي زَادَ وَالْأَمْرُ شَدِيدُ
كُنْ مُغِيثًا لِي قَلْبِي فِي وَعِيدِ
وَأَجْرُ ضَيْفِكَ مِنْ رَبِّ الْمَنُونِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْجِدْ يَا أَمِينُ
يَا شَفِيعًا فِي غَدِّ لِلذُّنْبِينِ

يَا حَبِيبِي إِنْ لِي قَلْبًا حَزِينٌ

يَا مَلَاذًا لَأَذْفِيهِ الْخَائِفُونَ

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : مَنْ قَرَأَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ حَفَّتِ الْمَلَائِكَةُ ذَلِكَ

الْمَنْزِلَ سَنَةً كَامِلَةً إِلَى ذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي قُرِيَ فِيهِ مَوْلِدُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ وَرَوَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ

ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ لَا يَصْعَدُ إِلَى

السَّمَاءِ وَلَا يَنْزِلُ إِلَى الْأَرْضِ حَتَّى تُصَلَّى عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ قَالَتْ أَمِينَةٌ لَمَّا حَمَلَتْ بِحَبِيبِي مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ شَهْرٍ مِنْ حَمَلِي وَهُوَ شَهْرُ رَجَبٍ

الْأَصَمُّ بَيْنَمَا أَنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي لَذَّةِ الْمَنَامِ * إِذْ دَخَلَ

عَلَيَّ رَجُلٌ مَلْبَعُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ وَأَنْوَارُهُ لِأَمْحَةٍ *

وَهُوَ يَقُولُ مَرْحَبًا بِكَ يَا مُحَمَّدٌ قَالَتْ لَهُ مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ أَنَا

آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ ❦ قُلْتُ لَهُ مَا تُرِيدُ : قَالَ أَبَشِّرِي يَا أَمِنَةٌ
 فَحَمَلْتُ بِسَيِّدِ الْبَشَرِ وَتَفَرَّ رَابِعَةً وَمَضَرَ ❦ وَلَمَّا
 كَانَ الشَّهْرُ الثَّانِي دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا شَيْثٌ قُلْتُ لَهُ
 مَا تُرِيدُ قَالَ أَبَشِّرِي يَا أَمِنَةٌ فَقَدْ حَمَلْتِ بِصَاحِبِ التَّأْوِيلِ
 وَإِلْحَادِيثِ ❦ وَلَمَّا كَانَ الشَّهْرُ الثَّلَاثُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ
 وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ
 أَنَا إِدْرِيسُ ؛ قُلْتُ مَا تُرِيدُ قَالَ أَبَشِّرِي يَا أَمِنَةٌ فَقَدْ حَمَلْتِ
 بِالنَّبِيِّ الرَّئِيسِ ❦ وَلَمَّا كَانَ الشَّهْرُ الرَّابِعُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ
 وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ أَنْتَ
 قَالَ أَنَا نُوحٌ ؛ قُلْتُ لَهُ مَا تُرِيدُ قَالَ أَبَشِّرِي يَا أَمِنَةٌ فَقَدْ
 حَمَلْتِ بِصَاحِبِ النَّصْرِ وَالْفَتْوحِ ❦ وَلَمَّا كَانَ الشَّهْرُ
 الْخَامِسُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا صَفْوَةَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا هُودٌ ؛ قُلْتُ مَا تُرِيدُ

قَالَ ابْشِرِي يَا أَمِينَةَ فَقَدْ حَمَلْتِ بِصَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْعُظْمَى

فِي أَيَّامِ الْمَوْعُودِ * وَلَمَّا كَانَ الشَّهْرُ السَّادِسُ دَخَلَ عَلَيَّ

رَجُلٌ وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ مَنْ

أَنْتَ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ * قُلْتُ لَهُ مَا تُرِيدُ قَالَ ابْشِرِي

بِأَمِينَةٍ فَقَدْ حَمَلْتِ بِالنَّبِيِّ الْجَلِيلِ * وَلَمَّا كَانَ الشَّهْرُ

السَّابِعُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

أَخْتَارَهُ اللَّهُ قُلْتُ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ الذِّيْبُ * *

قُلْتُ لَهُ مَا تُرِيدُ قَالَ ابْشِرِي يَا أَمِينَةَ فَقَدْ حَمَلْتِ بِالنَّبِيِّ الرَّجِيحِ

الْمَلِيحِ * وَلَمَّا كَانَتِ الشَّهْرُ الثَّامِنُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ

وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ ؛ فَقُلْتُ لَهُ مَنْ أَنْتَ

قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ * قُلْتُ لَهُ مَا تُرِيدُ قَالَ ابْشِرِي

بِأَمِينَةٍ فَقَدْ حَمَلْتِ بِمَنْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ * وَلَمَّا كَانَ

الشهر التاسع دخل على رجل وهو يقول السلام عليك
يا خاتم رسل الله دنى القرب منك يا رسول الله قلت له
من أنت قال أنا عيسى ابن مريم * قلت له ما تريد قال
أبشري يا أمينة فقد حملت بالنبي المكرم والرسول
المعظم * صلى الله عليه وسلم * وزال عنك البؤس
والعنا والسقم والالَم

يا أمينة بشر اكي سبحان من أعطاك
بحمك محمدًا رب السما هناك

بالمصطفى سعدك غلب لما حملت في رجب

وما ترين منه تعب ، هذا نبي زاك

شعبان شهر الثاني به النبي الغدنانى

الثالث رمضان وربك أعطاك

شَوَّالُ جَاكِي مُسْعِدًا بِحَمَلِكِي مُحَمَّدًا
وَمَا تَرِينَ مِنْهُ رَدَا ضَائِتَ لَكَ دُنْيَاكِي
ذُو الْقَعْدَةِ أَتَاكِي بِالْوَفَا وَشَرَّفَكَ بِالْمُصْطَفَى
وَرَبُّكَ عَنكَ عَفَا وَتَخَصَّكَ وَحَمَّاكِي
ذُو الْحِجَّةِ سَادِسُ شَهْرِكَ لَمَّا حَمَلْتَ بِالزُّكَى
يَا أَمِينَةَ يَا بَحْتَجَكِي وَرَبِّكَ عِلَّاكِي
جَاءَ الْمُحَرَّمُ بِالْهِنَا وَالْقُرْبُ مِنْهُ قَدَّ دَنَا
وَمَا تَرِينَ مِنْهُ عَنَا هَذَا نِي زَاكِي
وَفِي صَفَرٍ يَأْتِي الْخَيْرُ بِذِي النَّبِيِّ الْمُفْتَخَرِ
مَنْ أَجْلِلِهِ أَنْشَقَ الْقَمَرُ نُورًا بِهِ يَكْفَاكِي
وَفِي رَيْعِ الْأَوَّلِ وُلِدَ النَّبِيُّ الْمُرْسَلِ
يَا أَمِينَةَ تَحْمَلِي لِتَحْمَدِي مَوْلَاكِي

فِي ثَلَاثَةِ الْإِثْنَيْنِ ؛ وُلِدَ أَبُو الزُّبَيْرِ
 أَحْمَدُ كَيْلَ الْعَيْنِ ؛ مِنْ أَصْلِ نَسْلِ زَاكِي
 وُلِدَ النَّبِيُّ مَخْتُونًا ، مُكْحَلًا مَدْهُونًا
 وَحَاحِبٌ مَقْرُونًا ؛ وَحُسْنُهُ وَافَاكِي
 هَذَا نَبِيُّ الْأُمَّةِ ؛ قَدْ جَاءَنَا بِالرَّحْمَةِ
 نَسَكُنُ بِفَضْلِهِ الْجَنَّةَ ، رَغْمًا عَلَى أَعْدَاكِي
 يَا رَبُّ يَا غَفَّارُ ؛ آغْفِرْ لِيذِي الْحُضَارِ
 بِالسَّادَةِ الْأَبْرَارِ ؛ وَالْمَهَاشِمِيِّ الزَّاكِي
 وَقِيلَ إِنَّ أَمِنَةَ لَمَّا وَضَعَتْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمْ يَبْقَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ إِلَّا وَعَلِمَ بِمَوْلِدِهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُمْ جِبَّةٌ صُوفٍ مَصْبُوغَةٌ
 بِدَمِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانُوا يَجِدُونَ
 عِنْدَهُمْ مَكْتُوبًا فِي الْكُتُبِ أَنَّهُ إِذَا قَطَرَتْ تِلْكَ الْجِبَّةُ دَمًا

فَإِنَّهُ يَكُونُ قَدْ وُلِدَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْلُودِ وَأَنْ
يَكُونَ ذَلِكَ الْمَوْلُودُ سَيِّئًا لَتَعْطِيلِ أَدْيَانِهِمْ فَلَمَّا قَطَرَتْ
الْجَبَّةُ دَمًا عَلَيُوا بِمَوْلِدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعُوا أَمْرَهُمْ
عَلَى كَيْدِهِ وَأَرْسَلُوا إِلَى الْبِلْدَانِ لِيَعْلَمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَمْ
يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضَلِيلٍ * وَجَعَلَ
دِينَ الْإِسْلَامِ قَائِمًا بِيَهْيَا : وَدِينَ أَهْلِ الْكُفْرِ مَنْكُوسًا
رَدِيًّا * قَالَ الرَّأْوِيُّ فَلَمَّا هَبَّتْ نَسَمَاتُ الْقَبُولِ وَالْإِيمَانِ *
فَأَوَّلُ مَنْ نَشَقَهُ سَلْمَانَ فَهَجَرَ الْأَوْطَانَ ؛ وَجَاءَ مِنْ فَارِسَ
لِرُؤْيَةِ سَيِّدِ الْأَكْوَانِ وَأَقْرَبِ الْوَحْدَانِيَةِ لِلْمَلِكِ
الرَّحْمَنِ فَأَدْرَكَ مِنَ اللَّهِ مَا مَنَى وَمَا نَحَابَ سَعِيهِ وَلَا تَعْنَى
لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْمَانَ مِنَّا * وَلَمَّا هَبَّ الذِّمِيمُ
بِأَرْضِ الرُّومِ نَشَقَهُ الْمَرْكُومُ وَرَحِمَ بِهِ الْمَرْحُومُ * فَأَوَّلُ
مَنْ نَشَقَهُ بِلَا شَكِّ وَلَا رَيْبٍ سَيِّدُ أَهْلِ الرُّومِ صَهَبٌ

فَجَاءَ مُنْقَادًا الزَّمَامِ إِلَى الْإِسْلَامِ ❀ وَقَازَ بِرُؤْيَةِ خَيْرِ
الْأَنَامِ ❀ وَنَالَ بِصُحْبَتِهِ كُلَّ الْقَصْدِ وَالْمَرَامِ ❀ وَلَمَّا
هَبَّ الذَّيْمُ بِأَرْضِ الْيَمَنِ فَأَوَّلُ مَنْ نَشَقَّهُ أُوَيْسُ الْقُرْنِيُّ
فِي السَّرِّ وَالْعَلَنِ ، فَبَدَّلَ نَفْسَهُ لِلْمُصْطَفَى وَأَمَّنَ بِهِ عَلَى
بُعْدِ الْوَطَنِ ، وَآثَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ الْمُؤْتَمِنُ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لَأَجِدُ نَفْسَ الرَّحْمَنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ ❀
وَمَا كَفَّاهُ هَذَا الْوَصْفُ الْأَزْهَرُ حَتَّى خَرَجَ لَهُ الْمَدَشُورُ
يَبْلُوغِ الْوَطْرِ بِقَوْلِ الْمُصْطَفَى وَسَيِّدِ الْبَشَرِ لِثَانِي الْخُلَفَاءِ
سَيِّدِنَا عَمْرٍو إِذَا رَأَيْتَ أُوَيْسَ الْقُرْنِيَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ يَا عَمْرٍو
وَاطْلُبْ مِنْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَإِنَّهُ يَشْفَعُ فِي مِثْلِ رِبْعَةٍ
وَمُضْرٍ وَلَمَّا هَبَّ الذَّيْمُ عَلَى الْبِلَادِ الْحَبَشَةِ فَأَوَّلُ مَنْ نَشَقَّهُ
بِلَالُ بْنُ حَمَامَةَ الْحَبَشِيُّ فَجَذَبَتْهُ عِنَايَةُ التَّوْفِيقِ بِالتَّصَدِيقِ
إِلَى الْإِيمَانِ ❀ فَأَعْلَنَ بِالْأَذَانِ وَجَارَ شَاوِيشًا لِدِينِ

الإسلام * ونشر للبصطنى الرايات والأعلام فخصه
النبي التهام السامى * بأن قال له يا بلال أنت تنشر للدين
أعلامى وترفع بها قدرى ومقامى * فلاجل ذلك
مادخلت الجنة إلا وسمعت خشخشة نعاليك قدامى * ولما
هب النسيم الغامر نشقه من أرض اليمن * عامر فاهتى
إلى الإسلام * بعد عبادة الأصنام وفاز بتقيل أقدام
سيد الأنام ومات على محبته موت الكرام * وقصته
تخير العقول والأفهام : وذلك أنه لما كان لعامر صنماً
من الأصنام وكان له بنت مبتلية بالقولنج والجذام *
وكانت مقعدة فلا تستطيع النهوض والقيام * وكان
عامر ينصب الصنم ويضع ابنته أمامه ويقول هذه ابنتى
سقيمة فداؤها وإن كان عندك شفاء فاشفها من بلائها
وعافها وأقام على ذلك سنين كثيرة وهو يطلب من

الصنم حاجته فلم يقضها له فلما هبت نسبات العنايات
 بسوفيق والهدايات قال عامر لزوجته إلى متى نعبد
 هذا الحجر الأصم الأبكم الذي لا ينطق ولا يتكلم
 وما أظن أننا على دين أقوم . قالت له زوجته أسلك
 بنا سبيلاً عسى أن نرى إلى الحق دليلاً فلا بد لهذه
 المشارق والمغارب من إله واحد خالق * قال فبينما
 هما على سطح دارهما إذ شاهدا نورا قد طبقت الآفاق وملا
 الوجود بالضياء والإشراق * ثم كشف الله عن أبصارهما
 من بعد ظلمتهما لينتبهما من نوم غفلتهما فرأيا الملائكة
 قد اصطفت وبالبيت قد حنت ورأيا الجبال ساجدة
 والأرض هامدة والأشجار قد تمايلت * والأفراح
 قد تكاهأت وسبعا منادياً ينادى ؛ قد ولد النبي الهادي
 ثم نظرا إلى الصنم بالنظر فرأياه منكوساً وقد علتته

الذَّلَّةُ وَوَأَتَتْ عَائِيهِ الْعُكُوسَا قَالَ عَامِرٌ لِرِزْوَجَتِهِ
 مَا الْخَيْرُ ❦ قَالَتْ أَنْظُرِي إِلَى الصَّنَمِ بِالنَّظَرِ فَسَمِعَاهُ يَقُولُ
 إِلَّا وَإِنَّ النَّسَاءَ الْعَظِيمَ قَدْ ظَهَرَ ❦ وَوُلِدَ مِنْ شَرَفِ الْكَوْنِ
 وَأَفْتَحَرُ وَهُوَ النَّبِيُّ الْمُنْتَظَرُ الَّذِي يُخَاطَبُهُ الشَّجَرُ وَالْحَجَرُ
 وَيَنْشَقُّ لَهُ الْقَمَرُ ❦ وَهُوَ سَيِّدُ رِبِيعَةَ وَمَضَرَ ❦ فَقَالَ
 لِرِزْوَجَتِهِ أَتَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ هَذَا الْحَجَرُ فَقَالَتْ أَسْأَلُهُ
 مَا اسْمُ هَذَا الْمَوْلُودِ الَّذِي نَوَّرَ اللَّهُ بِهِ الْوُجُودَ ❦ وَشَرَّفَ
 بِهِ الْآبَاءَ وَالْجُدُودَ فَقَالَ أَيْهَا الْهَاتِفُ الْمُرُودُ ❦
 الْمُتَكَلِّمُ عَلَى لِسَانِ هَذَا الْحَجَرِ الْجَلُّودِ الَّذِي نَطَقَ فِي
 هَذَا الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ مَا اسْمُ هَذَا الْمَوْلُودِ ❦ فَقَالَ اسْمُهُ
 مُحَمَّدُ الْمُصْطَفَى ابْنُ زَمْرَمٍ وَالصَّفَا ❦ أَرْضُهُ تِهَامَةٌ ؛ بَيْنَ
 كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ ❦ إِذَا مَشَى تُظَلِّلُهُ غَمَامَةٌ ❦ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ❦ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ لِرِزْوَجَتِهِ أَخْرِجِي

بِنَا فِي طَلَبِهِ لِنَهْتِدِي إِلَى الْحَقِّ بِسَيِّبِهِ وَكَانَتْ ابْنَتُهُ
السَّقِيمَةُ فِي أَسْفَلِ الدَّارِ مَطْرُوحَةً مُقِيمَةً ۞ فَلَمْ يَشْعُرَا
بِهَا إِلَّا وَهِيَ عَلَى السُّطْحِ قَائِمَةٌ فَقَالَ لَهَا أَبُوهَا يَا ابْنَتِي
أَيْنَ الْمَلِكُ الَّذِي كُنْتَ تَجِدِيهِ وَأَيْنَ سَهْرُكَ الَّذِي كُنْتَ
تُوَاصِلِيهِ فَقَالَتْ يَا أُمَّتِ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمَةٌ فِي طَيْبِ أَحْلَامِي
إِذْ رَأَيْتُ نُورًا أَمَامِي وَشَخْصًا قَدْ أَتَانِي فَقُلْتُ مَا هَذَا النُّورُ
الَّذِي أَرَاهُ وَالشَّخْصُ الَّذِي أَشْرَقَ عَلَيَّ نُورَ سَنَاءٍ فَعِيْلَ
لَهَا هَذَا نُورُ وَوَلِدِ عَدْنَانَ الَّذِي تَعَطَّرْتُ بِهِ إِلَّا كَوَانُ فَقُلْتُ
أَخْبِرْنِي عَنْ اسْمِهِ الْمَمَجَّدِ ۞ فَقَالَ اسْمُهُ أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ بِرَحْمَةِ
الْعَالَمِينَ وَيَعْفُو عَنِ الْجَانِي فَقُلْتُ وَمَا دِينُهُ فَقَالَ حَنِيفِي
رَبَّانِي ۞ فَقُلْتُ مَا اسْمُ نَسَبِهِ ۞ فَقَالَ قُرَيْشِي عَدْنَانِي ۞
فَقُلْتُ لِمَنْ يَعْبُدُ ۞ قَالَ لِلَّهِ يَمِينِ الصَّمَدَانِي ۞ فَقُلْتُ وَمَا
أَنْتَ ؟ فَقَالَ أَنَا مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ شَرَفُوا بِجَمَالِهِ

النوراني * فقلت أما تنظرُ إلى ما أنا فيه من الألم
 وانت تراني * فقال توسلي به فقد قال ربه القديم
 الداني * قد أودعت فيه سري وبرهاني * لا فرجن
 به عن دعائي ولا شفعه يوم القيامة فيمن عصاني *
 فمدت يدي وبناني ودعوت الله من خالص جناني *
 ثم مررت بيدي على وجهي وأبداني فاستيقظت وأنا
 صحيحة قوية كما تراني * قال عامر لزوجته إن لهذا
 المولود سرا وبرهانا * ولقد رأينا من آياته عجا
 فلا قطعن في محبته أودية وربا فساروا مجدين ولمكة
 قاصدين * إلى أن وصلوا إليها وقدموا عليها فسألوا
 عن دار أمه آمنة وطرَقوا عليها الباب * فبادرت
 بالجواب * فقالوا لها أرينا جمال هذا المولود *
 الذي نور الله به الوجود وشرف به الآباء والجدود *

فَقَالَتْ لَنْ أُخْرِجَهُ لَكُمْ فَإِنَّي أَخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْيَهُودِ *
 نَهَانُوا نَحْنُ قَدْفَارِقْنَا فِي حُبِّهِ أَوْ طَانْنَا وَتَرَ كِنَادِينَنَا وَأَدِيَانَنَا
 لِرَى جَمَالَ هَذَا الْحَبِيبِ الَّذِي مِنْ قَصْدِهِ لَا يَخِيبُ
 فَقَالَتْ إِنْ كَانَ وَلَا بَدْلَكُمْ مِنْ رُؤْيَاءُ فَأَمْهَلُوا وَاصْبِرُوا
 عَلَى سَاعَةٍ وَلَا تَعْجَلُوا * ثُمَّ إِنَّهَا غَابَتْ سَاعَةً وَقَالَتْ لَهُمْ
 ادْخُلُوا فَدَخَلُوا فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ النَّبِيُّ الْمُسَكَّرُ وَالرَّسُولُ
 الْمُعْظَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * فَلَمَّا رَأَوْا أَنْوَارَ الْحَبِيبِ ذَهَلُوا
 وَهَلَّلُوا وَكَبَّرُوا ثُمَّ كَشَفُوا عَن وَجْهِهِ الْغِطَاءَ فَأَشْرَقَ نُورُ
 ضِيَاءِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَطَلَعَ عَمُودٌ مِنْ نُورٍ وَجْهَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَصَاحُوا
 وَشَهُوا وَكَادُوا أَنْ يَزْهَقُوا ثُمَّ قَبَلُوا لِقْدَامَهُ وَانْكَبَرُوا
 عَلَيْهِ رَأْسَهُوا عَلَى يَدَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا تَرْضَى
 مَرْضَى عَلَى صَاحِبِيهِ وَخَتَنِيهِ * ثُمَّ قَالَتْ لَهُمْ آمِنَةٌ
 أَسْرِعُوا الْخُرُوجَ فَإِنَّ جَدَّهُ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ قَلَدَنِي الْأَمَانَةَ

أَنْ أَخْفَهُ مِنْ أَعْيُنِ النَّاسِ وَكَأَنَّ شَأْنَهُ * فَرَحُوا مِنْ
 عِنْدِ الْحَبِيبِ وَفِي قُلُوبِهِمْ نَارٌ وَلِهَيْبٍ * ثُمَّ وَضَعَ عَامِرٌ
 يَدَهُ عَلَى قَلْبِهِ وَقَدْ غَابَ عَنْ عَقْلِهِ وَلَبَّيْهِ ثُمَّ صَاحَ وَقَالَ
 رُدُّونِي إِلَى بَيْتِ أَمْنَةٍ وَأَسْأَلُوهَا أَنْ تُرِنِّي جَمَالَهِ ثَانِيًا فَرَجَعُوا
 إِلَى بَيْتِ أَمْنَةٍ فَدَخَلُوا فَلَمَّا رَأَاهُ بَادَرَ إِلَيْهِ وَانْكَبَّ عَلَى
 قَدَمَيْهِ ثُمَّ شَرَّقَ عَامِرٌ شَهْمَةً وَمَاتَ مِنْ وَقْتِهِ فَعَجَّلَ اللَّهُ
 بِرُوحِهِ إِلَى الْجَنَّةِ * فَوَاللَّهِ هَذِهِ أَحْوَالُ الْمُحِبِّينَ
 وَالْعَاشِقِينَ * وَهَذِهِ وَأَلَّهِ صِفَاتُ الصَّادِقِينَ فَيَا أَيُّهَا
 اللَّيِّبُ اسْمَعْ صِفَاتِ هَذَا الْحَبِيبِ الَّذِي مَلَأَ الْكَوْنَ
 عِزًّا وَجَمَالًا وَأَضْحَى نُورَهُ فِي الْآفَاقِ بِتَلَالَا
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلُّوا تَسْلِيمًا
 حَتَّى تَنَالُوا جَنَّةَ نَعِيمًا

بَارِحَةَ الْأَرْوَاحِ طَابَتْ بِكُمْ أَفْرَاحِي
أَنْوَارِكُمْ لَوْ لَاحَتْ تَغْنِي عَنِ الْمِصْبَاحِ
الْمَاشِي التُّهَامِي ، مَبْعُوثٌ لِلْأَنَامِ
صَلِّ عَلَيْهِ مَدَامِي ؛ تَلَقَّ مِنْهُ الْفَلَاحِي
السَّيِّدُ الْمُخْتَارُ خُلَاصَةُ الْأَخْيَارِ
بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ صَلِّ عَلَيْهِ يَا صَاحِي
مِنْ بَعْدِهِ الشَّفِيقِي أَبِي بَكْرٍ الضَّدِّي
مَنْ فَازَ بِالتُّضَدِّي لِصَاحِبِ الْإِنْبَاحِي
الثَّانِي الْفَارُوقُ ؛ مَجْرِي الْحَقُوقُ
قَدْ طَهَّرَ الطُّرُوقُ ؛ بَعْدَ السَّلَاحِي
تَالِثُهُمُ ذُو النُّورِينَ عُثْمَانُ قُرَّةَ الْعَيْنِ
صَهْرُ التُّهَامِي الزَّيْنِ مِنْ فَاقِ عَلِي الْمِصْبَاحِي

الرَّابِعُ الْوَلِيُّ يُكْنَى بِالرَّضِيِّ

سَيِّدُنَا عَلِيٌّ ؛ لِبَابِ خَيْبَرَ دَاحِي

أَشْبَاهُ السَّبْطَيْنِ ؛ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

وَالزَّهْرَةَ عَيْنُ الْعَيْنِ ؛ كَرِيمَةُ النَّصَاحِي

وَالطَّلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ ، مِنْ وَصْفِ الْخَيْرِ

فِيهِمْ يَزُولُ الضَّرِيرُ ؛ وَتَكْثُرُ الْأَفْرَاحِي

وَالسَّعْدُ وَالسَّعِيدُ ، وَأَبْنُ عَوْفِ الْمُجَبِّدِ

لَا سِوَا الرَّشِيدِ ؛ عَمِيدَةُ الْحَرَاحِي

يَا رَبُّ بِالْآيَاتِ ؛ بِسَيِّدِ السَّادَاتِ

أَدْخَلْنَا فِي الْجَنَّاتِ ، يَا مَنْ هُوَ الْمُنَّاحِي

يَا رَبُّ بِالْقُرْآنِ ؛ بِسَيِّدِ الْأَكْوَانِ

أَدْخَلْنَا فِي الْجَنَّاتِ ؛ يَا مَنْ هُوَ الْفَتَّاحِي

قَالَ الْوَاقِدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ لَمَّا كَانَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ ربيع
 الْأَوَّلِ حُصِّلَ لِأُمَّهِ مِنْهُ السُّرُورُ وَالْمُهْنَاءُ * وَفِي اللَّيْلَةِ
 الثَّانِيَةِ بَشَّرَتْ بِذِيْلِ الْمُنَى * وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ قَبْلَ لِأَمْنَةٍ
 يَا أَمْنَةُ حَانَ وَقْتُ مَنْ يَقُومُ بِحَمْدِنَا وَبِشُكْرِنَا * وَفِي
 اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ سَمِعَتْ أَمْنَةُ تَسْبِيحَ الْمَلَائِكَةِ مُعَلَّنًا *
 وَفِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ رَأَتْ أَمْنَةُ فِي مَنَامِهَا الْخَلِيلَ * وَهُوَ
 يَقُولُ أَبْشِرِي بِهَذَا النَّبِيِّ الْجَلِيلِ ؛ صَاحِبِ النُّورِ وَالنَّهْأِ
 وَالْفَضْلِ وَالْعِزِّ وَالثَّنَاءِ * وَفِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ ظَهَرَتْ
 الْأَنْوَارُ فِي الْأَقْطَارِ لِصَاحِبِ الْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ * وَفِي اللَّيْلَةِ
 السَّابِعَةِ حَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتَ أَمْنَةَ فَمَا فَرَّعَتْهَا الْفَرَحُ
 وَلَا وَنَا * وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ نَادَى لِسَانُ الْفَرَّحِ وَالسُّرُورِ
 وَالْمُهْنَاءِ وَقَالَ قَدْ قُرِبَ مِيلَادُهُ وَدَنَا * وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ

مَادَى مُنَادَى اللُّطْفِ مِنْ سَاحَةِ العُطْفِ فزال عنها
 أَلْهَمٌ وَالْعَنَا * وفي اللَّيْلَةِ العَاشِرَةِ اسْتَبْشَرَ الخَيْفُ
 وَمِنِي * وفي اللَّيْلَةِ الحَادِيَةِ عَشْرَ تَبَاشَرَ بِمِيلَادِهِ أَهْلُ الأَرْضِ
 وَالسَّمَاءِ * وفي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرَةَ قَالَتْ آمِنَةُ وَكَانَتْ
 لَيْلَةً مُقْمِرَةً وَلَيْسَ فِيهَا ظَلَامٌ * وكان عبد المطلب قد
 أَخَذَ أَوْلَادَهُ وَأَنْطَلَقَ نَحْوَ الحَرَمِ يُصَلِّحُ مَا تَهْدَمُ مِنْ
 جُدْرَانِهِ * ولم يبق عِنْدِي أَحَدٌ لَأُنْثَى وَلَا ذَكَرٌ فَبَكَيْتُ
 عَلَيَّ وَحَدِيثِي وَقُلْتُ وَأَوْحَدَتَاهُ لَأَمْرَأَةٌ تُعْضِدُنِي؛ وَلَا يَنْزِلُ
 وَانْسِنِي، وَلَا جَارِيَةٌ تُسْتَدِينِي، قَالَتْ آمِنَةُ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى
 كِنِ المَنْزِلِ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَتَشَقَّ وَخَرَجَ مِنْهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ
 طَوَالَ كَأَنَّهُنَّ الأَقْصَارُ، وَقد غَشِيَتْهَا الأَنْوَارُ مُتَأَزِرَاتٍ
 بِأَزْرِيضٍ يَفُوحُ المِسْكُ مِنْ أَرْدِيَّتِهِنَّ كَأَنَّهُنَّ مِنْ بَنَاتِ

عَبْدَةٌ أَنفَ فَتَقَدَّمَتِ الْأُولَى مِنْهُنَّ وَقَالَتْ مَنْ مِثْلُكَ
يَا أَمِنَةٌ. وَقَدْ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْبَشَرِ وَنَحْرٍ رَبِيعَةٍ وَمَضْرُ ثَمَّ
جَلَسَتْ عَنْ يَمِينِي فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْتِ قَالَتْ أَنَا حَوَائِجُ
أُمِّ الْبَشَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثُمَّ تَقَدَّمَتِ الثَّانِيَةُ مِنْهُنَّ وَقَالَتْ
مَنْ مِثْلُكَ يَا أَمِنَةٌ وَقَدْ حَمَلْتِ بِالطَّهْرِ الطَّاهِرِ وَالْعِلْمِ
الزَّاهِرِ وَالْبَحْرِ الزَّاهِرِ وَالنُّورِ الْبَاهِرِ وَالسَّرِّ الظَّاهِرِ
ثُمَّ جَلَسَتْ عَنْ شِمَالِي فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْتِ قَالَتْ أَنَا مَارَةٌ
أَمْرَأَةُ الْخَلِيلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثُمَّ تَقَدَّمَتِ الثَّلَاثَةُ مِنْهُنَّ
وَقَالَتْ مَنْ مِثْلُكَ يَا أَمِنَةٌ وَقَدْ حَمَلْتِ بِالْحَبِيبِ الْأَسْنَى
صَاحِبِ الْمَدْحِ وَالثَّنَا ۞ ثُمَّ جَاءَتْ مِنْ وِرَاءِ
ظَهْرِي فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْتِ قَالَتْ أَنَا لَبِيَّةُ بِنْتُ مُرَاحِمٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثُمَّ تَقَدَّمَتِ الرَّابِعَةُ مِنْهُنَّ وَهِيَ أَكْثَرُهُنَّ
هَيْبَةً وَأَحْسَنُهُنَّ بَهْجَةً وَقَالَتْ مَنْ مِثْلُكَ يَا أَمِنَةٌ وَقَدْ حَمَلْتِ

بِصَاحِبِ الْبَرَاهِينِ وَالْمُعْجَزَاتِ وَالآيَاتِ وَالذَّلَالَاتِ
سَيِّدِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ
الصلوات وأكمل التسليمات ثم جلست بين يدي وقالت
يا أمنة أتني بنفسك علي وميلي بكلك إلي فقلت لها من
أنت ؟ قالت أنا مريم بنت عمران ؛ رضى الله عنها نحن
داياتك وقوابل المصطفى صلى الله عليه وسلم قالت أمنة
فاستأنست بهن وجعلت أنظر إلى الأشباح وهم يدخلون
علي أفواجا ونظرت إلى منزلي فإذا هو قد اعتكر علي
بأصوات مشتبهات ولغات مختلفة الغالب عليها
السريانية ؛ قالت أمنة ثم نظرت في تلك الساعة فإذا
الشهب يتطايرون يمينا وشمالا ثم إن الله الكريم أمر الأئمة
جبرائيل عليه السلام ؛ أن ياجبرائيل صفراح الأرواح
في أفداح الشراب ؛ يارضوان زين الكواعب الأتراب

وَأَفْتَحَ نَهْجَ الْمَسْلُوكِ الزَّكِيَّةِ لِظُهُورِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَرِيَّةِ ❊
 يَا جِبْرَائِيلُ أَنْشُرْ سَجَّادَاتِ الْقُرْبِ وَالْوِصَالِ لِصَاحِبِ
 النُّورِ وَالرَّفْعَةِ وَالْإِتِّصَالِ ❊ يَا جِبْرَائِيلُ مِنْ مَالِكًا أَنْ
 يُغْلَقَ أَبْوَابَ النَّيرانِ ❊ يَا جِبْرَائِيلُ قُلْ لِرِضْوَانِ أَنْ يَفْتَحَ
 أَبْوَابَ الْجَنَانِ ❊ يَا جِبْرَائِيلُ الْبَسْ حُلَّةَ الرِّضْوَانِ ❊
 يَا جِبْرَائِيلُ اهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ بِالْمَلَائِكَةِ الصَّافِينَ
 وَالْمَقْرَبِينَ وَالْمَكْرُوبِينَ وَالْحَافِينَ ❊ يَا جِبْرَائِيلُ نَادِ فِي
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي طَوْلِهَا وَالْعَرْضِ قَدْ آتَى أَوَانَ
 أَجْتِمَاعِ الْمُحِبِّ وَالْمُحْبُوبِ وَالطَّالِبِ بِالْمَطْلُوبِ ❊ فَاثْمَلْ
 الْأَمِينَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا أَمَرَهُ الرَّبُّ الْجَلِيلُ جَلُّ
 جَلَالِهِ وَأَوْقَفَ الْمَلَائِكَةَ عَلَى جِبَالِ مَكَّةَ وَأَحْدَقُوا بِالْحَرَمِ ❊
 وَأَجْنَحَتِهِمْ كَانَتْهَا سَحَابَةٌ بِيضَاءُ كَافُورِيَّةٍ ❊ فَتَرَمَّتِ الْأَطْيَارُ
 وَحَنَّتِ الْوُحُوشُ مِنَ الْقَفَارِ ❊ كُلُّ ذَلِكَ بِأَمْرِ الْمَلِكِ الْجَلِيلِ

الجبار * قالت آمنه فكشف الله عن بصري فرأيت
 قصبة بصري من أرض الشام * ورأيت ثلاثة أعلام
 منصوبين، علماً بالمشرق وعلماً بالمغرب وعلماً على سائر
 النعثة * قالت آمنه فينا أنا كذلك وإذا أنا بطائفة من
 الطيور مناقيرهم حمر كالذهب الأحمر وأجنحتهم كالجوهر
 الأبهر فنثروا في حجرتي ثواباً ومرجاناً ثم وقفت الطيور
 يسبحون الله تعالى حولى وأنا أطلق ساعة بعد ساعة
 والملائكة تنزل على أفواجاً أفواجاً وبأيديهم مياخير
 من ذهب أحمر وفضة بيضاء وأطلقوا الندى والعود والعنبر
 والبخور ورفعوا أصواتهم بالصلاة والسلام على الرسول
 المكرم والحبيب المفضل صلى الله عليه وسلم وشرف وجزأ
 قالت آمنه وانتشر القمر فوق رأسي كالخيمة وأصطفيت
 النجوم على رأسي كالقناديل البهية ، وإذا أنا بشربة

بِفَاكِهَةٍ فَوْرِيَّةٍ أَشَدَّ بِيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ؛ وَأَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ
وَالْعَسَلِ وَأَبْرَدُ مِنَ التَّلْجِ ؛ وَكَانَ قَدْ لَحِقَنِي عَطَشٌ شَدِيدٌ

فَتَنَاوَلْتُهَا وَشَرِبْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَلَذَّ مِنْهَا وَأَضَاءَ عَلَيَّ مِنْهَا

نُورٌ عَظِيمٌ ثُمَّ نَظَرْتُ وَإِذَا أَنَا بِطَيْرٍ أَيْضٌ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ

فِي حُجْرَتِي ثُمَّ مَرَّ بِجَنَاحَيْهِ عَلَيَّ فَوَادَى

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ بَابِ السَّلَامِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فِي جُنْحِ الظُّلَامِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظَلَّلُ بِالْغَمَامِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَسْلَ الْكِرَامِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَسْلَ الذَّبِيحِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ ذَا الدِّينِ الصَّحِيحِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ ذَا الْعِلْمِ الرَّجِيحِ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ ذَا الْبَيْتِاقِ الْفَصِيحِ

الصَّلَاةُ يَا بَارِكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

ذُو الْوَجْهِ الصَّبِيحِي

طَهَ يَا مُؤَيَّةَ

طَهَ يَا مُجَدِّدَ

يَا مُهْدِي وَهَادِي

أَحْمَدُ يَا مُبْدِي

يَا زَيْنَ بِنَادِ

يَا زَيْنَ الْقِيَامَةِ

يَا نُورَ الْعَبَادِ

مُظْهِرَ الرُّشْدِ

يَا نَسْلَ الْكَلْبِ

مِنْ بَابِ السَّلَامِ

هذا دعاء المولد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على سيدنا
محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ، اللهم إنا قد حضرنا
مولد نبيك وصفوتك من خلقك فاغض عنا
ببركتيه خلع العز والتكريم ؛ وأسكننا بجواره
جنات النعيم ؛ ومتعنا بالنظر إلى وجهك الكريم .
وأجرنا من عقابك الأليم ، بفضلك وجودك وكرمك
يا أرحم الراحمين ، اللهم إنا نسألك بجاه المصطفى وبآله
أهل الصدق والوفا ؛ وبصحبه الأبرار والشرفاء ، كن لنا

عَوْنًا رَمَعِينًا وَمُسْعِفًا وَبَوْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قُصُورًا وَغُرَفًا
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسَأُكَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ ، وَآلِهِ الْأَخْيَارِ ، أَنْ
تُكْفِرَ عَنَّا الذُّنُوبَ وَالْأَوْزَارَ ، وَنَجِّنَا مِنْ جَمِيعِ الْمَخَافِ
وَالْأَخْطَارِ ، وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ يَسِيرِ أَعْمَالِنَا فِي السَّرِّ
وَالْإِجْهَارِ ؛ وَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّكَ عَزِيزٌ غَفَّارٌ ؛ بَلِّغْ
اللَّهُمَّ وَأَوْضِلْ ثَوَابَ مَا قَرِئَ بِتَمَامِهِ وَكَمَالِهِ مِنْ هَذِهِ
الْقِرَاءَةِ الشَّرِيفَةِ وَالْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ زِيَادَةً فِي شَرَفِ نَبِينَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِي شَرَفِ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَآلِ
بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
وَالِى رُوحِ أَيْدِيْنَا آدَمَ وَأُمَّنَا حَوَاءَ وَمَا تَنَاسَلَ مِنْهُمَا مِنْ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ صَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَصَدَقَةٌ
جَارِيَةٌ مِنْ جَنَابِهِ الْمَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * إِلَى
رُوحِ مَنْ كَانَتْ التَّلَاوَةُ الشَّرِيفَةَ لِأَجْلِهِمْ وَسَبِّحَهُمْ

وَجِهَتِهِمْ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ خَاصَّةٍ * وَعَلَى قُبُورِهِمْ
 مِنْكَ نُورٌ نَازِلٌ مَوْلَانَا رَبُّ الْعَالَمِينَ * أَوْصِلِ اللَّهُمَّ ثَوَابَ
 هَذِهِ التَّلَاوَةِ مِنْهُنَّ إِلَيْهِمْ * وَأَجْعَلْهُ نُورًا نَازِلًا عَلَيْهِمْ
 وَجَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنِّيهِمْ * وَأَفْسَحِ اللَّهُمَّ لَهُمْ فِي
 قُبُورِهِمْ ، مَدِّ بَصَرِيهِمْ ، وَارْحَمْنَا إِذَا سِرْنَا إِلَيْهِمْ . كَذَلِكَ
 اللَّهُمَّ لَهُمْ وَلِجَارِيهِمْ وَلِسُكَّانِ تَرْبِهِمْ وَلِسَائِرِ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ ؛
 وَلَنَا وَلِوَالِدِينَا وَأُسْتَاذِينَا وَأُسْتَاذِ أَسْتَاذِينَا * وَمَشَائِخِنَا
 وَمَشَائِخِ مَشَائِخِنَا وَمَنْ عَلَّمَنَا * وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْنَا وَمَنْ لَهُ
 حَقُّ الدُّعَاءِ عَلَيْنَا * وَمَنْ أَوْصَانَا وَأَوْصَيْنَاهُ بِدُعَاءِ
 الْخَيْرِ وَلِعَبِيدِكَ الْحَاضِرِينَ السَّامِعِينَ * وَلِكَافَّةِ أَهْلِ
 الْإِيمَانِ أَجْمَعِينَ * وَحَرِّمْنَا عَلَى النَّارِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ .
 أَدْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِينَ * بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فہرست کتب

2014ء

زاویہ پبلشرز

قرآن و حدیث اور دیگر اسلامی کتابوں کا اشاعتی مرکز

8/C دربار مارکیٹ، لاہور

Ph: 042-37248657 E-mail: zaviapublishers@gmail.com

سیرۃ النبی / احادیث صحیحہ

سروردو جہاں حضور نبی رحمت ﷺ کی بارگاہ عالی میں ادارے کا ادنیٰ سا ارمان عقیدت و محبت

سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

المعروف

سیرت شامی

حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمہ اللہ کی سیرت طیبہ پر شہرہ آفاق کتاب کا ایمان افروز اور روح پرور ترجمہ پر د فیصر ذوالفقار علی ساقی فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے جہار آفریں قلم سے، ادارہ کی جانب سے پہلی دفعہ اردو زبان میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکا ہے جو سیرت کے موضوع پر ایک ایسی علمی دستاویز ہے جس کے بغیر لائبریری ناممکن تصور ہوگی اور سیرت پاک کا خصوصی مطالعہ کرنے والوں کے لیے گراں بہا تحفہ ہے۔

1080	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(اول، دوم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
1080	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(سوم، چہارم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
1080	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(پنجم، ششم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
1080	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(ہفتم، ہشتم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
زیر طبع	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(نہم، دہم)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
زیر طبع	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی	(گیارہویں، بارہویں)	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد

الخصائص الکبریٰ

حضور نبی کریم ﷺ کے دو ہزار سے زائد معجزات و خصوصیات اور سیرت مبارکہ کا حسین تذکرہ
مصنف: علامہ جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمہ اللہ ترجمہ: حضرت علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی

قیمت: -/800 روپے

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت شان خصوصیات، شمائل مبارکہ، معجزات، آپ کی تعظیم و توقیر اور امت پر آپ کے حقوق کے بیان میں کوثر و سلسبیل سے دہلی ہوئی زبان میں ایک شاہکار کتاب جس کے ہر ہر لفظ سے محبت نبوی ﷺ کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

مصنف: حضرت قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ ترجمہ: حضرت علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی قیمت: 580/- روپے

روح مصطفیٰ ﷺ

سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر عام فہم زبان میں ایک جامع اور مستند کتاب
مصنف: مرزا ریاض احمد (ناظم اعلیٰ ادارہ تعلیم القرآن، لاہور)

قیمت: 480/- روپے

سیرت مصطفیٰ ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ پر ایک مختصر، باحوالہ اور جامع تحریر
مصنف: علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمہ اللہ قیمت: 300/- روپے

سیرت رسول عربی

آقائے دو جہاں ﷺ کی سیرت، شمائل، معجزات و خصوصیات اور امت پر آپ کے حقوق کے بیان میں تخریج شدہ مستند کتاب
مصنف: علامہ نور بخش توکلی رحمہ اللہ قیمت: 300/- روپے

انوار جمال مصطفیٰ ﷺ

حضور سید عالم ﷺ کے اوصاف، جمیلہ اور کمالات، جلیلہ پر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز کے والد گرامی امام المتکلمین مولانا تقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے بہار آفریں قلم سے ایک مستند کتاب

قیمت: 400/- روپے

رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات

حضرت علامہ امام عبد الرحمن جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب "الخصائص الکبریٰ" میں حضور نبی کریم ﷺ کے درج کردہ فضائل و خصوصیات کا بہترین مجموعہ

قیمت: 160/- روپے

سرکار کی شان بزبان قرآن

پروردگار عالم نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو جو شان اور فضل و کمال عطا فرمایا ان کا تذکرہ بڑے ہی من موہنے انداز میں ان آیات قرآنیہ کی روشنی میں کیا گیا ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی شان میں نازل فرمائیں۔ جس کا مطالعہ بڑی ایمان افروز ہے۔

مصنف: شیخ محمد فیض چشتی قادری قیمت: 350/- روپے

افضل الرسل ﷺ

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں حضرت خاتم النبیین امام الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے کمالات عالیہ اور خصائل حمیدہ کا بیان آنحضرت ﷺ کے جامع کمالات انبیاء ہونے کا ذکر اور تمام انبیاء کرام اور رسولانِ مختشم سے افضل ہونے کا تذکرہ

مصنف: حضرت پیر سید محمد حسین شاہ علی پوری
قیمت: -/200 روپے

جمال مصطفیٰ ﷺ

سلطانِ حسینانِ دو عالم ﷺ کو خالق کائنات نے جو حسن و جمال اور صوری و معنوی خوبیاں عطا فرمائی ہیں۔ ان کا ذکر دلپذیر بڑے ہی خوبصورت اور دل موہ لینے والے انداز میں کیا گیا ہے۔

مصنف: علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

قیمت: -/200 روپے

صورت و سیرت مصطفیٰ ﷺ

قرآن و حدیث کی روشنی میں فضائل درود شریف، مختلف معروف درود پاک کا مجموعہ اور سر مبارک کے بالوں سے پاؤں مبارک کے ناخنوں تک آپ ﷺ کے اعضاء مبارک کی صوری و معنوی خوبیوں کے مشمولات پر ایک خوبصورت کتاب

مصنف: علامہ قاری غلام رسول ایم اے
قیمت: -/300 روپے

بے مثل ولادت و سیرت طیبہ حضرت محمد ﷺ

سرور عالمیاں حضور نبی رحمت ﷺ کا شجرہ طیبہ، ولادت باسعادت کا تحقیقی مطالعہ، آپ کے اسمائے گرامی کی خصوصیات، آپ کا خلق عظیم، سیرت طیبہ کا اجمالی تذکرہ اور معجزات خیر الانام ﷺ پر قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، تفاسیر اور کتب سیر کی ایمان افروز عبارات، حوالہ

جات اور نعتیہ اشعار سے مزین کتاب
مصنف: علامہ محمد عبدالحق تونکی
قیمت: -/350 روپے

عشق مصطفیٰ ﷺ

ایمان ایک دولت لازوال ہے۔ اس نعمت کا حصول، توحید کا اقرار کرنے، دل کی گہرائیوں سے اس کی تصدیق کرنے، رسولوں اور فرشتوں پر ایمان لانے اور عقیدہ قیامت اپنالینے سے ہے مگر تکمیل ایمان کی شرط محبت رسول ﷺ سے معلق ہے۔ یہ جذبہ دل میں موجزن نہ ہو تو ایمان نامکمل ہے۔ اس جذبہ سردی کو بیدار کرنے اور عشق نبی کی آگ کو تیز تر کرنے کے لیے یہ کتاب ایک نسخہ کیسیا ہے۔

مصنف: منصور احمد بٹ

قیمت: -/500 روپے

عکس سیرت سیریز

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کو جو محامد و کمالات عطا فرمائے اس بیکر جمیل کو جس شانِ زیبائی اور صوری و معنوی خوبیوں سے مزین کیا اس کی ایک ایک ادا جان پر در اور ایک ایک انداز روح افزا ہے۔ پیارے آقا ﷺ کی دل موہ لینے والی زندگی کے مختلف گوشوں کا الگ الگ عنوانات کے تحت ذکر جمیل ملاحظہ کیجئے۔

300/-	منصور احمد بٹ (تمغہ صدارت)	پیارے نبی ﷺ کا پیارا بچپن
	منصور	پیارے نبی ﷺ کی جوانی
	منصور	پیارے نبی ﷺ کی شہادت

300/-	منصور احمد بٹ (تمغہ صدارت)	پیارے نبی ﷺ کے پیارے معاہدے
300/-	منصور احمد بٹ (تمغہ صدارت)	پیارے نبی ﷺ کا پیارا عہد شباب
300/-	منصور احمد بٹ (تمغہ صدارت)	پیارے نبی ﷺ کے پیارا خلق عظیم
300/-	منصور احمد بٹ (تمغہ صدارت)	پیارے نبی ﷺ کے پیارے فیصلے
300/-	منصور احمد بٹ (تمغہ صدارت)	پیارے نبی ﷺ کے پیارے سفر
500/-	منصور احمد بٹ (تمغہ صدارت)	پیارے نبی ﷺ کے پیارے معجزات
300/-	منصور احمد بٹ (تمغہ صدارت)	پیارے نبی ﷺ کے پیارے خطوط
150/-	فیاض احمد سید	پیارے رسول ﷺ کی پیاری زندگی
380/-	قاضی ثارا انبی نقشبندی	پیارے نبی ﷺ کے پیارے شب و روز

علوم مصطفیٰ ﷺ

حضور فخر موجودات ﷺ کے علم غیب کے موضوع پر ضیاء الامت حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کی عربی زبان میں ایک ایمان افروز جامع اور مدلل تحریر جس کا اصل عربی متن اور ترجمہ آیات و احادیث عربی و فارسی عبارات کی تخریج کے ساتھ پیش خدمت ہے۔
مصنف: ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری برٹ
قیمت: 50/- روپے

نعمت کبریٰ (میلاد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر جمیل)

مصنف: شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی برٹ
قیمت: 150/- روپے

میلاد مصطفیٰ ﷺ

میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر حوالوں سے مزین ایک خوبصورت اور عمدہ کتاب
مصنف: علامہ قاری محمد رضا المصطفیٰ
قیمت: 350/- روپے

سنت مصطفیٰ ﷺ اور جدید سائنس

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ایک سو بارہ سنتوں پر جدید سائنسی تحقیق جسے بڑھ کر آپ کا دل عیش عیش کرانے لگا۔
مصنف: مولانا محمد شہزاد قادری ترائی
قیمت: 150/- روپے

محبوب خدا ﷺ کی دوسو (200) سنتوں کا مجموعہ

روزمرہ زندگی میں پیش آمدہ مسائل کے حوالہ سے سرور کائنات ﷺ کی سنتیں، دعائیں اور آپ کے بتائے گئے علاج پر مبنی صحاح سے اور
امادیت کی دیگر معتبر کتابوں سے ترتیب دیا گیا خوبصورت گلدستہ
مصنف: مولانا محمد شہزاد قادری ترائی
قیمت: 200/- روپے

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کے صیغوں کا ثبوت

درود و سلام سے متعلق احادیث کریمہ اور حکایات کا بہترین مجموعہ
مصنف: مولانا محمد قاسم مدنی
قیمت: 180/- روپے

عہد نبوی ﷺ کا نظام تعلیم

عہد نبوی کی تعلیمی سرگرمیوں اور تبلیغی کوششوں کو جاننے، اسلامی نظام تعلیم کے مزاج کو سمجھنے اور اسلامی نقطہ نظر سے علم و فن کی اہمیت و افادیت کو جاننے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

مصنف: پروفیسر غلام عابد خان
قیمت: 250/- روپے

رسول اللہ ﷺ کی سچی خبریں

رسول اللہ ﷺ کی مستقبل کے حوالے سے کی گئی پیشین گوئیاں اس کتاب کا موضوع ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مومن کے ایمان کو نئی زندگی ملے گی۔ ذہن پر چھائے شکوک و شبہات کے بادل کافور ہو جائیں گے۔ جو لوگ عصر حاضر کی ایجادات کو اسلام میں تلاش نہیں کر پاتے وہ اس کتاب کو پڑھ کر چونک اٹھیں گے اور ان انکشافات سے ان کے قلوب کو اطمینان ملے گا۔

از قلم: ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی
قیمت: 170/- روپے

حضور ﷺ کی بچوں سے محبت

حضور نبی کریم ﷺ بچوں سے کس قدر محبت فرماتے، آپ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے کتنے حریص، قیم بچوں کے ساتھ کتنے شفیق تھے۔ اس کی جھلکیاں ملاحظہ فرمانے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ کیجئے۔

مصنف: علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
قیمت: 50/- روپے

اولاد کو سکھاؤ محبت حضور ﷺ کی

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے مغربی تہذیب کی یلغار کے زہر آلود اثرات سے نکلے اور حضور نبی کریم ﷺ کے سچے پیروکار بن کر نکلیں ان کے گھروں میں اس کتاب کا ہونا از حد ضروری ہے۔

مصنف: ڈاکٹر محمد عبدالمیرانی
قیمت: 380/- روپے

انوار الحدیث

طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، طلاق، خرید و فروخت، غسل، میت، دفن، میت، ایصالِ ثواب اور اس جیسے دیگر روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے 113 عنوانات پر 1553 احادیث مبارکہ اور 43 مسائل شرعیہ پر مشتمل ایک بہترین کتاب

مرتب: مفتی جلال الدین امجدی
قیمت: 220/- روپے

ضیاء الحدیث

ایک انسان کو اپنے معاملات حیات میں عموماً جن مسائل پر راہنمائی درکار ہوتی ہے اس حوالہ سے ترتیب دی گئی احادیث کا خوبصورت گلدستہ

مرتب: علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
قیمت: 150/- روپے

منتخب حدیثیں

نیت، ارکان اسلام، مومن کامل، عذاب قبر، ایمان کی صفات، علامات نفاق، قول، عمل، عتاب کبیرہ اور اس جیسے دیگر موضوعات پر چالیس حدیثوں کا ترجمہ اور تشریح

مرتب: علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی
قیمت: 100/- روپے

گلدستہ احادیث

ایک مسلمان کو زندگی میں عموماً جن مسائل شرعیہ سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان سے متعلق 150 احادیث کی مختصر شرح لغت اور اعراب کی تشریحات پر مشتمل علوم شرعیہ کے طلباء، اساتذہ اور دیگر طالبین کے لیے گراں قدر اور معلومات افزا تحفہ

مرتب: مال غلام مرتضیٰ پیر بلوی
قیمت: 160/- روپے

{ آ، الف } { }

60/-	مرزا ریاض احمد (عظیم ملی ادارہ تعلیم القرآن لاہور)	آداب وصیت و احکام وراثت
300/-	مرزا ریاض احمد (عظیم ملی ادارہ تعلیم القرآن لاہور)	آداب عقائد و عبادت (اسلام کے بنیادی عقائد، وضو، غسل، مردوں کی نماز، خواتین کی نماز، سارے نماز، نماز جنازہ اور سنون و مالاں پر مشتمل ایک مستند کتاب)
180/-	علامہ ناصر الدین ناصر مدنی	آئیے بخاری پڑھیں
30/-	مولانا محمد الیاس رضوی	آداب شبِ عروسی
200/-	محمد ریاض اکبر معصومی	اسلام، پاکستان اور جمہوریت
1400/-	محمد نذیر نقشبندی مجددی کیلانی	انعام یافتہ حضرات (دو جلدیں) (اللہ تعالیٰ کے ارشادِ مگر امی امتِ علیہم کی روشنی میں انبیاء کرام، صحابہ کرام، صدیقین، شہداء، صلحاء اور اولیاء اللہ کی زندگیوں کا خوبصورت تذکرہ)
150/-	قاضی محمد برخوردار ملتانوی	ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ کی نجاتِ اہل طالب
80/-	امام اعظم ابوحنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	الفقہ الاکبر
70/-	مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی	الوظیفۃ الکریمہ
300/-	مفتی غلام رسول نقشبندی	امام حسن <small>رضی اللہ عنہ</small> اور خلافتِ راشدہ
400/-	رائے کمال	اقوال زریں کا انسائیکلو پیڈیا
300/-	سید مسلم نظامی دہلوی	انوار الفرید (شیخ الاسلام، مسلمین حضرت بابا فرید الدین مسعود <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> شکر نیت کے عمل و مستند حالات)
600/-	سید زین العابدین راشدی	انوار علمائے اہل سنت سندھ
600/-	علامہ جلال الدین سیوطی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	احوالِ آخرت (احوالِ قبر، قیامت، يوم حشر، شفاعت اور جنت و دوزخ کے بیان پر ایک نادر کتاب)
200/-	حضرت امام محمد غزالی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	اسلام کی اخلاقی تعلیمات
300/-	صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	انقلاب الحقیقت (روحانی تربیت کے موضوع پر ایک خوبصورت کتاب)
400/-	پروفیسر غلام عابد خان	انوار عمر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (ترجمان حقیقت، محبوب اہلی حضرت خواجہ محمد عمر بیر بلوی کی سوانح حیات کا جامع مطالعہ)
500/-	صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	انوار و تجلیات (علم و حکمت اور معرفت اور معانیات کے متلاشیوں کے لیے اصول نزان)
500/-	پروفیسر غلام عابد لغاری	الرحیق العرفان (سوانح حضرت سید محمد شہر قہری رحمۃ اللہ علیہ)
400/-	پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد المجید	اقبال اور جدید سائنسی نظریات
170/-	مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی	اسلامی گفتگو (اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک عمدہ کتاب)
250/-	ڈاکٹر محمد عبدہ میمانی	اولاد کو سکھاؤ محبت اہل بیت کی
300/-	ملک سعد اللہ	اللہ تعالیٰ اور انسان (نور قرآن میں) (اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات، تخلیق انسانی کا تصور، انسانی بہایت کے ذرائع، بنیادی اسلامی عقائد پر ایک مستند کتاب)
200/-	ڈاکٹر ظہور الحسن شارب	اللہ والے
240/-	احمد مصطفیٰ صدیقی	اللہ والیاں

200/-	مرتب: پیر محمد الطاف سیدوی	الطاف الاذکار، تنویر الابصار، بجنود الابرار (فضائل ذکر کے موضوع پر ایک ممتاز کتاب جس میں مجلس ذکر اور اہل ذکر کی فضیلت اور بارگاہ نبوی کے آداب قرآن پاک اور امامیہ مبارک کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں)
50/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	اسلامی عقائد
180/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	امام احمد رضا اور سائنسی تحقیق
180/-	مولانا محمد قاسم مدنی	الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کے صیغوں کا ثبوت
150/-	محمد عاطف رمضان سیالوی	اللہ کی نشانیاں (عجائبات عالم سے اللہ تعالیٰ کی وہ انیت کے اشد اہل اور انسان کے مقصد تحقیق پر ایک نیا کتاب)
200/-	ڈاکٹر جاوید اقبال	اسلامی احکام اور انسانی صحت
100/-	پروفیسر حافظ محمد سعید احمد	اسلام میں شادی کا تصور
200/-	محمد اکبر معصومی	اسلامی نظام عدل اور پاکستان
200/-	نجات علی تارڑ	اسلامی حکایات
350/-	امام ابو بکر بن محمد علی القرشی	انہیں الواعظین (امر و نہی، عبادت و ریاضت، حقوق العباد، سیاس و سماجی اور اقتصادی مسائل کے عنوان پر ایک قابل قدر کتاب)
200/-	علامہ بدر الدین	اسلامی اخلاق و آداب (انبیاء کرام، صحابہ عظام، ائمہ و صوفیاء کرام کے ایمان، افراد احوال و اقوال پر جہی اسلامی اخلاق و آداب کی بہترین کتاب)
250/-	شاہ نواز ایڈووکیٹ ہائی کورٹ	امام الدنیا (حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارک، آپ کے عظیم علمی کارنامے، حیرت انگیز فقہی فیصلے، آپ کا فقہی و پدیدگاری، آپ کے اصحاب اور فقہی کے مندرجات کے منوانات پر ایک لاجواب کتاب)
60/-	ابن مسعود شجاعت علی قادری	انشاء العربیہ (اول)
80/-	ابن مسعود شجاعت علی قادری	انشاء العربیہ (دوم)
400/-	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	اخبار الاخیار
160/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	اسلام اور سیاست

{.....ب.....}

	مولانا محمد علی اعظمی	بہار شریعت (3 جلدیں، تخریج کے ساتھ)
180/-	مفتی محمد ظلیل خاں قادری برکاتی	برکات روحانی (مغرب و وظائف، تعویذات اور عملیات کا لاجواب منتخب خزائن)
480/-	عنایت عارف	بزرگ خواتین (تاریخ اسلامی کی عظیم خواتین کا تذکرہ)
300/-	مولانا بشیر احمد فاروقی	بارہ ماہ کے اور اوو وظائف
550/-	مفتی غلام رسول نقشبندی	بارہ امام
550/-	مرتب: محمد نواز کھرل	باتوں سے خوشبو آئے (اشفاق احمد کے انٹرویوز) (اعلیٰ)
300/-	مرتب: محمد نواز کھرل	باتوں سے خوشبو آئے (اشفاق احمد کے انٹرویوز) (عام)
	مفتی	

180/-	سز نصرت احسان	بہارِ خواتین (عورتوں کے مختلف اعمال پر ثواب کی بہاریں)
120/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابلسی	بدعات کے خلاف سونپتے

{ پ }

120/-	مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی	پراثر پر نور دعائیں (قرآن و حدیث سے منتخب دعاؤں کا مجموعہ)
250/-	زاہد اسلم افغان	پیار کا پیام بر (حضرت بابا فرید الدین مسعودیؒ کی آفاقی سوچ، محبت اور پیغام پر مبنی دلائل و کتاب)
200/-	ڈاکٹر انوار الحق	پریشانیوں اور اُن کا حل
300/-	دردانہ نوشین	پہلا زینہ (ناول، افسانہ)
70/-	بمشیرہ صدیق قادری	پردے کے مسائل
100/-	پروفیسر شہباز احمد چشتی	پاکستان میں اسلامی نظامِ احتساب

{ ت }

400/-	فیصل خان	ترکِ رفعِ یدین
300/-	مفتی غلام رسول نقشبندی	تذکرہ امام حسینؑ
300/-	مفتی غلام رسول نقشبندی	تذکرہ امام زین العابدینؑ
270/-	مفتی غلام رسول نقشبندی	تذکرہ امام باقرؑ
550/-	علامہ ابن سیرین	تعبیر الرؤیا (خواب اور اس کی تعبیر سے متعلق اہم دنیا پر جس میں اولیاء کرام اور ماسور مجربین کی بتائی ہوئی خوابوں کا ذکر تفصیلاً کیا گیا ہے)
350/-	امام جلال الدین سیوطیؒ	تاریخ الخلفاء
300/-	محمد صادق قصوری	تاریخ مشائخ نقشبند
200/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	تصوف و طریقت
200/-	الشیخ احمد بن محمود اویسی	تاجدارِ یمن حضرت خواجہ اویس قرنیؑ
300/-	محمد نعیم طاہر سہروردی	تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ
300/-	الاستاذ ولشاد حسین قادری عطاری	تحفۃ السلفین
450/-	علامہ غلام رسول جماعتی نقشبندی	تعمیرِ اولاد رسول
250/-	سید شاہ عمر بخاری	تفسیر ذر عرفان
50/-	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	تفسیر سورۃ فاتحہ
20/-	مفتی محمد جلال الدین امجدی	تعلیم الاسلام
200/-	طاہر بابا قادری عفی اللہ عنہ	تعارف تصوف و طریقت

{ ج }

240/-	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمیؒ	جنتی زیور
-------	--------------------------	-----------

250/-	ارم فاطمہ عطاری	رہنمائے مبلغات
12/-	قاری عبدالرحمن شجاع آبادی	رحمانی قاعدہ
240/-	علامہ ارشد القادری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	زلف و زنجیر مع لالہ زار (اعلیٰ جلد) (اسلامی تاریخ سے آنکھوں کو اشک بار کرنے والی منتخب کہانیاں)

{.....}

250/-	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	سر الاسرار (روحانی حقائق و معارف کا حسین و جمیل گلدستہ)
320/-	مولانا عبدالاحد قادری	سیرت حضرت عائشہ صدیقہ <small>رضی اللہ عنہا</small>
150/-	علامہ راشد الخیری	سیدہ کلال (حضرت امام حسین <small>رضی اللہ عنہ</small>)
150/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	سنت مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> اور جدید سائنس
480/-	احمد بن محمد بن صدیق الغماری	سیدنا علی المرتضیٰ <small>رضی اللہ عنہ</small> (حدیث باب مدینۃ العلم کی صحت)
150/-	علامہ ارشد القادری	سیر گلستان (تاریخ اسلام کے ایمان افروز واقعات اور دلچسپ حکایات کا حسین مجموعہ)
400/-	حضرت میاں محمد بخش <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	سیف الملوک
200/-	پیرزادہ سید تمیز الدین محمود نصیری	سوانح چراغ دہلی (حضرت خواجہ نصیر الدین محمود)

{.....}

200/-	محمد عاطف رمضان سیالوی	شراب محبت الہی (اللہ رب العزت سے محبت اور اس کے اسباب و علامات پر جامع و مستند کتاب، احادیث کی تخریج کے ساتھ)
680/-	الشیخ علی احمد البحر جاوی الازہری	شریعت اسلامیہ کی حکمت و فلسفہ (اسلام دین فطرت ہے اور اس کی دلائل و تعلیمات اپنے پیروکاروں کے لیے دنیا و آخرت میں مکمل کامیابی کی ضامن ہیں۔ اسلامی احکام پر جو کتابیں لکھی جاتی ہیں ان میں عموماً صرف ایک رخ سے پردہ اٹھایا جاتا ہے کہ ان احکام پر عمل پیرا ہونے سے اتنے درجات بلند ہوں گے اور اتنی نیکیاں ملیں گی مگر ہمارے پیش نظر کتاب میں اسلامی احکام میں پنہاں حکمتوں سے بھی پردہ اٹھایا گیا ہے اور اسلامی احکام کو عقل کی کسوٹی سے پرکھنے والوں کے لیے غور و فکر کا دفر سامان مہیا کیا گیا ہے۔ ایک ایک اسلامی حکم کا ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ ان پر عمل پیرا ہونے سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔ درحقیقت جدید سائنسی نظریات کی روشنی میں اسلامی احکامات و تعلیمات کا خوبصورت تجزیہ پیش کیا گیا ہے اور ان نظریات کی رو سے دنیا میں بھی بہترین زندگی گزارنے کے لیے اسلامی احکام کو نسخہ کیمیا ثابت کیا گیا ہے)
450/-	حضرت سلطان باہو <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	شرح ابیات سلطان باہو <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
480/-	مرتبہ: اقبال احمد نوری	شمع شبستان رضا (کامل)
250/-	محمد عبدالملک خان کھوڑوی	شرح قصیدہ بردہ شریف
180/-	تالیفات: امام غزالی و سیوطی	شرح اسماء الحسنیٰ مع اسم اعظم
360/-	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	شریعت محمدی کے ہزار مسائل
150/-	ڈاکٹر ظفر اقبال نوری	شعور زندہ
	علامہ	القیوم

ہماری شاہکار علمی و ادبی کتب

- * سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
- * ریح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جامع تحریر)
- * الشفاء بعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- * رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو سنتوں کا مجموعہ
- * پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری زندگی
- * حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے محبت
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا بچپن
- * رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے جرنیل
- * سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اقوال
- * سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے معاہدے
- * محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکستان
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا عہد شباب
- * عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام تعلیم
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارا خلق عظیم
- * امام حسن رضی اللہ عنہ اور خلافت راشدہ
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے فیصلے
- * رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی خبریں
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے سفر
- * سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بزبان قرآن
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے معجزات
- * سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (حدیث باب مدینۃ العلم)
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے خطوط
- * سیدہ کلال (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)
- * پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے شب و روز
- * اسلامی نظام عدل اور پاکستان
- * حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
- * مرقاۃ السالکین شرح مرآة العارفین
- * مسائل تجہیز و تدفین اور آداب زیارت قبور
- * تذکرہ حضرت یوسف علیہ السلام
- * باتوں سے خوشبو آئے (اشفاق احمد کے انٹرویوز)
- * اسلامی احکام اور انسانی صحت
- * نظامی بنسری (نظام الدین اولیاء کی ڈائری)
- * اقوال زریں کا انسائیکلو پیڈیا

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ، لاہور

voice: 042-37300642 - 042-37112954 - 042-37248657

Email : zaviapublishers@gmail.com

